نقیب حضرات کے لئے راہنما کتاب

اندازِ نقابت

مرتب

محمد توصیف حیدر

چشتی کتب خانہ

Marfat.com

نقیب حضرات کے لئے راہنما کتاب

اندازِ نقابت

مُصنّف

صاحبزادہ محمد توصیف حیدر چشتی

مکتبۂ زینُ العابِدین
نزد شالیمار گارڈن باغبانپورہ لاہور
0332-4300213 0315-4300213

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	اندازِ نقابت
تصنیف	صاحبزادہ محمد توصیف حیدر چشتی
کمپوزنگ	چشتی کمپوزنگ
تعداد	ایک ہزار
سن اشاعت	پانچواں ایڈیشن 2008
پہلا ایڈیشن	۱۴۲۹ھ ربیع النور
طابع	محمد شفیق مجاہد چشتی
ہدیہ	300 روپے

مکتبہ زین العابدین

نزد شالیمار گارڈن باغبانپورہ لاہور

0332-4300213 0315-4300213

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

انتساب

عاشقِ رسول حکیم الامت

ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ کے نام

محمد توصیف حیدر

Marfat.com

نذرِ عقیدت

بحضور عاشقِ رسول شہیدِ حرمتِ رسول

حضرت غازی علم الدین شہیدؒ

محمد توصیف حیدر

فہرست

تاثرات	۹	بہار کا موسم	۳۰
ابتدائیہ	۱۱	نظرِ رحمت	۳۴
تلاوت پر تبصرہ	۱۲	محفلِ میلاد	۳۷
قرآن کیا ہے	۱۳	تعارف ثناء خوان	۳۸
تعارف ثناء خوان	۱۵	آمدِ سرکارِ دو عالم	۳۹
کلمہ شریف، نقابت	۱۵	عطا آپ دی اے	۴۱
تعارف ثناء خوان	۱۷	تعارف	۴۳
ذکرِ خدا اور نعتِ رسول	۱۷	شہرِ مصطفیٰ کا منظر	۴۴
مدینہ کی نعمتیں	۱۹	علی علی ہے	۴۶
تعارف ثناء خوانِ رسول	۲۲	نعرۂ حیدری	۴۹
تعارف ثناء خوان	۲۵	قرآن اور رسول	۵۵
ذکرِ شہرِ رسول	۲۷	قبروں پر جانا	۵۹
تعارف ثناء خوان	۲۹	ایک نکتہ	۶۲

Marfat.com

تعارف	٦٣	اہلِ مدینہ	١٢٩
عروج کی رات	٦٤	شانِ مصطفیٰ اور قرآن پاک	١٣٣
اِلتجاء خواب میں دیدار کی	٦٨	تعارف	١٣٨
حسنِ رسول	٧٢	معجزۂ مصطفیٰ	١٣٩
عقیدہ	٧٣	عقل اور مقام رسول	١٤٠
بے مثل نبی	٧٤	عطائے مصطفیٰ	١٤٨
محفل نور	٨٤	سرکار کی خوشبو	١٥٢
حضور کی آمد	٨٧	موئے مبارک کی زیارت	١٥٤
شہر مدینے جاواں میں	٩٣	سرکارِ مدینہ کا پسینہ مبارک	١٥٧
محبوب کی بات	٩٩	چشم کرم	١٦١
تاجدارِ عالم	١٠٤	وجہِ تخلیق کائنات	١٦٨
محفل محبوب	١٠٧	وجد کا مقام	١٨٧
گنبدِ خضریٰ	١٠٩	جسے دیکھا جائے	١٨٨
گنبدِ خضریٰ	١١١	وسیلہ اور نسبت	١٩٥
سنہری جالیاں	١١٥	مے خانہ	١٩٩
مدینہ کی گلی	١٢٠	وصال کی رات	٢٠٨
طیبہ کی ہوا	١٢٥	حضرت ابوطالب	٢١٢
طیبہ کے خار	١٢٦	ایک خوبصورت خمسہ	٢١٥

Marfat.com

سیّدہ زینبؓ	۲۱۹	گدایانِ رسول	۳۰۹
حضرت سیدنا امام حسینؓ	۲۲۳	مختارِ کل	۳۱۱
یزید کا کفر	۲۲۹	ایک احسن التجاء	۳۱۲
آقا کی بات	۲۳۷	درِ رسول کا حسن	۳۱۴
سرکار کے صحابہ	۲۴۰	شہد سے میٹھی باتیں	۳۱۵
ہے کعبے دا کعبہ محمد دا روضہ	۲۵۶	ثنا خوانیء مصطفیٰ	۳۱۷
غریبوں کے آقا	۲۴۶	نعت حبیبِ خدا	۳۱۸
فقیروں کے والی	۲۴۶	نہ وہ خالی نہ یہ خالی	۳۱۹
حضورِ اقدس کا سایہ	۲۶۱	میلاد ہر جگہ	۳۲۱
معراج نامہ	۲۶۹	جان وتن ذکر میں مصروف	۳۲۲
یادِ رسول	۲۷۵	محبوب کی گلیاں	۳۲۴
نعت ہوتی	۲۸۴	عطا کا سمندر	۳۲۵
نعت بدعت نہیں	۲۹۴	نعت گوئی	۳۲۷
اندازِ قطعاتِ نقابت	۲۹۶	میلاد کی رات	۳۳۰
صدائے عاشق	۳۰۲	اشعارِ نقابت	۳۳۴
شانِ مصطفیٰ	۳۰۳	اشک سجائے رکھنا	۳۳۴
ضیائے رُخِ رسول	۳۰۶	قرآنی ماہیا	۳۳۶
مدینہ میں آنسو	۳۰۸	سلام بے نقطہ	۳۳۸

Marfat.com

تاثرات

از: آلِ رسول اولادِ حضرت شاہ مقیمؒ پیر طریقت

صاحبزادہ سیّد محمد عباس علی شاہ صاحب مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم،

کچھ باتیں ہوتی ہیں جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یادوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں ایسی ہی ایک یاد ناچیز کے سینے میں موجود تھی جو شیخ الحدیث والتفسیر شیخ الاسلام والمسلمین مجدد المحققین حضرت علامہ الحاج پیر طریقت صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی یاد تھی۔

آپ کی مارکیٹ میں شائع ہونے والی تمام کتب الحمدللہ میری لائبریری کی زینت بڑھائے ہوئے ہیں۔ حقیقتِ حال یہ ہے جس میں کوئی مبالغہ نہیں کہ شیخ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے ہم آلِ رسول کیلئے جو کام کیا ہے سارے خاندانِ رسول والے حضرتِ علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا محبوب سمجھتے ہیں، ایک دن آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا حضرت صاحب کے صاحبزادگان سے شرف ملاقات حاصل ہوا تو یقین ہوا کہ حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے محبت اہل بیت کا سبق اپنے گھر کے بچے بچے کو ازبر کرایا اور

Marfat.com

بے شک آپ کا فیض جاری وساری ہے اور قیامت تک انشاء اللہ العزیز جاری و ساری رہے گا، ناچیز نے اپنے آباؤ اجداد اور اپنے سلسلہ کے حوالہ سے تصوف کی کتاب ''تذکرۃ المرشدین'' لکھی جسے لے کر حضرت صاحب کے آستانہ پر حاضر ہوا، صاحبزادگان نے جس طرح پذیرائی بخشی اُسے بیان کرنے کیلئے الفاظ نہیں ہیں۔ انشاء اللہ العزیز وہ کتاب بھی چشتی کتب خانہ سے شائع ہوگی۔

صاجبزادہ محمد توصیف حیدر صاحب سے مجھے اپنی کتاب ''اندازِ نقابت'' کا مسودہ دکھایا اور فرمایا شاہ صاحب ! آپ تبرک کے طور پر اس کتاب کی تقریظ لکھ دیں تاکہ برکت ہو جائے، یہ توصیف صاحب کی محبت تھی، لہٰذا میں نے چند سطور ھذا لکھ دیں، اندازِ نقابت مطالعہ کے ہر شوقین کو ضرور پڑھنی چاہیے یہ کتاب لاجواب ہے جس میں صاجبزادہ محمد توصیف حیدر صاحب نے سو کے قریب موضوعات تحریر فرمائے ہیں مجھے یقین ہے کہ یہ کتاب اہل محبت، نقیب، خطیب، ادیب، مقرر حضرات میں بہت مقبول ہوگی۔ میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے اس گلشن کو بہاریں عطا فرمائے اور اس گلشن میں کبھی خزاں نہ آئے اللہ تعالیٰ ہم سب کو مجدد المحققین، شیخ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ صائم چشتی صاحب رضی اللہ عنہ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین)

سید محمد عباس شاہ

حجرہ شاہ مقیم لاہور

Marfat.com

ابتدائیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حضراتِ گرامی! اللہ تعالیٰ کا لاکھ احسان ہے کہ جس نے ہمیں اپنے پیارے حبیب کی محفل سجانے کی توفیق عطا فرمائی ہے آقا کا میلاد منانے کی توفیق عطا فرمائی بگڑی بنانے کی توفیق عطا فرمائی۔

یہ محفل آقا کے میلاد کی محفل ہے۔

☆ اِس محفل میں نُور بھی ہے۔

☆ اِس محفل میں کیف بھی ہے۔

☆ اِس محفل میں سرور بھی ہے۔

☆ اِس محفل میں گداز بھی ہے۔

☆ اِس محفل میں کمال بھی ہے۔

☆ بلکہ اس محفل میں اللہ کے نُور کا جمال بھی ہے۔

محفل کی ابتداء

سرکارِ دو عالم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی مُبارک محفل ہو اور محفل میں حاضر ہونے والا درِ رسول کا سائل ہو، عشقِ رسول میں گھائل ہو میلادِ مصطفیٰ کا

Marfat.com

قائل ہو تو نور کی برسات ہوتی ہے رحمتوں کی بارات ہوتی ہے لبوں پہ جبھی نعت ہوتی ہے اور وجہِ دافعِ آفات ہوتی ہے سب سے بڑھ کر محفل میں تشریف فرما آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ہوتی ہے۔

حاضرین محفل اِس محفل میں سب سے پہلے دعوت دوں گا تلاوتِ قُرآن سے نعتِ محبوبِ رحمٰن کے لئے۔

یہ قاریِ قُرآن ہے باعثِ فرحان ہے سراپا ذیشان ہے اکملِ ایقان ہے اور قُراء کے لئے بُرھان ہے سراپا وجدان ہے قاریوں کا سُلطان ہے ہمارے ملک کی شان ہے مسلکِ اہلِ سنّت کی آن ہے بلکہ ہمارا مان ہے تران ہے۔

تشریف لاتے ہیں اُستاذ القُراء جناب قاری غُلام مصطفٰی نعیمی صاحب۔

تلاوت پر تبصرہ

حضرات گرامی! قاری صاحب تلاوت فرما رہے تھے نُورِ قرآن سے محفل منوّر تھی فضا معنبر تھی ہوا مُعطّر تھی بلکہ سرورِ تلاوتِ قُرآن کے وسیلہ سے نُور یزدان آشکار تھا، اللہ تعالیٰ جناب قاری صاحب کی عُمر میں برکتیں ان کی آواز میں طہارتیں اِن کے قول میں صداقتیں اِن کے انداز میں شفاقتیں پیدا فرمائے۔

Marfat.com

قرآن کیا ہے

حضرات گرامی! قُرآن کیا ہے؟

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا !

ذَالِکَ الْکِتَابُ لَا رَیْبَ فِیْہِ

اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا !

تِبْیَانًا لِکُلِّ شَیْءٍ

جو کوئی بھی قرآن پاک پڑھتا ہے اُسے اُس کا مقصد حاصل ہو جاتا ہے مفسرین کرام نے قرآن پاک کی تفسیر اپنے اپنے انداز میں فرمائی ہے قُرآن ہماری ہر موقع پر راہنمائی کرتا ہے اسی لئے سائنس دان کہتے ہیں قُرآن میں سائنس ہے۔

عالِم کہتے ہیں قُرآن میں علم ہے۔

مفکر کہتے ہیں قُرآن میں دعوتِ فکر ہے۔

زاہدین قُرآن سے زُہد کا سبق حاصل کرتے ہیں۔

صُوفیا قُرآن سے تصوّف کا سبق حاصل کرتے ہیں۔

عارفین قُرآن سے معرفت حاصل کرتے ہیں۔

متقّین کے لئے قُرآن ہدایت ہے

عاشق کہتے ہیں قُرآن کتاب عشق ہے۔

طبیب کہتے ہیں قرآن علاج ہے۔

حکیم کہتے ہیں قرآن حکمت ہے۔

مومنین نے کہا قرآن ایمان ہے۔

حضراتِ گرامی! محفل اپنے عروج پر ہے آپ حضرات کا ذوق بھی قابلِ داد ہے کیونکہ آج سرورِ کائنات کا میلاد ہے ہمارے لبوں پر آقائے دوعالم سے فریاد وجہِ امداد ہے چنانچہ آپ احباب سے گذارش ہے کہ بارگاہِ محمدیہ میں بطور ہدیہ درود پاک پیش کریں کہ اِس درود کی قبولیت سے آقا کا اس محفل میں ورود ہو جائے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نُوْرَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَحْمَۃً لِلْعَالَمِیْن

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْن

حضراتِ گرامی! ہمارے آقا و مولا تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر عاشق کے درود کو سماعت فرماتے ہیں اگر کوئی بلند آواز سے درود پاک پڑھتا ہے تو اس آواز کو بھی سنتے ہیں اور اگر کوئی شخص بشرطِ محبت آہستہ آواز میں درود پاک پڑھتا ہے تو اُس کی آواز بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سماعت فرماتے ہیں۔

دُور و نزدیک سے سُننے والے وہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

تعارف ثنأخوان

عزیزان گرامی قدر! اَب میں محفل میں اُس عظیم ثناخوان رسول کو دعوتِ نعت دوں گا جن کی آواز میں بلا کا جادو ہے یہ نعت خوان سریلا بھی ہے رسیلا بھی ہے اور لباس و انداز کے حوالہ سے سجیلا بھی ہے جب یہ دھیمی سروں سے کام لیتا ہے تو عشق کے بحرِ عمیق میں غرق ہو جاتا ہے اور جب اونچے سروں سے کام لیتا ہے تو لاہوت کے بحرِ نور سے نور حاصل کر کے کلام نور سے ہمارے دلوں کو نورانیت عطا کرتا ہے تشریف لاتے ہیں ثنا خوانِ رسول گدائے درِ بتول جناب محمد شُعیب مدنی صاحب

کلمہ شریف نقابت

حضراتِ گرامی! جناب مُحترم محمد شعیب مدنی صاحب بڑے ہی ترنّم انداز سے ہدیۂ نعت پیش کر رہے تھے پہلے اُنہوں نے ذکر کلمہ شریف پیش کیا اور جس طریقہ سے پیش کیا ہم دیکھ رہے تھے کہ تمام حاضرین اِس ذکر میں شامل تھے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر ایسا حسین اور بابرکت ذکر ہے ایسا نُورانیّت والا ذکر ہے ایسا پراثر ذکر ہے کہ جو براہِ راست دِل پر اثر کرتا ہے اور دل ہی سے نکلتا ہے۔

Marfat.com

غم واَلم کی دوا — لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

ہمارے دل کی صدا — لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

خدا کی پاک ثنا — لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

دلوں کا نور وضیا — لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

قلندروں کی بقا — لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

ملائکہ کی ندا — لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

یہ وہ ذکر ہے جو تمام اذکار میں سب سے افضل واعلیٰ ہے ہر نبی کا وظیفہ ہے ہر ولی کا طریقہ یہی ہے تمام مخلوقات خداوندی کا وظیفہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ہے اور شُعیب مدنی صاحب نے کلمہ پاک اور اس کے ضمن میں جو اشعار پڑھے انہوں نے محفل میں سرور وگداز پیدا کردیا۔

تمام احبابِ ذوق اَرباب وفا بارگاہ نبی الانبیاء میں مل کر دُرود پاک کا ہدیہ پیش کریں عزیزانِ گرامی درود پاک وہ وظیفۂ قاطعِ آلام ہے جس سے سارے دُکھ ختم ہو جاتے ہیں جس سے مصیبتیں رفع ہوتی ہیں جس سے پریشانیوں سے چھٹکارا مل جاتا ہے جس سے نُور بھی ملتا ہے سرور بھی ملتا ہے بلکہ قُربِ ربِّ غفور بھی ملتا ہے۔

ہر دم پڑھو دُرود نبی پر ہر دم پڑھو سلام
یہ ہے خاص عبادت پیارے یہ نیکی کا کام

تعارف ثنا خوان

حضرات گرامی! اب ایک ایسی آواز پیش کرتا ہوں جو اپنے اندر بے شمار خوبیاں ضم کیئے ہوئے ہے بلکہ اگر یہ کہہ دُوں تو بجا ہے کہ اس کی آواز میں سحر ہے اس کی آواز میں سوز ہے اس کی آواز میں انداز ہے انداز میں گداز ہے گداز میں فراز ہے اس کی آواز طائران افلاک کی مثل ہے اور بلندی آسمان کے آفاق کی مثل ہے تشریف لاتے ہیں جناب ارسلان مجید صاحب یہ شخص آقا کا ثنا خوان ہے خود آقا پہ قربان ہے ثنا خوان ہونے کے ناطے ذیشان ہے نام کے لحاظ سے جناب محمد ارسلان ہے تشریف لاتے ہیں نو عمر ثنا خوانِ رسول جناب محمد ارسلان مجید صاحب۔

ذکرِ خُدا اور رسول

حاضرین گرامی! ارسلان صاحب نے ذکر کے ساتھ آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت شریف پیش کی حقیقت ہے کہ اس میں دُہرا مزہ تھا ایک ذکر کا اور دُوسرا نعت شریف کا بعض لوگ کہتے ہیں ذکر کے ساتھ نعت شریف پڑھنا جائز نہیں ہے عُلماء اہل سنّت کے بھی دو گروہ ہیں ایک گروہ ذکر کے ساتھ نعت پاک پڑھنے کو نا جائز قرار دیتا ہے دوسرا گروہ جائز قرار دیتا ہے ہمارے لئے دونوں گروہ ہی قابلِ قدر ہیں اور ہم عُلمائے اہلِ سنّت کو اپنے ملک کی شان سمجھتے ہیں۔

Marfat.com

عزیزانِ گرامی! وہ ذکر جس میں اللہ تعالیٰ کے مبارک نام کو بگاڑا نہ جائے تو وہ ذکر جائز ہے بلکہ باعث جزا ہے کہ سرکار کی نعت بھی ہو رہی ہے اللہ کا ذکر بھی ہو رہا ہے اور کوئی کہے کہ اللہ کا ذکر الگ کرو اور رسول کا ذکر الگ کرو ہم کہتے ہیں ایسے لوگ شعور نہیں رکھتے کیونکہ جہاں بھی اللہ کا ذکر ہے ساتھ میں رسول کا ذکر ہے۔

کلمہ دیکھ لیں!

اللہ کا ذکر ساتھ میں رسول کا ذکر۔

نماز میں اللہ کا ذکر ساتھ رسول کا ذکر۔

زمین پر اللہ کا ذکر ساتھ رسول کا ذکر۔

جنّت میں اللہ کا ذکر ساتھ رسول کا ذکر۔

نبیوں کی زبان پر اللہ کا ذکر ساتھ میں رسول کا ذکر۔

جہاں جہاں ربِّ کائنات کا ذکر ہے وہاں وہاں محبوبِ ربِّ کائنات کا ذکر ہے اللہ کا ذکر اس کی حمد ہے رسول کا ذکر اس کی نعت ہے۔

اور جب کوئی مُسلمان عاشق رسول اللہ کے ذکر کے ساتھ اُس کے محبوب کی نعت پاک ملا کر پڑھتا ہے تو اللہ اُس سے راضی ہو جاتا ہے۔

عزیزانِ گرامی! یہ بدعت نہیں ہے بلکہ عبادت ہے۔

یہ کذب نہیں ہے بلکہ صداقت ہے۔

یہ اللہ کا طریق ہے کہ وہ بھی اپنے رسول کو اپنے سے جُدا نہیں کرتا

Marfat.com

اس لئے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ اُس کے پیارے حبیب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نعت شریف پڑھنا نہایت احسن فعل ہے مگر ذِکر کرنیوالے حضرات کو یہ احتیاط کرنی چاہیئے کہ اس خُداوندِ قُدوس کے ذِکر مُبارک کی ادائیگی میں نام مبارک بگڑنے نہ پائے بلکہ صاف اور سُتھرے انداز میں لیں اور یہ ذکر مبارک سامعین کے کانوں میں رس گھولتا رہے۔

جناب اَرسلان صاحب اور ان کے ساتھی جو ذکر میں ساتھ دے رہے تھے بڑے ہی اچھّے انداز میں ثنا خوانی کی سعادت حاصل کر رہے تھے اللہ تعالیٰ ان کی عمروں میں برکتیں فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔

مدینہ کی نعمتیں

محترم ثنا خوانِ رسول مدینہ طیبہ کا ذِکر فرما رہے تھے حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ بھی مدینہ پاک کے تاجدار سے مانگنے کا طریقہ بتاتے ہیں سماعت فرمائیں۔

نُور خالق کے نُور سے مانگو
جو ہے لینا حضور سے مانگو
ہوش اُڑ جاتے ہیں مدینے میں
پھر بھی حُسن شعور سے مانگو
اُن کے روضے کی حاضری مانگو

Marfat.com

جب بھی ربِّ غفور سے مانگو
آنسو آنکھوں سے خُود چھلک جائیں
اُیسے کیف و سرور سے مانگو
جلوے حق کے مدینہ میں صائمؔ
نُور افلاک و طور سے مانگو

عزیزان گرامی ! مدینہ پاک سے دُنیا کی نعمتیں بھی ملتی ہیں اور آخرت کی نعمتیں بھی حاصل ہوتی ہیں اللہ کے تمام خزائن کو آقائے دوعالم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم تقسیم فرماتے ہیں جب عطا کی بات ہوتی ہے تو علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ مدینہ پاک کی عطاؤں کی بات کرتے ہیں لوگوں کو سبق ارشاد فرماتے ہیں کہ

کِھلے کا پھُول قسمت کا کھلے گا
سبھی سُکھ چیَن طیبہ میں ملے گا
چلو طیبہ کی جانب بے سہارو
مدینے سے صدائیں آرہی ہیں
اگر غم کی گھٹائیں چھا گئی ہیں
چلے آؤ یہاں پر دِلفگارو

عزیزان گرامی !

طیبہ پاک میں گدا تو گدا بادشاہ بھی سر جُھکا کر آتے ہیں سُلطان محمود

Marfat.com

غزنوی جب مدینہ طیبہ میں جاتے تو اپنا شاہی لباس اُتار کر فقیرانہ لباس پہن لیتے حضرت نُورالدّین محمود زنگی بادشاہِ وقت مدینہ طیبہ میں مال دولت لے کر جاتے اور وہاں لوگوں کو تقسیم کرتے اہلِ مدینہ سے محبّت کرتے وقت کے بادشاہ سلام نیاز پیش کرتے ساری خُدائی ہی دربارِ مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جھکی ہوئی ہے۔

جھکی طیبہ میں ہے ساری خُدائی
میں ہُوں طیبہ کے ذروں کا فِدائی
مجھے کیا روشنی دو گے ستارو

مری نگاہ کو تارے یہ نُور کیا دیں گے
رہِ مدینہ کی گردِ سفر کی بات کرو
میں ہُوں طیبہ کے ذرّوں کا فدائی
مُجھے کیا رُوشنی دو گے ستارو

فِدا عالم کی ہر اِک شان تُم پر
فِدا صائم کرے گا جان تُم پر
گُلستانِ مدینہ کی بہارو
کیونکہ!

Marfat.com

گلشن طیبہ دا سارے جہان اندر وکھرے حُسن گداز نکھار والا
جنّت اوتھوں ای نبی کریم دیندے آوے کوئی وی نبی دے پیار والا

عزیزانِ گرامی قدر! نُورو سرور میں ڈوبی ہوئی گھڑیاں ہیں رحمتوں کی لگی ہوئی جھڑیاں ہیں نُور کی سجی ہوئی لڑیاں ہیں اللہ کی رحمتیں ہیں آقا کی حضوری ہے عاشقان عشق و مستی میں ڈوب کر تشریف فرما ہیں اور اب محفل کا رنگ چاہتا ہے کہ یہاں ایک ایسا ثنا خوان پیش کیا جائے جو ہم سب کو آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد مبارک میں گم کر دے لیکن اسے پہلے میں ایک قطعہ پیش کروں گا تا کہ آپ کا شوق بھی مزید ذوق میں بدل جائے۔

تعارف ثنا خوانِ رسول

عزیزان گرامی! شوق میں اور ذوق میں فرق ہوتا ہے شوق وہ ہے جس کی حد ہے جس کا خاتمہ ہے لیکن ذوق کی حد نہیں ہوتی ذوق ختم نہیں ہوتا شوق ختم ہو جاتا ہے ذوق برقرار رہتا ہے ذوق بڑھتا ہے اسی لئے ہمیں شوق نعت نہیں ہے بلکہ ذوق نعت ہے۔ قطعہ ملاحظہ فرمائیں۔

جو شاہِ مدینہ کی نگاہوں میں رہے ہیں
صدّیق بنے داتا بنے غوث بنے ہیں
صائم کو ملا نعت میں جامیؒ کا قرینہ
الفاظ جبھی اشکوں میں آہوں میں ڈھلے ہیں

Marfat.com

تشریف لاتے ہیں بلبلِ گلشنِ مدینہ بے مثل آواز کے مالک بڑے اچھے انداز کے مالک حسین چہرے اور گُداز کے مالک جناب محمد وقاص الیاس۔ حضرات گرامی وقاص صاحب بڑے ہی اَحسن انداز سے نعت شریف پیش کرر ہے تھے جس میں آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عطا کی بات تھی۔

آقا کا صدقہ

عزیزانِ گرامی! ہر ہر ایک کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صدقہ مل رہا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "وَاللّٰهُ یُعْطِیْ " اللہ مُجھے عطا فرماتا ہے اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ بے شک میں تقسیم کرتا ہوں ہر چیز حضور کا چیز حضور کا صدقہ ہے۔

☆ قُرآن ہے تو حضور کا صدقہ

☆ سعادت بنی تو اُن کا صدقہ

☆ رمضان ہے تو حضور کا صدقہ

☆ نماز بنی تو اُن کا صدقہ

☆ شعبان ہے تو حضور کا صدقہ

☆ روزہ بنا تو اُن کا صدقہ

☆ صحابہ ہیں تو حضور کا صدقہ

☆ حج فرض ہوا تو اُن کا صدقہ

☆ اہلِ بیت ہیں تو حضور کا صدقہ

☆ ایمان ملا ہے تو ان کا صدقہ

☆ کعبہ قبلہ بنا تو اُن کا صدقہ

☆ پہلے مسجد اقصیٰ کا قبلہ تھا تو اُن کا صدقہ

☆ نُور ملا ہے تو حضور کا صدقہ

☆ سرور ملا ہے تو حضور کا صدقہ۔

☆ رحمتیں ملیں تو حضور کا صدقہ

☆ زمین بنی ہے تو آقا کا صدقہ

☆ آسمان بنے ہیں تو آقا کا صدقہ

☆ عرش بنا ہے تو حضور کا صدقہ

☆ عالمین بنے ہیں تو حضور کا صدقہ

☆ مساجد بنی ہیں تو حضور کا صدقہ

☆ نبوّت کا درجہ بنا تو حضور کا صدقہ

☆ رسالت کا مقام بنا تو حضور کا صدقہ

☆ امامت کا مرتبہ بنا تو حضور کا صدقہ

☆ صداقت بنی تو اُن کا صدقہ عدالت بنی تو ان کا صدقہ طہارت

Marfat.com

بنی تو ان کا صدقہ۔ یہ کہہ کر جملہ ختم کرتا ہوں۔

عزیزان گرامی! ہمیں تو خدا بھی ملا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ سے ورنہ کون جانتا تھا کہ خدا ہے اگر ہے تو کتنے ہیں یہ سب ہمیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا اس لئے ہم کہتے ہیں۔

خُدا کا راستہ تُو نے دکھایا
خُدا سے رابطہ تُو نے کرایا

اور علامہ صائم چشتی لکھتے ہیں!

رشتہ مخلوق کا خالق سے ملا رکھّا ہے
حسنِ محبوب نے عالم کو سجا رکھّا ہے

تعارف ثناء خوان

عزیزانِ گرامی قدر۔ اب اُس بارگاہِ اقدس میں ھدیہء عقیدت پیش کرنے کے لیے میں دعوت دیتا ہوں اُیسے ثناء خوانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جن کی آواز میں ایسی کوالٹی ہے جو انہیں دوسرے لوگوں سے ممتاز کرتی ہے۔

عزیزانِ گرامی، اگر سُر سوز گداز۔ بلندی۔ رفعت۔ حُسن خوبصورتی، ادائیگی، حُسنِ تلفظ۔ کمال ترنّم کلام کی خُوبصورت سلیکشن اور محفل کے مُطابق چلنے کے علاوہ محفل اور اہلِ محفل کو اپنے ہمراہ کرنے کا فنّ یہ سب چیزیں اگر

Marfat.com

ایک شخصیّت میں جمع دیکھنی ہوں تو وہ ہیں جناب حافظ محمد مزمّل رضا صاحب،

عزیزان گرامی قدر! مزمّل آقائے دو عالم کا لقَب ہے اور محترم مزمل رضا صاحب کو بھی لقَبِ مصطفیٰ کا ایسا صدقہ مل رہا ہے کہ آپ ہر سننے والے کے دل میں اپنا گھر کر لیتے ہیں ان کے نام کے حوالہ سے تعارف عرض کرتا ہوں۔

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام مراتب میں کامل و اکمل ہیں
اُن پر خاص عطا ہے جو اس محفل میں شامل ہیں۔
مدینہ پاک کے تمام محلّے ایمان والوں کے لئے ساحل ہیں۔
جس نعت خوان کو دعوتِ نعت دینے والا ہوں۔
یہ نورِ مصطفیٰ کے قائل ہیں۔
نعتِ رسول کی طرف مائِل ہیں۔
سوز و گداز کی منزل ہیں۔
نام کے لحاظ سے جناب حافظ مزمل ہیں۔
ان پر حضور اکرم کی عطا ہے۔
لبوں پر مصطفیٰ کریم کی ثنا ہے۔

پُورے نام کے لحاظ سے جناب حافظ مزمل رضا ہے تشریف لاتے ہیں مدینہ پاک کی بُلبل جناب حافظ محمد مزمل رضا صاحب۔

Marfat.com

ذکرِ شہرِ رسول

حضرات گرامی! شہرِ مصطفیٰ کی بات ہو تو اُس شہر کی ٹھنڈک یاد آجاتی ہے اور یادِ شہرِ مصطفیٰ دل میں سرد آہیں اور آنکھوں میں گرم آنسوؤں کو جنم دیتی ہے حقیقت ہے کہ مدینہ پاک کا نام آتے ہی عاشقانِ رسول صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مچل اُٹھتے ہیں اور اپنے پیارے محبوب اور اپنے پیارے محبوب حضرت سیدّنا مُحمد مُصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی پیاری بستی میں جانے کے لئے بے قرار ہو جاتے ہیں تڑپ اُٹھتے ہیں اور بے ساختہ زبان سے یہ کلمہ جاری ہو جاتا ہے کہ یارسول اللہ ہم پر کرم فرمادیں ہمیں مدینہ پاک کی حاضری کا اِذن عطا فرمادیں۔

حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کملی والے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی بارگاہِ اقدس میں یُوں فریاد کُناں ہوتے ہیں۔

تیرے سوہنے مدینے توں قُربان میں
ہُن تے مینوں مدینے بُلا سوہنیاں
گھٹدے جاندے نے ساہ دم دا کی اے وساہ
مرن توں پہلاں رَوضہ وکھا سوہنیاں
لاجاں رَکھ لے شہا ہاڑے پاوَن دیاں

آقا ہمارے تڑپنے کو دیکھیں آقا ہمارے اور ہمارے اس رونے کو

Marfat.com

اپنی بارگاہِ اقدس میں منظوری عطا فرمائیں۔

لاجاں رکھ لئے شہا ہاڑے پاؤن دیاں
رُتاں آیاں نے قسمت جگاؤن دیاں
لے دے چٹھیاں مدینے نُوں آون دیاں
تیری من دا اے تیرا خُدا سوہنیاں

اور پھر عرض کرتے ہیں اور ہر مُسلمان کے دل کی ترجمانی اس شعر میں کرتے ہیں کہ،!

بھاویں مُجرم تے بدکار انسان ہاں
لوکی کہندے میں تیرا مدح خوان ہاں
عیب صائم بے لجّے دے نہ ویکھناں
تُوں ایں لجپال لگیاں نبھا سوہنیاں

عزیزانِ گرامی! مدینہ پاک کی بات میں دردوالم بھی ہوتا ہے اور درد کی دوا بھی ہوتی ہے کہ مدینہ پاک میں اللہ کی رحمتیں ہیں

☆ مدینہ پاک میں برکتیں ہیں۔
☆ مدینہ پاک میں سعادتیں ہیں۔
☆ مدینہ پاک میں نُور کی بارش ہے۔
☆ مدینہ پاک میں رحمت کا خزانہ ہے۔
☆ مدینہ پاک میں نجات کا بہانہ ہے۔

Marfat.com

☆ مدینہ پاک گُنہگاروں کی ٹھکانہ ہے

مدینہ پاک کا ذکر ہماری زبان کا ترانہ ہے کہ وہاں آقائے دوعالم تشریف فرما ہیں وہاں حضور مکرّم جلوہ گر ہیں وہاں آقا ہیں کہ جن کے صدقہ سے بزمِ کائنات سجائی گئی۔

تعارف ثنا خوان

تو اب اُس بارگاہِ مقدّسہ میں ہدیۂ سلام پیش کرتے ہیں ملک کے معروف نعت خوان محترم المقام واجب الاحترام ثنا خوانِ رسول گلشن نعت کے مہکتے ہوئے پھول جناب عبدالجبار قادری صاف آف وزیر آباد حضرات گرامی جناب عبدالجبار صاحب کا تعارف ایک منفرد انداز سے کرانا چاہوں گا۔

☆ ذکر رسول وظیفۂ اشجار ہے۔

☆ ذکر رسول اوازاو کا سردار ہے

☆ ذکر رسول دلوں کا قرار ہے۔

☆ اور ذاکر رسول عبدالجبار ہے۔

☆ اس کی آواز میں حسن و نکھار ہے۔

☆ یہ شخص سراپا بہار ہے۔

ہم سب کا دلدار ہے نام کے لحاظ سے جناب عبدالجبار ہے اور جس

Marfat.com

کو غوث اعظم کی نسبت مل جائے اُس کی اونچی برادری ہے اس کے قلب و ذہن میں محبت آل رسول ورثہ مادری ہے لہٰذا اس کا مکمل نام جناب عبدالجبار قادری ہے۔

بہار کا موسم

ہیں ہمیشہ اشکوں کی بارشیں ہے فضا یہی خنکی بھری ہوئی
جو سماں ہے شہر رسول کا، کہیں اور ایسا سماں نہیں
میں نثار طیبہ کے چاند پر، میں نثار طیبہ کے حُسن پر
یہی وہ بہاروں کا شہر ہے جہاں اک گھڑی بھی خزاں نہیں

جہاں میں آتا ہے کم کم بہار کا موسم
مگر ہے طیبہ میں ہر دم بہار کا موسم

ایک جگہ کہتے ہیں!

فِدا صائم کرے گا جان تُم پر گلستانِ مدینہ کی بہارو
بہارو جانفزا رنگیں نظارو سلامی مُصطفٰی کی سب گذارو
یہ صائم کیا زمین و آسماں سب فدا تم پر مدینے کی بہارو

حضرات گرامی!

جہاں میں آتا ہے کم کم بہار کا موسم

اگر ہم دنیا کے ممالک کی بات کریں۔

Marfat.com

اگر ہم مصر کی بات کریں اگر ہم یونان کی بات کریں۔
اگر ہم ایران کی بات کریں اگر ہم لبنان کی بات کریں۔
اگر ہم افغانستان کی بات کریں اگر ہم پاکستان کی بات کریں۔
اگر ہم مغربی ممالک کی بات کریں یا مشرقی ممالک کی بات کریں۔
یہ بات ظاہر ہے کہ!

جہاں میں آتا ہے کم کم بہار کا موسم

بہت سے ممالک ایسے ہیں جن میں ایک مرتبہ بھی بہار کا موسم نہیں آیا اس لئے یہ بات بیان کی گئی ہے کہ،

جہاں میں آتا ہے کم کم بہار کا موسم
مگر ہے طیبہ میں ہر دم بہار کا موسم

مدینہ پاک میں بارہ ماہ ہی بہار کا حسین موسم رہتا ہے۔
عزیزان گرامی! موسم بہار کا اپنا انداز ہے۔
موسم بہار کا اپنا نکھار ہے۔
موسم بہار تمام موسموں کی جان ہے۔
موسم بہار عشق والوں کے لئے رنگ داستان ہے۔
موسم بہار جب بھی آتا ہے اپنے ساتھ خوشیاں لاتا ہے۔
اپنے ساتھ رنگ لاتا ہے۔
اپنے ساتھ یادیں لاتا ہے۔

Marfat.com

اپنے ساتھ آنسو بھی لاتا ہے۔

یہ ہیری آنکھ میں ساون سمیٹ دیتا ہے

ہے موسموں میں تو موسم بہار کا موسم

بہار کے موسم میں مدینہ کی یاد بڑھ جاتی ہے۔

بہار کے موسم میں عشقِ رسول کی چنگاریاں بھڑک اُٹھتی ہے۔

بہار کے موسم میں ہر لمحہ یادِ رسول میں تبدیل ہوتا ہے۔

بہار کے موسم میں ایک نئی اُمید اور لگن لگ جاتی ہے۔

ہے موسموں میں تو موسم بہار کا موسم

عزیزان گرامی!

ربیع الاوّل میں سرکارِ مدینہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی ولادتِ باسعادت ہوئی ہے اور ربیع الاول کا معنیٰ ہی پہلی بہار ہے معلوم ہوا ہمارے آقا کا مَن پسند موسم بہار کا موسم ہے کہ آقا جس مہینے آتے ہیں تو وہ بہار کا موسم ہوتا ہے اور جب مدینے آتے ہیں تو وہاں بھی بہار ہی کا موسم رہتا ہے۔

اسی لئے حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ہے موسموں میں تو موسم بہار کا موسم

آقا کی جلوہ گری ہو جائے تو بہار آ جاتی ہے

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ آقا کی تشریف آوری کا ذکر کرتے ہیں۔

Marfat.com

وہ آئے تو منادی ہو گئی صائم زمانے میں
بہار آئی ، باہر آئی ، بہار آئی ، بہار آئی
کہ!

ہے موسموں میں تو موسم بہار کا موسم

عزیزانِ گرامی قدر! جہاں بھی بہار ہے سرکار مدینہ علیہ السلام کے صدقہ سے ہی ہے۔

ہے بہار گلستاں میں ترے دم قدم کے صدقے
تری رحمتوں کے صدقے یہ جہان چل رہا ہے

جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جلوہ گری ہوئی تو بہاریں آئیں اور زبان حال سے یہ ندا بلند ہو رہی تھی۔

ہر طرف بہاراں نے ہر طرف اُجالے نے
دُنیا نوں وسا چھڈیا میرے کملی والے نے

ہر چیز آمد رسول پر نکھر گئی بلکہ یُوں کہہ لو کہ ہر طرف بہار آ گئی۔

نِکھرا ہوا ہے رُوئے گُل پھیلی ہُوئی ہے بُوئے گل
بن کے بہارِ جانفزا میرے حضور آ گئے

عزیزان گرامی! آج بھی آقا کا ذکر کرنے بہار آ جاتی ہے اس لئے عاشقانِ رسول محافل نعت کا انعقاد کرتے ہیں کہ بہار آ جائے۔

☆ ہمارے دلوں میں بہار آ جائے۔

☆ہمارے محلوں میں بہار آجائے۔

☆ہمارے گھروں میں بہار آجائے۔

☆ہمارے ذہنوں میں بہار آجائے۔

☆ہمارے شعور میں بہار آجائے۔

☆ہمارے شہروں میں بہار آجائے۔

☆ہماری گلیوں میں بہار آجائے۔

☆آقائے دو عالم کا نام بہار عطا کرتا ہے۔

محمدؐ یا محمدؐ جد پکاراں
ہرے گُلشن دے وچہ آون بہاراں

نظرِ رحمت

حضراتِ گرامی! آقائے دو عالم نُورِ مُجسّم تاجدارِ بطحا کی ذاتِ اقدس حاجت روا ہے۔

آقا کی ذاتِ مُبارک مُشکل کشا ہے۔

حضور کی ذاتِ اطہر دافعِ بلا ہے۔

آقا نے جس پر بھی نظر عطا فرمائی اُس کے نصیب بدل گئے اس کے دُکھ مٹ گئے اس کے سر کے اُوپر چھائی ہوئی ظُلمت کافور ہوگئی اُس کی شام نورٌ علیٰ نور ہوگئی۔

Marfat.com

اُس بے چین کو چین مل گیا۔

اُس بے سہارے کو سہارا مل گیا۔

جس پر لطف و کرم ہوا اس کا سویا ہوا بھاگ بیدار ہو گیا۔ قرآن حضور کی عطا کی بات کرتا ہے۔

وَمَآ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ

آپ تمام جہانوں پر رحمت فرمانے والے ہیں۔

آپ تمام جہانوں پر کرم فرمانے والے ہیں۔

ایک جگہ ارشاد ہوتا ہے !

عَزِیۡزٌ عَلَیۡهِ مَا عَنِتُّمۡ حَرِیۡصٌ عَلَیۡکُمۡ بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ رَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ .

حضور اقدس صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم مُسلمانوں کی تکالیف دُور فرمانے والے ہیں آپ مسلمانوں پر رحمت فرمانے والے ہیں۔

ایک اعرابی بارگاہِ رسالت میں آتا ہے دستِ سوال دراز کرتا ہے آقا اُسے عطا فرماتے ہیں لیکن وہ کہتا ہے یا مُحمد یہ آپ نے مجھ پر کوئی احسان نہیں کیا صحابہ نے سنا تو اُسے مارنے کے لئے اجازت طلب کرتے ہیں۔

سرکار فرماتے ہیں ! اِسے کچھ نہ کہو سرکار دو عالم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلق مبارک کا اس پر اثر ہوا چنانچہ اگلے روز وہ پھر آیا سرکار نے عطا فرمایا اور وہ اعرابی دعائیں دینے لگا میرے آقا نے اصحاب سے فرمایا اس شخص

Marfat.com

کی مثال اس اونٹنی جیسی ہے کہ وہ بھاگ جائے لوگ اسکے پیچھے دوڑیں مگر وہ ہاتھ آنے کی بجائے بھاگتی ہی جائے پھر اُس کا مالک لوگوں سے کہے تُم میری اُونٹنی کے معاملے میں دخل مت دو میں اس کے لئے تُم سے زیادہ نرم ہوں پس وہ آگے آتا ہے سبزی دکھا کر اُسے پیار سے بُلاتا ہے اور وہ اُونٹنی لوٹ آتی ہے حتیٰ کہ اپنے مالک کے قدموں میں بیٹھ جاتی ہے اگر میں اس کے ساتھ نرمی نہ کرتا اور تم لوگوں کو چھوڑ دیتا اور تم اسے قتل کر دیتے تو یہ سیدھا جہنّم رسید ہو جاتا۔

﴿کتاب الشفا اول ص ۱۴۰﴾

عزیزانِ گرامی! آقا تو ہمارے لئے سراپا رحمت ہیں آپ ہم پر کرم فرمانے والے ہیں گرے ہوؤں کو اُٹھانے والے ہیں

حضرت سیّدی علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ بارگاہِ رسالت میں عرض کرتے ہیں۔

کملی والے میں قرباں تیری شان پر
سب کی بِگڑی بنانا تیرا کام ہے
ٹھوکریں کھا کے گِرنا مِرا کام ہے
ہر قدم پر اُٹھانا تیرا کام ہے

ہم قدم پہ قدم گرتے ہیں لیکن عرض کرتے ہیں!

میں گِرا جاتا ہوں سرکار اُٹھالیں مُجھ کو

Marfat.com

اور سرکار مدینہ کی کرم نوازی ہوتی ہے اور وہ اپنے گرے ہوئے غلام کو اُٹھا لیتے ہیں عزیزان گرامی! جس گرے ہوئے پہ سرکار مدینہ کی کرم نوازی ہو جائے اور وہ اپنے مانگت کو اُٹھا لیں اُس سے زیادہ خوش بخت کون ہو سکتا ہے۔

حضرت علامہ صائم چشتی کہتے ہیں!

میری قسمت حسیں کس قدر ہے
اُن کو ہر لحہ میری خبر ہے
کھا کے ٹھوکر تھا جب گر گیا میں
مُجھ کو سرکار آئے اُٹھانے
ہر قدم پر اُٹھانا ترا کام ہے

محفلِ میلاد

حضرت گرامی ! محفل اپنے عروج پر ہے سب کی زبانوں پر صلّی علیٰ کی صدائیں گُونج رہی ہیں آقا کے میلاد پر خُوشی کا سماں ہے ہر طرف ایک پُر مُسرّت کیف چھایا ہوا ہے اہل اسٹیج کا ذوق بھی قابلِ داد ہے جس طرح آپ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعتیں سُن کر خُوش ہو رہے ہیں اور ثنائ خوانانِ رسول کو نواز رہے ہیں دَر حقیقت یہ آپ پر اللہ تعالیٰ کی عطا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ چاہتا ہے میں اپنے محبوب کے غُلاموں کی نیکیاں بڑھا دوں۔

Marfat.com

میں اِن کے گناہ مٹا دوں۔

میں اِن کی تکالیف دُور کر دوں۔

میں اِن کی مصیبتیں رفع کر دوں۔

تو اس نے ہمیں توفیق دے دی کہ اُس کے محبوب کی محفل سجالیں۔

عزیزانِ گرامی قدر! محفلِ نعت سجانا اپنے بس کی بات نہیں بلکہ یہ وہ عظیم فعل یہ وہ عظیم کام ہے جو خالقِ کائنات کے اَمر سے ہوتا ہے۔

حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کو بیان فرماتے ہیں

اللہ نُوں سی منظور کہ اَج بخش دیاں میں
سدّیا اے گنہگاراں نُوں محفل دے بہانے

حضور کے میلاد کی محفل ہو۔

شان ورسالت کی محفل ہو۔

عظمت مُصطفیٰ کے پرچار کی محفل ہے۔

ذکرِ مُصطفیٰ کی محفل ہو۔

یہ محفل تمام محافل میں سب سے افضل واعلیٰ ہے۔

تعارف ثناخوان

اَب اس محفل پاک میں ایک مُنفرد انداز کا ثناخوانِ پیش کرتا ہوں جن کے انداز میں وجاہت ہے۔

Marfat.com

☆جس کی آواز میں ملاحت ہے۔

☆جس کے ترنّم میں صباحت ہے۔

☆جس کی آواز کی بلندی میں کرامت ہے۔

☆جس کے پڑھنے میں صداقت ہے۔

☆جس کے کلام میں لیاقت ہے۔

نام کے لحاظ سے جناب مُحمد شفقت ہے تشریف لاتے ہیں مُشفق و شفیق شخصیّت جناب محمد شفقت عباس سہروردی

حضراتِ گرامی! محفل کا ماحول اب اس بات کا اظہار کر رہا ہے کہ اب میں بھی آپ کے سامنے حاضری پیش کروں جی تو چاہتا تھا کہ ثنا خوانِ شیریں لِسان نعتیں پڑھتے رہیں اور ہم سُنتے رہیں لیکن آپ حضرات کا ذوق اور انتظامیہ کی طرف سے فرمائش مجھے اس بات پر مجبور کرنے میں کامیاب ہو گئی کہ میں آپ حضرات کے سامنے سرکارِ مدینہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی عظمت کے حوالہ سے چند باتیں کروں۔

آمدِ سرکارِ دو عالم

میں اپنے کلام کا آغاز حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے اِس خُوبصورت شعر سے کروں گا جب میں شعر مکمّل کروں تو آپ حضرات کی بلند آواز میں سُبحان اللہ کا ذکر ہونا چاہئیے۔

Marfat.com

ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا رحمتوں کی چلی
بَن کے موجِ کرم مُصطفیٰ آگئے
حلّ ہونے لگیں خُود بخود مُشکلیں
سارے عالم کے مُشکل کُشا آ گئے
آمنہ کا مقدّر سنوارا گیا
گود میں چاند جس کی اُتارا گیا
دونوں عالم کی قِسمت بدلنے لگی
نُور میں ساری کونَین ڈھلنے لگی
سب یتیموں کنیزوں کی بگڑی بنی
مِٹ گئیں ظُلمتیں ہو گئی رَوشنی
بن گئی ہے زمیں رشک باغ جناں
سج گئے آسماں کِھل اُٹھے گُلستاں
نُور میں ہے زمیں سب نہائی ہوئی
اُن کی آمد پہ پرچم کشائی ہوئی
مُصطفیٰ کی سلامی کی تقریب میں
نعت پڑھتے ہو ئے انبیاء آگے
آج کوئی بھی صائم نہ خالی رہے

حضراتِ گرامی! یہ شعر آپ کی نظر ہے اپنے دِلوں کو کشکول بنا کر

Marfat.com

ربّ کائنات کے حضور پیش کردو آج آپ کی مُرادیں پُوری ہوں گی آج آپ پر اللہ کا کرم ہونے والا ہے اس وقت کو کبھی ہاتھ سے مت جانیں دیں۔

آج کوئی بھی صائم نہ خالی رہے
سَب مُرادیں مِلیں ہر مُصیبت ٹلے
کملی والےِ کی آمد کا صدقہ ملے
بھیک لینے کو ہم یَا خُدا آگئے

عطا آپ دی اے

حضراتِ گرامی قدر! ہمارا ایمان ہے کہ ہم اپنے آقا و مولا تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ٹکڑوں پر پلنے والے ہیں ہمیں حضور کا صدقہ ہی ملا ہے اور سب سے بڑا صدقہ جو عطا ہوا ہے وہ یہ ہے کہ ہم ثنا خوانِ رسول ہیں۔

☆ ہم آقا کے غُلام ہیں ہمیں فخر ہے۔
☆ ہم حضور کے گدا ہیں ہمیں فخر ہے۔
☆ ہم مولا کے ماننے والے ہیں
☆ ہم امام الانبیاء کے بَردے ہیں۔
☆ ہم تاجدارِ مدینہ کے نوکر ہیں
☆ ہم سرکار کے چاہنے والے ہیں

Marfat.com

☆ ہم محبوبِ خُدا کے محبّ ہیں

☆ ہم آقا کے دیوانے ہیں اور اسی لئے ہر ہر گھڑی ہمارے لبوں پر آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ثنا رہتی ہے۔

کیا کرم ہے ؟

کرم آپ دا اے عطا آپ دی اے
مِرے لب تے ہَر دم ثنا آپ دی اے
کدوں اوہنوں ایمان دا نُور مِل دا
جہدے دِل دے وچّ نہ وفا آپ دی اے
جو گل اے تُساں دی اوہ گل اے خُدا دی

وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی

ایہہ قرآن اِک اِک ادا آپ دی اے
عُمر منگیا تے عُمرؓ ربّ نے ہے دِتّا
سدا پُوری ہُندی دُعا آپ دی اے
نظر وچہ خدا دی اوہ رہندا اے ساجدؔ
جہدے تے وی نظرِ عطا آپ دی اے

حضور کے چشمِ کرم سے بگڑے کام سنور جاتے ہیں دُکھ ختم ہوتے ہیں دُور غم ہوتے ہیں عطا گنج ہوتے ہیں معدوم رنج ہوتے ہیں اُن کی عطا سے ہی بات بنتی ہے۔

Marfat.com

اُن کے کرم کی بات ہے اُن کی عطا کی بات
کوہِ اُحد سے پوچھ لو اُن کی وفا کی بات
سب مٹ گئے تھے رنج و مُحن گئے دُور دُور غم
جب بھی چلی تھی دوستو اُن کی سخا کی بات

(حیدر)

تعارف

اب میں ملک پاکستان کے معروف نعت گوشاعر جانشین مفسر قرآن جگر گوشۂ محقق دوراں نائب غزالیٔ زماں نُورِ نظر رازیٔ دَوراں حضرت صاحبزادہ محمد شفیق مجاہد چشتی صاحب مدّظلہٗ کہ تشریف لائیں اور اپنے کلام بلاغت سے ہمارے قلوب کو منّور فرمائیں ان کا تعارف ان ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں کروانا چاہوں گا۔

کہ آپ سراپا کیف وسرور ہیں،
☆ آپ نُورٌعلیٰ نور ہیں۔
☆ آپ کے کلام میں چاشنی بھی ہے صداقت بھی،
☆ آپ کے کلام میں گُداز بھی ہے محبّت بھی،
☆ آپ کے کلام میں محبّت رسول کی چاشنی ہے۔
☆ آپ کے کلام میں دُشمنانِ رسول پر غضب بھی ہے۔

Marfat.com

☆ آپ کے کلام میں آلِ رسول کی مودۃ بھی ہے۔

☆ آپ کے کلام میں صحابہ کرام کی منقبت بھی ہے۔

☆ آپ کا کلام نُور میں ڈُوب کر لکھا گیا اور جب آپ اپنے خُوبصورت چہرۂ مبارک سے کلام ادا فرماتے ہیں تو سامعین آپ کے پڑھنے کے سحر میں کھو جاتے ہیں تو میں دعوت کلام دوں گا۔

شاعر اہلِ سُنّت ! صاحبزادہ والا شان حضرت صاحبزادہ محمد شفیق مجاہد چشتی مدظلہ العالی کو کہ تشریف لائیں اور ہماری سماعتوں اور قلوب کو نعتِ رسول سے مستفید فرمائیں۔

حضرات گرامی صاحبزادہ محمد شفیق مجاہد چشتی صاحب بڑے ہی احسن انداز سے اپنے کلام سے ہم سب کو نواز رہے تھے کلام میں آپ نے مدینہ طیبہ کی حاضری کی چاہت ذِکر فرمایا تو میں آپ کے ہی موضوع کو آگے بڑھاتا ہوا حضرت صاحبزادہ محمد لطیف ساجد چشتی صاحب مدظلہ العالی کے لکھے ہوئے چند اشعار پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

سب حضرات بلند آواز سے کہہ دیں سبحان اللہ،

شہرِ مصطفےٰ کا منظر

کاش شہرِ مُصطفےٰ کا ہم بھی منظر دیکھتے
روضۂ سرکارِ دو عالم کو جا کر دیکھتے

Marfat.com

جولوگ مدینہ طیبہ کی حاضری چاہتے ہیں وہ بلند آواز سے سبحان اللہ
کہہ دیں۔

سامنے ہوتیں سُنہری جالیاں اور اُن کے پار
بند آنکھوں سے حسیں منظر برابر دیکھتے

سبز گُنبد کے حسیں سائے میں ہم پڑھتے سلام
ابرِ رحمت ہم برستا اپنے دل پر دیکھتے

محویت میں ڈُوب جاتے اور صدیوں سے پرے
اُستنِ حنّانہ سے ہم بھی لِپٹ کر دیکھتے

بدر کے مَیدان کا اِک ایک ذرّہ چُومتے
خاک میں پُوشیدہ جو ہیں ماہ و اختر دیکھتے

پیش کرتے اپنے اشکوں سے سلامی آپ کو
ساجدؔ اپنے شاہ کا ہم اِس طرح دَر دیکھتے

ماشاء اللہ کیسا خوبصورت کلام ہے جس کا ایک ایک شعر ہمارے دِلوں میں اُتر گیا ہے اب میں آپ کے سامنے ایک بہت ہی اچھی آواز کے

Marfat.com

مالک ثناخوانِ رسول کو پیش کرتا ہوں۔

علی علی ہے

حضرات گرامی! محترم ثناخوانِ رسول نعت شریف پیش کر رہے تھے آخر میں انہوں نے مولائے کائنات شیرِ خُدا اسد اللہِ الغالب امام المشارق والمغارب وصی رسول زَوجِ بتول خلیفۂ رسول امام اوّل حضرت سیدّنا مولاعلی علیہ السّلام کی منقبت پیش کی۔

عزیزانِ گرامی! صحابہ کرام کے نزدیک سب سے افضل شخصیّت حضرت مولاعلی شیرِ خدا کرم اللہ وجہہ' ہیں جب سرکارِ دو عالم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اَے میرے صحابہ گواہ رہو جس کا میں مَولا ہوں اس کا علی مولا ہے تو حضرت سیدّنا فاروق اعظم نے مولائے کائنات کو مُبارکباد دی اور مولائے کائنات کی اس فضیلت کو خُوش دلی سے قبول فرمایا۔

یہ سب اس لئے تھا کہ سلسلۂ نبوّت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ختم ہو گیا تھا آپ خاتم النّبین تھے لیکن سلسلۂ امامت وولایت مولاعلی شیرِ خُدا سے چلا چاروں روحانی سلاسل نقشبندیہ قادریہ سہروردیہ اور چشتیہ میں مولائے کائنات کا فیض رواں دواں ہے اس لئے تمام اُولیائے کرام علی علی کا ورد کرتے رہے۔

حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

Marfat.com

علی علی کر دے لکھاں ولی ہو گئے
ولیاں ساریاں دا پیشوا حیدر
چمن چمن کلی کلی
علی علی علی علی

علی امامِ دو جہاں ،علی جہاں کا پاسباں
علی وفا ،علی کرم ،علی حرم کا ہے حرم
علی نشانِ مصطفیٰ، علی ہے جانِ مصطفیٰ
علی امامِ اولیاء ، علی صدائے ہر ولی
علی علی علی علی

علی بہارِ گلستاں ، علی وقارِ اِنس وجاں
علی ہے نُورِ انجمن ، علی ہے فخرِ پنجتنؑ
علی پناہِ بیکساں ، علی نبی کا ترجماں
پھرو گے تم جہاں جہاں ،علی علی وہاں وہاں
علی نہاں علی عیاں ، علی خفی علی جلی
علی علی علی علی

علی نبی کی شان ہے ،علی نبی کی آن ہے
علی رسول کا نفس ،علی نبی کی جان ہے
علی فرازِ عشق ہے ، علی نمازِ عشق ہے

Marfat.com

علی کا نام پاک ہی، نوائے سازِ عشق ہے
علی کی دھوم دھام ہے ، نگر نگر گلی گلی
علی علی علی علی

علی شکوہِ رزم ہے ، علی ثباتِ عزم ہے
علی کے علم سے سجی ، یہ معرفت کی بزم ہے
علی کتابِ علم ہے علی ہی بابِ علم ہے
جہاں ہے کِشتِ آرزو، علی سحابِ علم ہے
علی کی بات بات ہے سرور میں ڈھلی ڈھلی
چمن چمن کلی کلی
علی علی علی علی

اس لئے ہم کہتے ہیں!

علی اے ڈکھیاں دا غم خوار
علی اے ڈکھیاں دا غم خوار
ہر مُشکل توں بچ جاویں گا
علی دا نعرہ مار! نعرۂ حیدری
علی اے ہر اِک دِل دے اندر
علی علی سب کہن قلندر

Marfat.com

پاک نبی دا وِیر علی اے

سب ولیاں دا پیر علی اے

علی نوں نبی نے آکھیا بھائی

تن سو آیت شان چہ آئی

فیض خزانے ونڈ دے حیدر

کفر شرک نوں چھنڈ دے حیدر

سوہنا رنگ اے رنگ علی دا

منگ خدا توں سنگ علی دا

علی علی اے ہر دم کہناں

ساجدؔ غم نئیں کوئی رہناں

کیونکہ!

ہر غم توں مینوں میرا مولا علی بچاؤندا

میرا وظیفہ ہر دم اُدْرِکْنِی یَا عَلی اے

نعرۂ حیدری

عزیزانِ گرامی! غیر کی بات میں کبھی نہیں آنا چاہیے۔

غیراں کولوں بچ دا جا

نام علی دا وِرد پکا

Marfat.com

سامنے منکر جے آجاوے
نعرہ حیدری جوش تھیں لاَ
مرضاں ساریاں مک جاسن
حیدری لنگر بیلیا کھا
ویکھنی شان علی دی جے
پاک قُرآن نوُں کھول ذرا

مفسرین کرام فرماتے ہیں قرآن پاک میں تین سو سے زائد آیات حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی شان میں نازل ہوئیں ہیں اور حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہٗ کی محبّت فرائض اسلام میں سے ہیں۔

اس لئے ہر سچا مُسلمان مولا علی کا نام سن کر خُوش ہوتا ہے مُنافق کو آپ کرم اللہ وجہہ کے نامِ اقدس سے عداوت ہوتی ہے اور جب اُس کے سامنے نعرہٗ حیدری لگایا جاتا ہے وہ وہ حسد کی وجہ سے جلتا ہے اور علی کا نام سن کر جلنا منافقوں کی نشانی ہے اس لئے بلند آواز سے نعرہ لگائیں تا کہ ثبوت ہو جائے کہ اس محفل میں سب ہی ایمان والے بیٹھے ہیں۔

نعرہٗ حیدری

جب ۶۵ کی جنگ ہوئی تو ہندو فوج یہ کہتی تھی کہ مُسلمان جب نعرہٗ حیدری لگاتے ہیں تو ہمکو اُتنی پریشانی فائرنگ سے نہیں ہوتی جتنی نعرہٗ حیدری

Marfat.com

سے ہوتی ہے اور ہم پسپا ہو جاتے ہیں اس لئے ہندوؤں کافروں کو پریشان کر دیں منافقین کو پریشان کر دیں بلند آواز سے جواب دیں۔

نعرۂ حیدری

ہیں تاجدار ہل اتیٰ مُشکل کشا علی
ہیں مُصطفیٰ کے دل رُبا مُشکل کُشا علی
کہتے ہیں سارے اولیاء ہر دم علی علی
اعظم بھی ہیں علی علی اقدم علی علی
ہر اک زباں پہ ہے سدا جاری علی علی
ہیں بخشتے ولائتیں ساری علی علی
نُورِ خدا کے نُور کا جلوہ علی علی
سُلطانِ انبیاء کا ہیں نقشہ علی علی
شاہِ ولایت فاتح خیبر علی علی
نُورِ خُدا کا عکسِ مُنوّر علی علی
مقصودِ دو جہان ہیں مولا علی علی
ہر اِک ولی کے افسر و آقا علی علی

نعرۂ حیدری

کئے جا کئے جا محبّت علی سے

ہے مومن کی پہچان اُلفت علی سے
نبوّت کے ساجد تو خاتم نبی ہیں
چلا سلسلہ ء اِمامت علی سے

نعرہ حیدری

ہر مشکل توں بچ جاویں گا نعرہً حیدری مار

نعرہً حیدری

حضرات گرامی ! تاجدارِ ہل اتی مُرتضٰی شیرِ خُدا مُشکل کُشا حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایسی شان وعظمت اور اختیار عطا فرمایا ہے کہ آپ اپنے ماننے والوں کی مشکلات حل فرماتے ہیں۔

آج بھی آپ کا نام لینے والے آپ کے نام کے صدقہ سے مصائب وآلام سے چھٹکارا حاصل کرتے ہیں۔

عزیزانِ گرامی ! جو لوگ مصائب سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ میرے ساتھ یک زبان ہو کر اس نعرے کا جواب دیں۔

نعرہً حیدری

حضرات گرامی ! حضرت مولا علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کا ذکر ایمان والوں کو ہی کرنا نصیب ہوتا ہے اور ایمان والے ہی ذکرِ علی سن کر خوش

Marfat.com

ہوتے ہیں۔

اب دیکھتے ہیں کون ایمان والا ہے۔

نعرۂ حیدری

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ''اَلذِّ کْرُ عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ'' علی کا ذکر کرنا بھی عبادت ہے آئیں سب عبادت میں شامل ہو جائیں۔

نعرۂ حیدری

حضرت مولا علی مومنین کے مُولا ہیں مومنین کے آقا ہیں مومنین کے دوست ہیں مومنین کے مددگار ہیں اپنے آقا سے استعانت حاصل کرنے کے لئے بلند آواز سے جواب دیں۔

نعرہ حیدری

ساجد علی حضور دا ہین جلوہ ایہہ پیغام دیندا گھر و گھری جا ویں
ملدا نبی دا فیض ای علی کولوں سر نوں علی دے قدماں تے دھری جاویں
معنی علی دا اعلیٰ علیٰ سجناں ورد علی دے نام دا کری جاویں
منکر سڑ دا اے علی دا نام سن کے نام علی لے کے سجناں ٹھری جاویں

نعرۂ حیدری

نعرہ ہے دَم دَم حیدری

ہم حیدری ہم حیدری

نعرہ ہمارا یا علیؑ

ہاتھوں میں پرچم حیدری

نعرۂ حیدری

علی دا نام کمزوراں دا صائم زور بن جاندا

علی دے نام تھیں جنگاں دا نقشہ ہور بن جاندا

نعرۂ حیدری

روٹی منگے فقیر جے علی کولوں علی اُوتھاں دی اوہنوں قطار دیندا

صدقہ علی دا منگے جو رب کولوں اللہ اوس دے کم سنوار دیندا

اجملؔ توڑ دا اے سنگل قیدیاں دے علی ڈُبیاں بیڑیاں تار دیندا

بدل جان طوفاناں دے رُخ فوراً نعرہ حیدری جدوں کوئی مار دیندا

نعرۂ حیدری

عاشق سدا علی دے ناں نُوں چُم اکھیاں تے لاوے

نعرہ حیدری مار کے ہر اِک مشکل حل ہو جاوے

نعرۂ حیدری

Marfat.com

غریباں دا سہارا کون ؟ حیدر

اِمامت دا ستارا کون ؟ حیدر

ہے دسّیا رشتۂ زہرا نے صائم

محمدؐ دا پیارا کون حیدر

علی شاہِ مرداں اماماً کبیرا

کہ بعد از نبی شد بشیراً نذیرا

قرآن اور رسول

حضرات گرامی! آج کی یہ محفلِ پاک بسلسلۂ معراج شریف انعقاد پزیر ہے اس محفل میں ملک پاکستان کے معروف ثناخوانان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجود ہیں جو اپنے اپنے وقت میں حاضری لگوائیں گے آخر پر خطاب مقرر ذیشان خطیب نکتہ دان جناب مولانا محمد ملازم حسین ڈوگر صاحب مدظلہٗ العالی کا ہوگا۔

حضراتِ گرامی! قرآن عظیم ہے اور جس ہستی پر یہ نازل ہوا تو وہ بھی عظیم ہیں۔

☆ قُرآن کتابِ نُور ہے حضور من اللہ نور ہیں۔

☆ قرآن ہدایت ہے حضور ہادی ہیں۔

Marfat.com

☆ قرآن رحمۃ للمومنین ہے حضور رحمۃ اللعالمین ہیں،

قرآن کی طرف دیکھنا ثواب ضرور ہے لیکن جنّت کی گارنٹی نہیں مگر حضور جسے چاہیں جنّت عطا فرما سکتے ہیں بعض لوگ قُرآن پاک کو حضور علیہ السلام سے افضل کہتے ہیں میں کہتا غور کرو قرآن میں مشابہات ہیں حضور کے جسمِ اطہر کا سایا ہی نہیں ہے اور ان مقابلہ کرنے والوں سے کہتا ہوں کہ قُرآن حضور کا محتاج ہے حضور قرآن کے محتاج نہیں ہیں حضور علیہ السّلام اس لئے پشیمان نہیں ہوئے تھے کہ وحی نہیں آ رہی بلکہ اس لئے پشیمان تھے کہ یہ لوگ جہنّم میں نہ چلے جائیں کہ حضور نہیں چاہتے کہ لوگ جہنّم میں جائیں۔

قُرآن حضور سے افضل کیسے ہوسکتا ہے مُسلمان قُرآن کو پیچھا نہیں کرتے بلکہ آگے رکھتے ہیں کہ قُرآن پاک پیچھے نہ ہو۔ادھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات اقدس ہے کہ جدھر حضور جاتے ہیں قُرآن پیچھے پیچھے آ رہا ہے، حضور مکہ میں ہیں تو قرآن مکہ میں حضور کے پیچھے۔

☆ حضور پہاڑ پر ہیں تو قُرآن پہاڑ پر آ رہا ہے۔

☆ حضور غار میں ہیں تو قُرآن غار میں آ رہا ہے۔

☆ حضور گھر میں ہیں تو قُرآن گھر میں آ رہا ہے،

☆ حضور باہر ہیں تو قُرآن باہر آ رہا ہے۔

☆ حضور گلی میں ہیں تو قُرآن گلی میں آ رہا ہے۔

☆ حضور مسجد میں ہیں تو قُرآن مسجد میں آ رہا ہے۔

☆ حضور چلتے ہیں تو قُرآن بنتا ہے۔

☆ حضور بیٹھتے ہیں تو قُرآن بنتا ہے۔

☆ حضور قیام فرماتے ہیں تو قُرآن بنتا ہے۔

☆ حضور جاگتے ہیں تو قُرآن بنتا ہے۔

☆ حضور سرِ اقدس پر تیل لگاتے ہیں تو قُرآن بنتا ہے۔

☆ حضور زُلفوں کو سنوارتے ہیں تو قُرآن بنتا ہے۔

☆ حضور آسمان کی طرف دیکھتے ہیں تو قُرآن بنتا ہے۔

مسلمان وہ ہے جو قرآن کے پیچھے ہے اور قرآن وہ ہے جو محبوبِ رحمان کے پیچھے ہے۔

محبوب کے فِعل سے اَے حیدرؔ
قرآن کی آیت بنتی ہے

اور یہ بھی حقیقت ہے !

آیاتِ قرآن کو جمع کریں تو محبوب کی نعتیں بنتی ہیں۔اور اگر زبانِ حضرت علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے سُنیں تو آپ فرماتے ہیں !

یا محمدؐ محمدؐ میں کہتا رہا
نُور کے موتیوں کی لڑی بن گئی
آیتوں سے مِلاتا رہا آیتیں
پھر جو دیکھا تو نعتِ نبی بن گئی

Marfat.com

تو نعتِ محبوب رحمان بشکلِ آیاتِ قُرآن پیش کرنے کیلئے میں دعوت دیتا ہوں ملکِ پاکستان کے معروف قاری جناب قاری الحافظ محمد اکرام چشتی نقشبندی صاحب کو، قبلہ قاری صاحب آل پاکستان مقابلہ حُسنِ قرأت میں اوّل پوزیشن حاصل کر چکے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کی آواز میں ایسی کشش رکھی ہے کہ سامعین ان کی آواز کی دِلکشی کے صحرا میں گم ہو جاتے ہیں۔

تشریف لاتے ہیں واجب الاحترام جناب الحافظ وقاری محمد اکرام چشتی صاحب۔

حضراتِ گرامی ! حافظ القاری محمد اکرام صاحب تلاوتِ قرآنیہ سے ہمارے قلوب کو منوّر کر رہے تھے ان کی زبان سے ادا ہونے والی آیات ہمیں مسجدِ حرام کے مناظر سے لے کر مسجدِ اقصیٰ کے پُرنُور علاقے کا حال تصوّر پیش کر رہے تھے۔

سورۃ بنی اسرائیل کی ابتدائی آیات جو قبلہ حافظ صاحب نے پڑھیں ان میں معراجِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہے، اگر اِن ابتدائی آیات کے بارے میں گُفتگو کی جائے تو بہت سے لطیف نکات ہمارے سامنے آتے ہیں لیکن یہاں میں صرف ایک نکتہ پیش کر کے اپنی بات کو آگے بڑھاتا ہوں، اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ شانہ ارشاد فرماتا ہے !

بَارَکْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا .

وہ مسجدِ اقصیٰ کہ جس کے گرداگرد اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ شانہٗ نے

Marfat.com

برکتیں رکھی ہیں۔

قبروں پر جانا

حضراتِ گرامی ! مسجد میں تو برکتیں ہوتی ہی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرمارہا ہے کہ میں نے اپنے محبوبؐ کو سیر کرائی مسجدِ اقصیٰ تک جس میں برکتیں ہیں۔

بلکہ فرمایا ! مسجدِ اقصیٰ کہ جس کے اِردگرد برکتیں ہیں۔ بات سمجھ نہیں آئی، مُفسّرین کرام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اردگرد برکتوں کا ذکر اِس لئے فرمایا ہے کہ مسجدِ اقصیٰ کے اردگرد اللہ تعالیٰ کے نبیوں کی قبریں ہیں۔

معلوم ہوا جہاں اللہ والوں کی قبریں ہوں وہاں برکتیں ہوتی ہیں جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ قبروں پر جانے سے شرک ہو جاتا ہے، اگر وہ حقیقت کی طرف توجّہ دیں تو کبھی ایسی بات نہ کریں، قبروں پر جانا شرک نہیں ہے اگر قبروں پر جانا شرک ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کبھی نہ ارشاد فرماتے کہ قبرستان جایا کرو۔ آپ کا قبرستان جانے کا فرما دینا اِس بات کی دلیل ہے کہ قبروں پر جانا شرک نہیں بلکہ فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے۔

قبر کی دو صورتیں ہیں۔

☆ ایک ایمان والے کی قبر ہے۔

دوسری بے ایمان کی قبر ہے۔

☆ ایمان والے کی قبر میں اللہ کا نور آتا ہے۔

بے ایمان کی قبر میں عذاب کے فرشتے آتے ہیں۔

☆ مومن کی قبر جنّت کا باغ ہے۔

بے ایمان کی قبر جہنّم کا گڑھا ہے۔

☆ مومن کی قبر پر برکتیں ہوتی ہیں۔

بے ایمان کی قبر پر نحوستیں ہوتی ہیں۔

☆ مومن کی قبر پر جا کر فاتحہ خوانی کرنے سے اللہ تعالیٰ خُوش ہوتا ہے۔

حضراتِ گرامی ! ایک مرتبہ ابلیس لعین حضرت مُوسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا !

آپ کلیم اللہ ہیں۔

آپ اللہ کے نبی ہیں۔

آپ اللہ کے رسول ہیں۔

آپ اللہ کے پیارے ہیں۔آپ اللہ کے بارگاہ میں التجاء کریں کہ وہ مُجھے مُعاف فرمادے۔

حضرت مُوسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اِلتجاء کی کہ الٰہی ! ابلیس اپنے کیے پر نادم ہے تو اِسے معاف کردے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ! اے موسیٰ میں نے اِسے حکم دیا تھا آدم کو سجدہ

Marfat.com

کرو اِس نے سجدہ نہیں کیا۔ تمہارے کہنے پر میں اِسے معاف کرتا ہوں مگر اِس شرط کے ساتھ کہ یہ آدم کی قبر پر چلا جائے اور سجدہ کرے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ابلیس سے فرمایا ! تُجھے خوشخبری ہو کہ تُجھے معافی مل گئی تو چل آدم علیہ السلام کی قبر پر اور اللہ کے فرمان کے مطابق قبر پر سجدہ کر دے اللہ تُجھے معاف فرما دے گا۔

ابلیس شیطان نے کہا ! میں نے زندہ کو سجدہ نہیں کیا تو کیا اَب مُردہ کو سجدہ کروں گا ؟ مُجھے معافی نہیں چاہیے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ابلیس کی اِس بات پر جلال آیا اِس سے پہلے کہ آپ ابلیس پر عتاب لاتے وہ بھاگ گیا۔

عزیزانِ گرامی ! اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے آدم علیہ السّلام کو سجدہ کرایا، شریعتِ محمّدی میں غیرِ خدا کو سجدہ کرنا جائز نہیں ہے لیکن اللہ والوں کی تعظیم و تکریم کرنا جائز ہے بلکہ واجب ہے تو اِن گذارشات کے ساتھ ہی میں اِس محفل پاک میں شامل ثناء خوانِ رسول میں سے پہلے ثنا خوان کو پیش کرتا ہوں تشریف لاتے ہیں جناب حافظ اظہر حسین اعوان صاحب۔

حضراتِ گرامی ! محترم ثناء خوانِ رسول نہایت احسن و اجمل انداز میں اور اپنی مترنّم آواز میں نعتِ رسول بحضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پیش کر رہے تھے۔

ان کے نعت پڑھنے کے انداز میں ہم سب ایسے مگن ہوئے کہ یہ خبر

Marfat.com

ہی نہ رہی کہ وقت کتنا بیت چکا ہے اور میرا خیال ہے یہ بھی معراج پاک کی اِس رات کا اعجاز ہے کہ جب حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم معراج پر تشریف لے گئے تو وقت روک دیا گیا۔ روایات میں آتا ہے کہ اٹھارہ سال تک نظام کائنات ساکن رہا اور جب حضور علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم واپس تشریف لائے تو دوبارہ یہ نظام کائنات کا سلسلہ چلا۔

ایک نکتہ

اِس میں ایک نہایت خُوبصورت نکتہ یہ بھی ہے کہ اٹھارہ سال کے عرصہ تک انسان سوئے رہے، حضرت عزرائیل علیہ السّلام کی ڈیوٹی اٹھارہ سال کیلئے بند ہوگئی اور اٹھارہ سال کوئی شخص فوت نہ ہوا، نہ کسی کو کھانے کی حاجت ہوئی۔

ارے جس نبی کے صدقہ سے اٹھارہ سال کسی کو موت نہیں آئی، اُس نبی پر موت کیسے آسکتی ہے ؟

ہرگز نہیں حضور زِندہ ہیں حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں !

میرے محبوب زِندہ نبی ہیں بلکہ ہر چیز کی زندگی ہیں
اُنکے ذاکر کو کیا موت آئے ذکر جب اُن کا فانی نہیں ہے

Marfat.com

تعارف

تو اُس زندہ محبوب کے حضور ہدیۂ عقیدت پیش کرنے کیلئے تشریف لاتے ہیں ثناء خوان حبیب الرحمٰن، عظیم ثناء خوان سراپا ذوق ووجدان جناب صاحبزادہ محمد فیضان چشتی صاحب کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں تحت اللفظ ہدیۂ عقیدت پیش کریں۔

جناب فیضان صاحب میخانے کی بات کر رہے تھے تو میں بھی میخانے کے حوالہ سے رباعی آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

طیبہ پاک میخانہ اے عاشقاں دا
ایس جگہ تے ہوش گوائی دا نئیں
جیہڑا سبق قرآن نے دس دِتا
اوس سبق نوں کدے بھلائی دا نئیں
ایتھوں مَے پی کے چُپ چاپ رہیئے
کسے تائیں ایہہ نشہ وکھائی دا نئیں
حیدر کدی نئیں غیر توں طلب رکھّی
کسے ہور میخانے چہ جائی دا نئیں

تو تشریف لاتے ہیں واجب الاحترام جناب مُحترم محمد فیصل چشتی صاحب اور بحضور سیّد المرسلین نعتِ پاک پیش کرتے ہیں۔

Marfat.com

حضراتِ گرامی !

درود دِل نے پڑھا تھا زُبان سے پہلے
اذان رُوح میں گونجی تھی کان سے پہلے
ہر اِک رسول نے کی آخری رسول کی بات
سُنی ہے چاپ قدم کے نشان سے پہلے

اور معراج کی بات شاعریوں کرتا ہے کہ !

نہ ایسا مہمان دیکھا کوئی کہ میزباں جس کا خُود خُدا ہے
گیا جو عرشِ علیٰ سے آگے وہ مصطفٰے ہے وہ مصطفٰے ہے
بھری جو آنکھیں چھلک رہی ہیں کرم فریدیؔ پہ یہ تیرا
میں کب تھا تیری ثناء کے قابل یہ خاص نعمت جری عطا ہے

تو معراج کے دولہا کے حضور ہدیہ سلام وعقیدت پیش کرتے ہیں

واجب الاحترام جناب مرزا محمد شفیق الرحمٰن صاحب،

عروج کی رات

جب مدینے کی بات ہوتی ہے
رقص میں کائنات ہوتی ہے
اُن کی رحمت سے دِن نکلتا ہے
اُن کے صدقے میں رات ہوتی ہے

تمام راتیں اُنہیں کے صدقہ سے بنی ہیں اور شبِ معراج اُن راتوں میں خاص ہے کہ اِس رات سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مکّہ سے فلسطین تشریف لے گئے پھر آسمان پر گئے۔

☆ پہلے آسمان سے بھی اُوپر

☆ دُوسرے آسمان سے بھی اُوپر

☆ تیسرے آسمان سے بھی اُوپر

☆ چوتھے آسمان سے بھی اُوپر

☆ پانچویں، چھٹے، ساتویں آسمان سے بھی اُوپر

☆ جنت الماویٰ سے اُوپر

☆ جنت النعیم سے اُوپر

☆ تمام جنتوں سے اُوپر

☆ عالمِ ملکوت سے اُوپر

☆ عالم جبروت سے اُوپر

☆ سدرۃ المنتہیٰ سے اُوپر بلکہ عرشِ علیٰ سے بھی اُوپر

☆ مقام دنیٰ کی منزلیں طےٴ فرماتے ہوئے فتدلیٰ سے ہوتے ہوئے قابَ قوسین بلکہ اوادنیٰ تک جا پہنچے۔

جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہمسر ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں ذرا غور کریں، اپنے گریبان میں جھانکیں کہ کہاں محبوبِ خدا صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مقام و مرتبہ اور بلندی اور کہاں ایک عام انسان کی اوقات۔

حاضرینِ محترم ! ہمارے آقا و مولیٰ حضرت سیّدنا مُحمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ اقدس نورِ خدا سے بنی ہے جبھی تو آپ وہاں گئے جہاں حضرت جبریل امین علیہ السلام بھی نہیں جا سکتے۔

حضراتِ گرامی ! جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم معراج کی رات جانے والے تھے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا کہ اے فرشتو!

آج دوزخ کے دروازے بند کردو، آسمانوں کو سجادو اور کتبے لکھ دو۔

پہلے آسمان پر نُور کا کتبہ لکھا گیا جس پر لکھا تھا۔

اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِ

دُوسرے آسمان پر کتبہ لکھا گیا۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ

تیسرے آسمان پر کتبے پر لکھا گیا۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا

چوتھے آسمان پر کتبہ لکھا گیا

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِىِّ

پانچویں آسمان پر لکھا گیا۔

Marfat.com

يَاۤ اَيُّهَا النَّبِىُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا

چھٹے آسمان پر کتبہ لکھا گیا۔

اِنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتَاب.

ساتویں آسمان پر کتبہ لکھا گیا۔

سُبْحَانَ الَّذِىْ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلَةً مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَام.

حضراتِ گرامی ! اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کے معراج پر جشن کا اہتمام فرما رہا ہے۔

فرصت دیاں گھڑیاں مکّیاں سوہنے نے باہواں چکیاں
جو قوساں دونویں جھکیاں اَوْ اَدْنیٰ پین پکاراں
مازاغ دا سُرمہ پا کے جد یار کھلوتا جا کے
کہیا حق نے پردے چا کے چمّن لُٹ سے مُوج بہاراں
ربّ کھولیا نُور خزاناں گھر یار نے پھیرا پاناں
اِس راتیں بخشے جاناں صائم جہئے او گنہاراں

☆ فرشتوں کو خُوشیاں حاصل ہو رہی ہیں۔

☆ فرشتوں کا خصائص حاصل ہو رہے ہیں۔

☆ فرشتوں کو مزید خلعتوں سے نوازا جا رہا ہے۔

Marfat.com

☆ فرشتوں کے لئے عید کی رات بنی ہوئی ہے۔

☆ حُوریں سجاوٹیں کر رہی ہیں۔

☆ حُورِعین بناؤ سنگار کر رہی ہیں۔

☆ جنت کے بام و دَر خاص طور پر سجائے جا چکے ہیں کہ جنّت کا مالک جنّت کی سیر کرنے کے لئے تشریف لا رہا ہے۔

حضرت علاّمہ صائم چشتی اشعار میں بیان فرماتے ہیں۔

دو جگ نُوں خوشیاں چڑھیاں آیاں نے مِلن دیاں گھڑیاں
رحمت نے لائیاں جھڑیاں سب مہک پیاں گلزاراں
جد ٹُرے حبیب پیارے را ھواں وچہ وِچھ گئے تارے
آ نبی کھلوتے سارے وچہ راہ دے بنّھ قطاراں

اِلتجا خواب میں دیدار کی

اللہ سوہنیاں خواب وکھا مینوں سوہنے نبی دا رُخ انوار تکناں

حضرات گرامی! جس آنکھ کو دیدارِ مصطفیٰ ہو جائے وہ آنکھ بڑی قسمت والی ہوتی ہے۔ جو آنکھ دیدارِ مُصطفیٰ کرے اُس آنکھ سی آنکھ کس کی ہوسکتی ہے۔

حضرت امام جلال الدّین سیوطی علیہ الرحمۃ کے مقدّر پر قُربان جائیں کہ انہوں نے ۷۲ بہتر مرتبہ بیداری کے عالم میں سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وآلہ وسلم کی زیارت کی ہے۔

منزل عشق دی دیندی کمال حیدر
منکر کدے ملکوتی نہیں ہو سکدا

جھاں جا گدیاں سوہنے دی دید کیتی
ہر کوئی امام سیّوطی نہیں ہو سکدا

لیکن امام بوصیری کو بھی یہ مقام ملا کہ آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں تشریف لا کر آپ کو شفا بھی عطا فرمائی اور چادر مبارک بھی عطا فرما دی اس لئے ہم بھی عرض کرتے ہیں۔

اللہ سوہنیاں خواب وکھا مینوں تیرے نبی دا رُخ انوار تکناں
میری ازل توں آرزو ہے مولا تیری قدرت دا اعلیٰ شہکار تکناں

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرٰنِیْ فِی الْیَقْضَا.

جس نے اپنے خواب میں میری زیارت کی بیشک اُس نے میری زیارت کی شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا اور فرمایا !

من را نی فقد راء الحق

جس نے مجھے دیکھا تحقیق اُس نے حق دیکھا۔

اس لئے ہم التجائیں کرتے ہیں۔

کبھی تو خواب میں آجائیں یا رسول اللہ
میری بھی نیند سنور جائے دو گھڑی کیلئے

عزیزانِ گرامی ! اگر خواب میں سرکارِ مدینہ تشریف لائیں تو پھر بیدار ہونے کی خواہش کون کرے گا۔

آپ کی خواب میں جلوہ گری کے بعد علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

خواب میں آئے ہیں وہ یارب نہ جاگوں عمر بھر
خواب سے بڑھ کر حسیں مطلب نہیں تعبیر کا

بیشک تعبیر بھی اچھی ہے کہ انسان ایمان کی حالت میں دُنیا سے جائے گا لیکن خواب میں تو خود آقائے کون ومکاں جلوہ گر ہیں اس کا خواب کا مرتبہ تعبیر سے اچھاّ ہے۔

خواب سے بڑھ کر حسیں مطلب نہیں تعبیر کا

عزیزانِ گرامی قدر !

سب بلند آواز سے سبحان اللہ کہہ دیں۔

میری دعا ہے جو سب سے بلند سبحان اللہ کہے اُسے سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت ہو جائے۔ ﴿سُبحان اللہ﴾

ہم سب کی خواہش ہے کہ حضور اپنا رُخ پر انوار ہمیں دکھائیں کہ جس مقدس چہرۂ اطہر کے صدقہ سے یوسف علیہ السلام کو حُسن ملا اور ہم التجا

Marfat.com

کرتے ہیں کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم،

جے اُنج دیدار کر وناں نئیں جے مکھ توں پر دہ چوناں نئیں

وچہ خواب دے آجا پل دی پل ایناں تے کرم فرماوندا جا

عزیزانِ گرامی! کہاں حضور اقدس کی ذات بابرکات اور کہاں ہم گنہگاروں کی آنکھیں دیدار کی بات کرتے ہوئے بھی شرم میں ڈوبے ہوئے ہیں۔

گرچہ دیدار کی میں نے کی ہے دُعا پر کہاں میں کہاں سرورِ انبیاء

شرم آتی ہے صائم یہ کہتے ہوئے مُجھ کو میری دُعا کا ثمر چاہیئے

یارسول اللہ! ہم حقیر ہیں ہم بے نوا ہیں۔

لیکن آقا آپ کے گدا ہیں

آپ کے ماننے والے ہیں آپ کے مُحبّ ہیں۔

آپ کے ترانوں کو لبوں پر سجا کر التجا کرتے ہیں کہ آقا ہم پر کرم فرما کر ہمیں بھی اپنا دیدار عطا فرما دیں۔

ہم پہ لطف عنایات فرمائیے

سب کے خوابوں میں تشریف لے آئیے

میرے حاجت روا میرے مُشکل کشا

سب کو مل جائے خیرات دیدار کی

یا نبی یا نبی یا نبی یا نبی

Marfat.com

اور یہی التجا بارگاہِ ایزدی میں کرتے ہیں۔

اللہ سوہنیاں خواب وکھا مینوں تیرے نبی دا رخ انوار تکناں
میری ازل توں آرزو ہے مولا تیری قدرت دا اعلیٰ شہکار تکناں
اکھاں میریاں سوہنیاں پاک کردے طیبہ پاک چہ نوری دربار تکناں
حیدرؔ میرے نصیب وچہ لکھ مولا تیرے مظہر دا جلوہ بار تکناں

حسن رسول

کیونکہ یہ وہ حسن ہے یہ وہ چہرۂ اطہر ہے کہ

اوہ ہو گیا دیوانہ تے شیدا حضور دا
اِک وار جہنے ویکھیا جلوہ حضور دا

تو اسی احسن و حسین محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقدّس بارگاہ میں دُرودں کے ہار سجا کر لائے ہیں ہمارے مہمان ثنا خوان کہ جن کے نام کا حوالہ نعت رسول بن چکی ہے ہمارے مُلک کے معروف ثنا خوانِ رسول واجب الاحترام محترم المقام ہمارے ملک کی پہچان ثنا خوان رسول میں منفرد مقام رکھنے والے جناب محمد سلیم صابری صاحب آف چیچہ وطنی،

سلیم صابری صاحب سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مُعجزات کی بات کررہے تھے۔

حضرات گرامی! ہمارا عقیدہ ہے کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ

Marfat.com

وسلم کی ذات بابرکات سراپا معجزہ ہے آپ خود اللہ کا معجزہ ہیں اللہ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے قد جآءکم برھان من ربکم، تو جب حضور علیہ السلام اللہ تبارک وتعالیٰ کی دلیل بن کر تشریف لائے تو اب کونسی بات رہ گئی۔

عزیزانِ گرامی! اللہ تبارک وتعالیٰ کا ہونا دعویٰ ہے کیونکہ وہ واجب الوجود ہونے کے ساتھ غیب ہے وہ ہر چیز میں اس کے جلوے ہیں مگر خود وہ غیب ہے جو غیب ہو اور اس کی بات کی جائے تو وہ صرف دعویٰ ہے اور دعویٰ اُس وقت تک تسلیم نہیں کیا جاتا جب تک اُس کی دلیل نہ پیش کی جائے تو اللہ تعالیٰ کے ہونے کی دلیل بن کر حضور علیہ السّلام تشریف لائے اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے حبیب جب میری الوہیت کی دلیل تم ہو اس لئے تم ہی کہو ''قل ھو اللہ احد'' اے محبوب تم میری دلیل ہو ''بُرہانٌ مِّن رَّبِکُم'' اب میرے ایک ہونے کا اعلان بھی تم ہی کرو۔

حضراتِ گرامی! حضور اللہ کی دلیل ہیں اس لئے حضرت علاّمہ صائم چشتی بھی حضور کی آمد کی بات کرتے ہیں۔

دلیلِ کبریا بن کر حضور آئے حضور آئے
بہارِ جانفزا بن کر حضور آئے حضور آئے

عقیدہ

آج بعض لوگ تاجدارِ انبیاء شاہِ دوسرا اِمام المُرسلین خاتم النّبیین

حضرت سیدّنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مثلیّت کا دعویٰ کر دیتے ہیں اور یہ بھی نہیں سوچتے کہ ایسا دعویٰ کرنے سے انسان دائرہ اسلام سے خارج بھی ہو سکتا ہے۔

عزیزانِ گرامی قدر! کوئی بھی صاحبِ عقل ایسی بات سوچ بھی نہیں سکتا جس میں وہ اپنا موازنہ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کروائے حقیقت بھی یہی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہاں اور سڑک چھاپ مُلاّ کہاں ملا تو ملا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مثل کوئی عالم حق بھی نہیں ہو سکتا۔

حضور کی مثل کوئی ولی بھی نہیں ہو سکتا۔
آقا کی مثل کوئی صحابی بھی نہیں ہو سکتا۔
بلکہ کوئی نبی بھی نہیں ہو سکتا۔

ایویں پیا مثلیّت دے کریں دعوے رل نہیں سکدا توں نبی دی آل دے نال
آل نبی زکوٰۃ نہیں لے سکدی توں تے پلیا ایں زکوٰۃ دے مال دے نال

بے مثل نبی

حقیقت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مثل اور نظیر کوئی نہیں ہے

میرے نبی دی مثال ہور کوئی دی نہیں
ایسا سوہنا لجپال ہور کوئی دی نہیں

Marfat.com

کیویں آکھئے بھرا سوہنے نبی پاک نوں
ایسا صاحب جمال ہور کوئی وی نئیں

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ ایک جگہ فرماتے ہیں۔

میرے سوہنے دی مثال تے نظیر کوئی ناں
نبی پاک جہیا نور تے منیر کوئی ناں
نبی اُمتّاں دے باپ ہندے بھائی جان نئیں

تقویۃ الایمان میں اسماعیل دہلوی لکھتا ہے تمام انسان بھائی بھائی ہیں جتنے نبی پیغمبر ولی ہیں ہمارے بڑے بھائی ہیں اس مولوی کو مخاطب کر کے کہتا ہوں مولوی صاحب!

نبی اُمتّاں دے باپ ہندے بھائی جان نئیں
علی باجھ میرے مُصطفیٰ دا ویر کوئی نئیں

ارے آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے مثل و بے نظیر ہیں۔

آپ کے چاہنے سے نظام کائنات تبدیل ہوسکتا ہے اور مولوی کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔

حضور کے چاہنے سے قبلہ بدل جاتا ہے مولوی کے منہ بدلنے سے نماز بھی نہیں ہوتی۔

حضور کے چاہنے سے چاند زمین پر آجاتا ہے مولوی کے چاہنے سے، پرندہ بھی زمین پر نہیں آتا۔

Marfat.com

حضور کے چاہنے سے درخت چل کر آجاتے ہیں

مولوی کے چاہنے سے اُس کی اولاد بھی کہنا نہیں مانتی۔

حضور کے چاہنے سے بارش برس جاتی ہے جبکہ مولوی کے نا چاہتے ہوئے بھی اُس کی بیوی اُس پر برستی ہے تو پھر تقابل کہاں کا رہ گیا۔

حضور کا چہرہ والضحیٰ اور مولوی صاحب کا منہ،

حضور کے جسمِ اطہر پر کبھی مکھی بھی نہیں بیٹھی۔

مولوی کے جسم سے کبھی اُترتی نہیں تو پھر کیا کہنا چاہیئے۔ پنجابی میں کہنا چاہیئے۔

کہ کتھے مولوی کتھے نبی پاک !

کتھے خاک کتھے نور، کتھے ذرّہ کتھے طور
کتھے دین توں وی دور کتھے شارعِ آنحضور
کتھے ٹُرن توں محتاج، کتھے صاحبِ معراج
کتھے کوڑھ کُھرکھ کھاج، کتھے والضحیٰ دا تاج
کتھے ذرّہ کتھے چند کتھے زہر کتھے قند
کتھے دھرتیاں دا گند کتھے عرش توں بلند
کتھے نری خرابات، کتھے جو ہر حیات
کتھے شوہدے دی اوقات، کتھے مصطفیٰ دی ذات
فیر کیوں نہ لہواں !

Marfat.com

ہے ناں نرا ای شدائی اوہنوں آکھے
وڈا بھائی جھگڑا جان ہے جہان دی
کہاں مصطفیٰ کی ذات کہاں مولوی کم ذات
کِتھّے سکھ کتھّے دُکھ کِتھّے نرّا کتھے رُکھّ
کِتھّے سکی ہوئی کُکھّ کِتھّے چنّوں ودّھ مُکھ

کِتھّے مَیل تے کُچیل کِتھّے دھون والا مَیل
کِتھّے وال وال وَیل کِتھّے گیسوئے وَاللّیل

کتھے گوہ کتھے ہیرا کِتھّے کچّ کِتھّے ہیرا
کِتھّے اکھیّاں توں ٹیرا کتھے نُور تے مُنیرا

کِتھّے قال کِتھّے حال کِتھّے روڑ کِتھّے لعل
کِتھّے شوہدا تے کنگال کِتھّے آمنہ دا لال

کِتھّے چور ڈاکو ٹھگ، کِتھّے رحمتِ دو جگ
کِتھّے سینے وچہ اگّ، کِتھّے چہرا جگمگ

Marfat.com

کتھّے دشمنی تے ویر کتھّے بہتری تے خیر
کتھے ونگے سدّھے پیر کتھے لا مکانی سیر

کتھے ڈھٹھا ہویا ڈھارا کتھے عرش دا منارا
کتھے نجد دا شرارا کتھے عرب دا ستارا

کتھے ہوَس دا غُلام کتھے جگ دا امام
کتھے خام توں وی خام، کتھّے سیدِ انام

کتھے مجُرمِ ناپاک، کتھے سیّد لولاک
کتھے ککھیاّں وی جھاک کتھے رُخِ تابناک

کتھے مندراں دی رِیت، کتھے کعبہ تے مسیت
کتھے گند تے پلیت کتھے رَبّ دا وی میت

کتھے ٹُرن توں لاچار کتھے عرش توں وی پار
کتھے پاپی گنہگار، کتھے کُلّی مختار

Marfat.com

کتھے احمق و نادان، کتھے صاحبِ قرآن
کتھے جاہل و انجان کتھے کُلّی غیب دَان

کتھے آپ ڈُب جاوے کتھے جگ نُوں تراوے
کتھے دوزخاں نُوں دھاوے کتھے دوزخوں بچاوے

کتھے کاذب و لعین کتھے صادق و امین
کتھے شقی بد ترین کتھے عَرب دا حسین

سامعین گرامی!

کتھے رِدین کھانی ڈَین کتھے سرورِ کونَین
کتھے چُچ نیَن کتھے ابروئے قوسَین

کتھے خاک دا دفینہ کتھے نُور دا خزینہ
کتھے پاپی تے کمینہ کتھے مہکدا پسینہ

کتھے خاطی و مُعتوب کتھے اللہ دا محبوب
کتھے پیکرِ عیوب کتھے خُوب توں وی خوب

غور فرمائیں!

Marfat.com

کِتھّے تُمّاں کِتھے سیو کِتھّے تیل کِتھے گھیو
کِتھّے نجد والا دیو کِتھے گُل دا وی پیوُ

کِتھّے بُغض تے نِفاق کِتھّے خُلق اِتفّاق
کِتھّے کوڑھ تے مِراق، کِتھّے لبِ تریاق

کِتھّے دھوکا تے سُراب کِتھّے نُورِ آفتاب
کِتھّے صُورتوں قصاب، کِتھّے طٰہٰ دا خطاب

کِتھّے مُجرِم و رجیم، کِتھّے رحمت ور حیم
کِتھّے مُلّاں اوہ وی نیم، کِتھے خلا دا قسیم

دسو ! کوئی مقابلہ ہے؟

کوئی تقابل ہے؟

کوئی برابری ہے؟

کوئی مثلیّت ہے؟

نہیں! کیونکہ،

کِتھے احقرو ذلیل، کِتھّے احسن و جمیل
کِتھے خاسر و رذیل، کِتھّے حشر دا وکیل

کتھے کبر تے غرور، کھتے کیف تے سرور
کتھے نجد دا فتور، کتھے روشنی دا طُور

کتھے دوزخاں دا راہی، کتھے جنتّاں دا ماہی
کتھے ہندو دا سپاہی کتھے کُلّ اُتّے شاہی

کتھے جہل تے ظلوم کتھے پاک تے مَعصوم
کتھے باپ نامعلوم، کتھے مخزنِ علُوم

کتھے فتنیاں دا جال، کتھے ماڑیاں دی ڈھال
کتھے دوزخاں دا مال، کتھے خُلد نال نال

صائمؔ قلم تائیں روک، لُٹّی نجَد یاں دی جھوک
ہویا فیصلہ دو ٹوک ہُن تے کہن سارے لوک
ہے ناں رنرا ای شدائی اوہنوں آکھے وڈا بھائی
جہڑا جان ہے جہان دی
کوئی مقابلہ نہیں ہے اس لئے کہ،

خدا چاہتا ہے رضائے محمد

کوئی مقابلہ نہیں ہے کہ اُن کے عروج کی کوئی حد ہی نہیں ہے۔

ارے مثلکم مثلکم کہنے والو یہ حجّت چلو مان لیتے ہیں ہم بھی
مگر مہماں جو بنا ہے عرش کا کوئی اور اُن سا دکھانا پڑے گا
یا بے مثل آقا کو کہنا پڑے گا یا سیدھا جہنم کو جانا پڑے گا

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مثلّیت کا دعویٰ کرنے والے یہ تو سوچ لیں۔

☆حضور نور ہیں قَدْ جَآءَ کُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ

☆حضور کا سایا نہیں

☆حضور شاہد ہیں اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا

☆حضور مبشر ہیں وَمُبَشِّرًا

☆حضور نذیر ہیں وَنَذِیْرًا

☆حضور دعوت دینے والے ہیں وَدَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ

☆حضور نور ہیں وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا

☆حضور رسول ہیں مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

☆حضور آخری نبی ہیں وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ

☆حضور اول ہیں هُوَ الْاَوَّلُ

☆حضور آخر ہیں وَالْاٰخِرُ

☆حضور ظاہر ہیں وَالظَّاهِرُ

☆حضور باطن ہیں وَ الْبَاطِنُ

☆حضور عالم الغیب ہیں وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ

☆حضور حاضر ناظر ہیں اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ

☆حضور کا چہرہ وَالضُّحٰى

☆حضور کی زلفیں وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى

☆حضور کا سینہ لَكَ صَدْرَكَ

☆حضور کا ذکر رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

☆حضور کا لقب يٰسِيْنَ و طٰهٰ

☆حضور کی جان لَعَمْرُكَ

☆حضور کا خلق اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ

بے مثل اللہ بے مثال نبی
اوہدی مثل کوئی نئیں ایہدی مثل کوئی نئیں

جہڑا ایہناں دا ہووے گستاخ حیدر
اوہدا پیو کوئی نئیں اوہدی اصل کوئی نہیں

کیونکہ کوئی مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گستاخی نہیں کر سکتا اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو ایمان کی جان ہیں۔

سب کہہ دیں! آقا تو؟ ایمان کی جان ہیں۔

Marfat.com

آقا تو؟ خدا کی شان ہیں۔

حضور تو؟ کل ایمان ہیں۔

حضور تو؟ انبیاء کے سُلطان ہیں۔

حضور تو؟ اُمّت کے مہربان ہیں۔

حضور تو؟ محبوب ربِّ رحمان ہیں۔

حضور تو؟ صاحبِ قرآن ہیں۔

اَب میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور یہ عقیدت کے اظہار کے لئے دعوتِ قصیدہ دُوں گا ثناخوان رسول شاہکارِ سر و تال بلکہ یوں کہ لیں کہ سر و تال کے مالک ہیں اچھے خیال کے مالک ہیں ثناخوان رسول کے لئے سوز کی ڈال ہیں نام کے لحاظ سے جناب حافظ ظفر اقبال ہیں۔ تشریف لاتے ہیں جناب حافظ ظفر اقبال سعیدی صاحب۔

محفل نور

حضرات گرامی! ☆ یہ محفلِ نُور ہے

ہمیں حاصل سرور ہے

غم ہم سے دُور ہے

کیونکہ وقت حضور ہے

ہر شخص مسرور ہے

Marfat.com

یہ محفلِ بہار ہے
وجہِ چین و قرار ہے
ہر طرف نکھار ہے
ساعت آمد حبیب غفار ہے
ہم سب میں آقا کی محبّت اور پیار ہے
☆ یہ محفل میلاد ہے
ہر شخص شاد ہے
غموں سے آزاد ہے
ہمارے لبوں پر فریاد ہے
اور ہمیں حاصل رسول اللہ کی امداد ہے
☆ یہ محفل مقدّس و سبحان ہے
ہر شخص پر وجدان ہے
یہاں بخششوں کا سامان ہے
ہم پر آقا کا فیضان ہے
کہ ہمارے لبوں پر آقا کی شان ہے
☆ یہ محفل نعت رسول ہے
چاند جن کے قدموں کی دُھول ہے
جن کا ذکر ہر دم مقبول ہے

Marfat.com

جن کا عدو مرتد و مجہول ہے

جن کی غلامی ایمان کا اصول ہے

☆ یہ محفل نُورالہدیٰ ہے

جن کی یہ محفل ہے

ان کا چہرہ والضحیٰ ہے

ان کی زُلف واللّیل اذا یغشٰھا ہے

ان کی چشمان مازاغ البصر وما طغیٰ ہے

ان کی شان میں شاھداً و مبشراً ونذیرا ہے

☆ یہ محفل دُرود ہے

یہاں آقا کا ورود ہے

جو محبوب ربّ ودود ہے

شاھد و مشھود ہے

اور محفل میں آنے والا ہر شخص سعید و مسعود ہے تو اب میں اس پیاری محفل میں دعوت خطاب دُوں گا واجب الاحترام محترم جناب محمد ملازم حسین ڈوگر صاحب کو کہ اپنے نُورانی وجدانی خطاب سے ہمارے قلوب کو منوّر فرمائیں۔

Marfat.com

حضور ﷺ کی آمد

حضراتِ گرامی !

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آمد پر خوش ہونا ایمان کی نشانی ہے۔

آمدِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہوئی ہر طرف بہار آ گئی، طائرانِ چمن خوش ہو گئے۔

مظلوموں کو ظُلم سے نجات ملنے والی تھی آمدِ رسول کے مژدۂ جاں فزا سے اُن کے چہروں پر رونق آ گئی۔

ہاروت ماروت چاہِ بابل میں جھوم اُٹھے کہ اُن کی سزا ختم ہونے کا وقت آ گیا۔ بے گناہ لڑکیاں جو معاشرے کی خباثت کا شکار ہو کر زندہ قبر میں دفن ہو جاتی تھیں مطمئن ہو گئیں کہ ہمیں سہارا دینے والا آ گیا ہے۔

انبیائے کرام خوشیوں میں شامل ہیں کہ اب وہ ہمارا امام تشریف لے آیا جو مسلمانوں کو ہدایت عطا فرمائے گا اور جنّت بھی عطا فرمائے گا یہ بے کسوں کا سہارا ہے۔

سہارا سارے جہاں کا بن کر حبیبِ ربُّ الانام آیا
ستارے سارے چلے گئے تو ہمارا ماہِ تمام آیا
رسول سارے قطار باندھے کھڑے اَدب میں ہیں اُن کے پیچھے
نہ کوئی ایسا رسول آیا نہ کوئی ایسا اِمام آیا

Marfat.com

سب مسکرا رہے ہیں۔

مرا حبیب مرا تاجدار آیا ہے
جبھی تو سارا زمانہ یہ مُسکرایا ہے

سبھی خوش ہیں۔

عجَب حُسن آیا زمین و زماں میں
عجَب نُور ہے جلوہ گر دوجہاں میں
ہوا حُسنِ محبوب جلوہ نُما ہے
زمیں سے فلک تک مُبارک صدا ہے
ہیں حُوروں نے ہر سمت جُھرمٹ لگائے
ملک پا برہنہ قطاروں میں آئے
بڑی شان والی یہ صائم گھڑی ہے
دو عالم میں پھیلی ہوئی رُوشنی ہے
خُدا کی محبّت کا پیغام لے کر
خدا کے پیارے حضور آگئے ہیں
نُور ہی نُور ہے کیف ہی کیف ہے
غم کے ماروں کو غم سے رہائی ملی
آمنہؓ کو خُدا کی خُدائی ملی
جس کی را ہیں سجاتے رہے انبیاء

Marfat.com

جس کی یادیں مناتے رہے انبیاء
مٹ گئی ظلمتیں چھٹ گئی تیرگی
تن گئیں چادریں کیف وانوار کی
سارے سجدوں میں صائمؔ صنم گر گئے
بُت کدوں میں عجب اِنقلاب آگیا
آج یومِ مُسرّت ہے مظلُوم کا
سَب جہاں والے خُوش ہیں
مقدّر تو دیکھو حلیمہؓ کے صائمؔ
کہ گھر جس کے باغِ نعیم آگئے ہیں
مُبارک تمُہیں اَے یتیموں مُبارک
کرم بن کے دُرِّ یتیم آگئے ہیں
خطا کارو تُم آج جُھو مو خُوشی سے
محمدؐ رؤف الرحیم آگئے ہیں
ہر طرف خُوشیاں ہی خوشیاں ہیں

حضرات گرامی! آمدِ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آسمانوں پر بھی خوشیاں منائی جارہی ہیں فرشتے آج مسرت سے شادماں ہیں حضور کی آمد پر آسمان پہ جھنڈا لہرا رہا ہے زمیں پر بھی خُوشیوں کا سماں ہے حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ منظر کشی کرتے ہیں۔

Marfat.com

خُوشیاں خدا نے گھلیاں ٹھنڈیاں ہواواں چلیاں

دس دے نے اَے نظارے سرکار آگئے نے

کر دے نے رقص تارے سرکار آگئے نے

خُوشیاں مناوٗ سارے سرکار آگئے نے

سبھی خوش ہیں! ہوا کی مستی اس بات کی گواہی دے رہی ہے کہ ہوا بھی آمدِ رسول خوشی سے جھوم رہی ہے۔

محمد مُصطفیٰ آئے فضاواں مسکراپیاں

گھٹاواں نُور برساون ہواواں مسکراپیاں

تبسّم آمنہ دے لال نے جس وقت فرمایا

حُسن دیاں ساریاں رنگیں اداواں مسکراپیاں

حضراتِ گرامی! اللہ تعالیٰ بھی مُسلمانوں سے فرمارہا ہے

فَلْيَفْرَحُوْا خوشیاں کرو۔

مومنو آج خوشیاں مناوٗ میرے آقا کی جلوہ گری ہے

ہر طرف نُور پھیلا ہُوا ہے میرے آقا کی آمد ہوئی ہے

آئے جبریل جھنڈے جُھلانے حُوریں آئی ہیں نعتیں سُنانے

اُن کی راہوں میں پلکیں بچھادو آئی خُوشیوں کی نوری گھڑی ہے

ہرطرف خُوشیاں ہی خُوشیاں ہیں ہر طرف مسرّت ہی مسرّت ہے اور بھی کہہ رہے ہیں۔ خُوشی ہے آمنہ کے لعل کے تشریف لانے کی

Marfat.com

سرکار کی آمد پر ہر سو خوشیوں کے بادل چھائے ہیں

جبریل نے آ کر کعبے پر نُوری جھنڈے لہرائے ہیں

حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

محمد مصطفیٰ آئے بہاروں پر بہار آئی

اَج اے بہار دے اُتے تازہ بہار آ گئی !

خوشیاں دے پھل برسائے سوہنے دے اَون تے

سوہنے نے کرم کمایا پھیرا مقصود ہے پایا

رَبّ بیڑے بنے لائے سوہنے دے اَون تے

ہر طرف خوشیوں کے ترانے گونج رہے ہیں!

حضرات گرامی! حضور رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمت خدا بن کر عالمین کے لئے رحمتوں کا سامان لے کر رحمتوں کے مہینے میں رحمتیں فرمانے کے لئے تشریف لائے۔

☆ حضور علیہ السلام اللہ کی رحمت ہیں

☆ حضور علیہ السلام اللہ کی نعمت ہیں۔

☆ حضور علیہ السلام اللہ کا نُور ہیں۔

☆ حضور علیہ السلام اللہ کی بُرہان ہیں۔

☆ حضور علیہ السلام اللہ کے محبوب ہیں۔

☆ حضور علیہ السلام اللہ کی دلیل ہیں۔

Marfat.com

☆ حضور علیہ السلام اللہ کے پیارے ہیں۔

☆ حضور علیہ السلام اللہ کے رسول ہیں۔

☆ حضور علیہ السلام اللہ کے نبی ہیں۔

☆ حضور علیہ السلام اللہ کے حبیب ہیں۔

☆ حضور علیہ السلام اللہ کے پیغمبر ہیں۔

☆ حضور علیہ السلام اللہ کے مقرّب ہیں۔

☆ حضور علیہ السلام اللہ کے جانشین ہیں۔

☆ حضور علیہ السلام اللہ کے نائب ہیں۔

☆ حضور علیہ السلام اللہ کے خلیفہ ہیں۔

☆ حضور علیہ السلام علیہ السلام اللہ کے طالب ہیں۔

☆ حضور علیہ السلام اللہ کے مُحبّ بھی ہیں اور محبوب بھی۔

اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام ابنیائے کرام کا سردار بنا کر بھیجا اللہ تعالیٰ نے آپ کے سرِ اقدس پر تمام انسانوں کی سرداری کا تاج پہنا کر بھیجا اس لئے آپ کی آمد پر مُسلمان خُوشیوں سے آپ کے میلاد کی محافل سجاتے ہیں اور آج کی محفل بھی سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد مُبارک پر خُوش کرنے کے حوالہ سے سجائی گئی ہے تو اب میں اِس محفل میں خُوشیوں بھری نعتِ میلاد سنانے کے لئے دعوت دیتا ہوں جناب محُترم صاحبزادہ محمد وقاص الیاس صاحب کو کہ تشریف لائیں اور ہم سب کو نعتِ میلادِ مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وآلہ وسلم سے محظوظ فرمائیں۔ جناب محمد وقاس الیاس صاحب۔

شہر مدینے جاواں میں

حضرات گرامی ! محترم ثناخوان رسول ذکرِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑے احسن انداز سے کر رہے تھے ذکر محمد دِلوں کو نکھارتا بھی ہے اور دِلوں سے میل نکال کر دِلوں کو پاک وصاف بھی کرتا ہے ذکرِ محمد ایسا ذکر ہے کہ جس کے کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے اس لئے حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں !

آ کریئے ذکر محمد دا
سُن راضی ربّ دی ذات ہووے
اوہنوں دو جگ دا سلطان کہواں
اوہدی ہر گل نوں قرآن کہواں
داتا دا لنگر جاری اے
کُل عالم اوہدا بھکاری اے
اوہ داتا بھکھیاں ننگیاں دا
اوہ مان ہے ماڑیاں چنگیاں دا

الحمدللہ۔ محفل میں عاشقان رسول بیٹھے ہوئے ہیں سب اپنی نیندیں قربان کر کے ذکر رسول کی محفل میں بیٹھے ہوئے ہیں اس لئے کہ۔

Marfat.com

اوہدے عاشق سوناں جان دے ٹمیں
پلکاں نوں ملاؤناں جان دے ٹمیں

سامعین گرامی !

میں خادم نبی دے یاراں دا

ہم آل کے بھی غلام ہیں اور اصحاب کے بھی غلام ہیں۔

میں خادم نبی دے یاراں دا
میں منگتا پنجاں باراں دا
☆نت صائم کراں دُعاواں میں
اَج شہر مدینے جاواں میں

اس لئے کہ !

پہنچاں مدینے چھیتی کِتے ساہ نکل نہ جاوے
مینوں اَج دی شام مولا روضے نبی تے آوے
اَج شہر مدینے جاواں میں
☆نت صائم کراں دُعاواں میں

وقت لائے خُدا سب مدینے چلیں
لُوٹنے رحمتوں کے خزینے چلیں
سب کے طیبہ کی جانب سفینے چلیں
میری صائم دُعا آج کی رات ہے

Marfat.com

یااللہ ہماری اس دعا کو قبول فرما !

☆نت صائم کراں دُعاواں میں

اور پھر !

لے صائم حُسن قرینے دا
رُخ کر تو ٹھیک مدینے دا
اَج منگ لَوُ سفر مدینے دا
☆نت صائم کراں دُعاواں میں
اَج شہر مدینے جاواں میں
ذرا دردِ دل سے دُعا مل کے مانگو
خُدا ہم سبھی کو دکھائے مدینہ

☆نت صائم کراں دُعاواں میں
اَج شہر مدینے جاواں میں

مدینہ کے والی رسولِ دوعالم
دکھادے مدینہ برائے مدینہ
☆نت صائم کراں دُعاواں میں
اَج شہر مدینے جاواں میں

کیونکہ !

میری جستجو مدینہ میری زِندگی مدینہ
دِن رات یہ دُعا ہے دیکھوں کبھی مدینہ
رو رو تڑپ تڑپ کر فریاد کررہا ہوں
بہرِ خُدا دکھاؤ اَب .یانبی مدینہ

☆نت صائم کراں دُعاواں میں
اَج شہر مدینے جاواں میں

جامی تو میں نہیں ہوں جامی کا ہمنوا ہوں
اِک بار اب دکھا دے مجھے اپنا آستانہ

☆نت صائم کراں دُعاواں مئیں
اَج شہر مدینے جاواں میں

مانگ لو مانگ لو چشمِ تَر مانگ لو
دردِ دل اور حُسنِ نظر مانگ لو
کملی والے کی نگری میں گھر مانگ لو
مانگنے کا مزا آج کی رات ہے

☆نت صائم کراں دُعاواں مئیں
اَج شہر مدینے جاواں میں

کیونکہ !

Marfat.com

رو رو کے نَین میرے سُک خار ہوگئے نے
ساتھی عرب دے سارے تیّار ہوگئے نے
طیَبہ دیاں میں جا کے ہُن ویکھ لاں بہاراں
چُم چُم کے جالیاں نُوں سڑدے ایہہ نین ٹھاراں
طیَبہ دی یا الٰہی ہر اِکّ گلی دا صدقہ
کردے مُراد پوری مَولا علی دا صدقہ
اَے دوجہاں دے مالک آساں نہ توڑدیویں
ٹُٹّے ہوئے مُقدر ہُن میرے جوڑ دیویں
بِن تیرے ہور کیہڑا بگڑی میری بناوے
ہُن نعت جا کے صائمؔ سوہنے دے گھر سناوے
☆نت صائم کراں دُعاواں میں
اُج شہر مدینے جاواں میں
دلاں دے دَرد دا دَارُو ہوا مدینے دی
کراوے سب نُوں زیارت خُدا مدینے دی
سراپا خُلد ہے طیَبہ دا ہر گلی کُوچہ
تے خاک ساری اے خاکِ شفا مدینے دی
کیہہ ذِکر ایتھے گداواں تے بادشاہواں دا
خُدا دی ساری خُدائی گدا مدینے دی

Marfat.com

خُدائی کہتے ہیں خُدا کے ماننے والوں کو

خُدائی کہتے کائنات میں بسنے والوں کو خُدائی کہتے ہیں اور یہ ساری خدائی یہ ساری کائنات حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی گدا ہے۔

مدینے پاک چوں عرشاں نُوں نُور جاندا اے
ہنیرے دل دا سہارا ضیاء مدینے دی
نہ چاہواں دُنیا نہ جنّت دی ہے طلب صائمؔ
ہے میرے لَب تے ہمیشہ دُعا مدینے دی

☆ نت صائمؔ کراں دُعاواں میں
اج شہر مدینے جاواں میں

کیونکہ !

☆ مدینہ خلق اور پیار کا شہر ہے۔

☆ مدینہ نبیوں کے سردار کا شہر ہے۔

☆ مدینہ خلد کی بہار کا شہر ہے۔

☆ مدینہ محبوب ربِّ غفار کا شہر ہے۔

☆ مدینہ تجلّیات وانوار کا شہر ہے۔

☆ مدینہ چین اور قرار کا شہر ہے۔ اَب شہرِ رسول کی بات کرنے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ طہارت میں عقیدت کے پھول پیش کرنے کیلئے میں دعوت دیتا ہوں واجب الاحترام مُحترم جناب ساجد علی

Marfat.com

ساجد صاحب کو ان کا تعارف اِن جملوں میں مزید نکھر جائے گا کہ !

یہ ثنا خوانِ رسول ہیں اور عاشقِ رسول ہیں۔

ساجد کی سین ان کے سعید ہونے کا ثبوت ہے۔

ساجد کا الف ان کے غلام اُحید ہونے کا ثبوت ہے۔

ساجد کا جیم ان کے جنّت کے مالک کے نوکر ہونے کا ثبوت ہے۔

ساجد کی دال ان کے دلدارِ سامعین ہونے کی دلیل ہے۔ اِس دلیل کی صداقت کا ثبوت ان کی آمد سے قبل نعرے سے دیجئے !

نعرۂ تکبیر...... نعرۂ رسالت...... نعرۂ حیدری..........

محترم ثنا خوانِ رسول..........

محبوب کی بات

عزیزانِ گرامی !

گلّ گلّاں وچہ پایئے تے گل پیندی گلوں لاہ گلّاں اِکو گلّ کریئے

گل کو اُردو میں بات کہتے ہیں اور بات اگر ایک کرنی ہے تو وہ کملی آقا کی نعت ہی کی بات ہو سکتی ہے حضرت علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں !

کشتی کی بات ہے نہ کنارے کی بات ہے
بطحا کے ناخدا کے سہارے کی بات ہے

Marfat.com

جس پر ہُوئی ہے اِنتہاء ہر اِک عروج کی

☆اُس آمنہ کے راج دُلارے کی بات ہے

پھر کیوں نہ کہوں !

محبوب محمد عربی دے انوار دیاں کیا باتاں نیں

آئے سوہنے جگ تے ہور بڑے سرکار دیاں کیا باتاں نیں

یہ بھی !

☆اُس آمنہؓ کے راج دُلارے کی بات ہے

جس کا !

رُخ والشمس تے ابرو طٰہٰ لَب یُوحیٰ نُورانی

اَکھ مَازاغ تے ہتھ ید اللہ مَطلعِ فجر پیشانی

سب توں سوہنا سب توں اعلیٰ ہر بالاتوں بالا

پاک مُحمّد سرور عالم کالی کملی والا

نُور جبین مُنوّر چہرہ بدر مُنیر پیارا

سُورج پرت پچھاں نُوں آوے جسدا ویکھ اشارا

☆اُس آمنہؓ کے راج دُلارے کی بات ہے

طٰہٰ جنکی جبیں نُور جن کے قدم

اُن کی والیل زُلفوں پہ قُربان ہم

جن کی نظروں سے سارے نظارے بنے

جن کے تلووں کا دھوون ستارے بنے

جن سے جلوے ہیں سارے کے سارے بنے

☆اُس آمنہؓ کے راج دُلارے کی بات ہے

دونوں عالم کو دیتا ہے تنویر جو

دونوں عالم کی لکھتا ہے تقدیر جو

جو بھی مرضی ہو کرتا ہے تحریر جو

جس کے قبضے میں صاتم ہیں لوح و قلم

☆اُس آمنہؓ کے راج دُلارے کی بات ہے

شفیع معظم و نورِ مجسم

امام رسولاں نبوّت کا خاتم

بشیراً نذیراً مُحمد مکرّم

جو رُوح دوعالم ہے سُلطانِ عالم

☆اُس آمنہؓ کے راج دُلارے کی بات ہے

شفیقؐ رفیقؐ خلیقؐ عقیلؐ

خطیبؐ طبیبؐ حبیبؐ خلیلؐ

رحیمؐ کریمؐ حکیمؐ جمیلؐ

شفیعؐ رفیعؐ بدیعؐ شکیلؐ

حمیدؐ مجیدؐ شہیدؐ بشیرؐ

Marfat.com

شریفٌ حنیفٌ لطیفٌ خبیرٌ
عظیمٌ علیمٌ سمیعٌ بصیرٌ
ظہوراً طہوراً سراجاً منیرٌ

جو صائم کا داتا ہے عالم کا والی
عظمت ہے خلقت میں جس کی نرالی

☆ اُس آمنہؓ کے راج دُلارے کی بات ہے

عزیزانِ گرامی قدر ! اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی نہ حد ہے نہ ہی حساب میں آسکتی ہے مگر تمام مخلوقات میں جو ہستی سب سے مکرم و محترم ہے، معظم و محتشم ہے وہ ذات تاجدارِ انبیاء حضرت سیّدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہے جن کے ادنیٰ سے اشارے سے اُن کی بھی مغفرت ہو جائے گی جن پر جہنم واجب ہو چکی ہو گی۔

ہم گنہگاروں کی بخشش بروزِ محشر
آقا کے ایک ادنیٰ اِشارے کی بات ہے

حضراتِ گرامی ! آقائے دو عالم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہ وسلّم

☆ جو تاجدارِ رسولاں ہیں۔

☆ جو محبوبِ یزداں ہیں۔

☆ جو صاحبِ نُورِ قرآں ہیں۔

☆ جو نُورِ ایماں ہیں۔

☆ جو جانِ ایماں ہیں۔

☆ جو سیّد و سُلطاں ہیں۔

☆ جو اعظم و ذیشاں ہیں۔

☆ جو کاملِ انساں ہیں۔

☆ جو نورِ رحماں ہیں۔

☆ جو جانِ رسالت ہیں۔

☆ جو شانِ رسالت ہیں۔

☆ جو آقائے رحمت ہیں۔

☆ جو شافعِ اُمّت ہیں۔

☆ جو شمس الضحیٰ ہیں۔

☆ جو بدرالدُّجیٰ ہیں۔

☆ جو خیرُ الوریٰ ہیں۔

☆ جو نُورِ خدا ہیں۔

☆ جو شاہِ زمن ہیں۔

☆ جو آقائے مَن ہیں۔

☆ جو نُوری کرن ہیں۔

☆ اُس آمنہؓ کے راج دُلارے کی بات ہے

تو اُس حبیبِ کبریا سیّدِ ارض و سما حضرت سیّدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وآلہ وسلم بے کس پناہ میں ہدیہ سلام پیش کرنے کیلئے تشریف لاتے ہیں محترم جناب قاری محمد عنائت اللہ چشتی گولڑوی صاحب اپنے دلنشیں انداز اور مترنم آواز میں بارگاہِ شفیعِ اُمم میں ہدئیہ عقیدت پیش کرتے ہیں۔

تاجدارِ عالم

حضراتِ گرامی قدر ! آقائے دوجہاں

☆ سراجِ منیر

☆ ربّ کی تنویر

☆ مالکِ تطہیر

☆ مالکِ تقدیر

☆ سیّدوسرؤر

☆ افضل وبرتر

☆ بابِ عطا

☆ نُورِ خدا

☆ صلِّ علیٰ

☆ شاہِ سما

☆ رُوحِ صفا

☆ حق کی رضا

Marfat.com

☆ رؤف و رحیم

☆ دُرِّ یتیم

☆ نُورِ قدیم

☆ نُورِ عظیم

☆ انعم قسیم

☆ نبی و علیم

☆ شفیع و کریم

بلکہ !

☆ تزئین ارض و سما

☆ محبوبِ ربّ کبریا

☆ آئینۂ حق نما

☆ مَعدنِ جُود و سخا

☆ مخزنِ لُطف و عطا

☆ مظہرِ ربُّ العلےٰ

☆ مالکِ ارض و سما

☆ شانِ لَولاک لَمَاَ

☆ زینتِ باغ جناں

☆ مالک کون و مکاں

☆ رحمتِ ہر دو جہاں

☆ باعثِ کن فکاں

بلکہ !

دوعالم دی رحمت ہرا کملی والا
خُدا دی محبّت ہرا کملی والا
دِلاں دی اے راحت ہرا کملی والا
غریباں دی ثَروت ہرا کملی والا
کرے گا شفاعت ہرا کملی والا
بہارِ رسالت ہرا کملی والا
فرازِ نبوّت ہرا کملی والا
غُلام اوہدا صائمؔ اوہ آقا ہے سب دا
ہرے گھر دی برکت ہرا کملی والا

حضراتِ گرامی ! حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے غُلاموں پر کرم ہی فرماتے ہیں اُن کے گھروں میں تشریف بھی لاتے ہیں اور اُن کو برکتیں بھی عطا فرماتے ہیں۔

غُلام اوہدا صائمؔ اوہ آقا اے سب دا
ہرے گھر دی برکت ہرا کملی والا

محفلِ محبوب

حضرات محترم ! میلاد کی محفل سجی ہوئی ہے، ہر طرف فضا نُور میں ڈُوبی ہوئی ہے۔ اسٹیج سے لے کر پنڈال تک نُور ہی نُور ہے میں اور آپ ہم سب نُور میں نہائے ہُوئے ہیں یہ سب اِس لئے ہے کہ یہ آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیاری اور مُقدّس محفل ہے۔

☆ سرکار کی محفل میں نُور ملتا ہے۔

☆ سرکار کی محفل میں سُرور ملتا ہے۔

☆ سرکار کی محفل میں بُغض چکنا چُور ہوتا ہے۔

☆ سرکار کی محفل سجانے سے خُود ربِّ غفور ملتا ہے۔

☆ سرکار کی محفل میں آنے سے شعور ملتا ہے۔

☆ ہر ایک کو نوازا جاتا ہے۔

☆ ستاروں کو چمک ملتی ہے۔

☆ چاند کو دمک ملتی ہے۔

☆ پُھولوں کو مہک ملتی ہے۔

پھر کیوں نہ کہوں !

تاروں نے ضیاء پائی سرکار کی محفِل میں
ہر غم کی دوا پائی سرکار کی محفِل میں

Marfat.com

ہر اِک کو مدینے کی مہکار مبارک ہو

جو لوگ اِس محفل میں اپنے دِلوں کو مدینہ بنائے بیٹھے ہیں اُن کی نذر

یہ شعر ہے !

ہر اِک کو مدینے کی مہکار مبارک ہو
کہنے یہ صبا آئی محبوب کی محفل میں

عزیزانِ گرامی قدر !

سرکار کی محفل میں آنے والوں کو دُکھوں اور غموں سے نجات حاصل ہو جاتی ہے اسی بات کو شاعر نے بڑے خوبصورت پیرائے میں بیان کیا۔

ہر دِل نے سکوں پایا ہر جاں کو ملی راحت
ہوئی ہے مسیحائی محبوب کی محفل میں

اور یہ بھی محفلِ میلاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا خاصہ ہے کہ اِس محفل میں فرشتے بھی آتے ہیں۔

جُھک جُھک کے فرشتے بھی خُود دیکھنے آتے ہیں
یہ حُسن یہ رعنائی محبوب کی محفل میں
مقصود ملا اُن کو جو چھوڑ کے بیٹھے ہیں
ہر دعویٰ ء دانائی محبوب کی محفل میں

اِس نورانیت مآب محفل میں صدائے رحمت فرشتے بلند کر رہے ہیں اور ہم ان رحمتوں اور برکتوں کو سمیٹ رہے ہیں اِسی طرح رحمتیں سمیٹتے رہیے

Marfat.com

اور آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر بلند آواز سے درود پاک بھیجئے

کہ آج سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہم پر راضی ہو جائیں۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْل اللّٰہ

گنبدِ خضریٰ

حضراتِ گرامی ! عاشقانِ رسول کی جان مدینہ ہے اور مدینہ طیبہ کی جان گُنبدِ خضریٰ ہے یہ وہ ہرا گُنبد ہے جو ہر مسلمان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

☆ گنبدِ خضریٰ سرچشمۂ نُور ہے۔

☆ گنبدِ خضریٰ مسکنِ شاہِ انبیاء ہے۔

☆ گنبدِ خضریٰ نُور کا قُبہ ہے۔

☆ گنبدِ خضریٰ نُور کی کان ہے۔

☆ گنبدِ خضریٰ عاشقوں کی جان ہے۔

☆ گنبدِ خضریٰ زمین میں سے افضل ہے۔

☆ گنبدِ خضریٰ اکمل و اجمل ہے۔

☆ گنبدِ خضریٰ شعائر اللہ ہے۔

کہ گنبدِ خضریٰ میں آرام فرمانے والا حبیب اللہ ہے۔

حضرت علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ جب مدینہ طیّبہ میں حاضر

ہوئے وہاں گنبدِ خضریٰ پر نظر پڑی تو آپ کی زبان سے اللہ اللہ کا وِرد جاری ہوگیا۔ آپ کہتے ہیں !

نظر جب پڑی سبز گنبد پہ میری
مُسلسل مَیں کہتا رہا اللہ اللہ

اور عرش اور روضۂ اطہر یعنی گُنبدِ خضریٰ کی بات یوں کرتے ہیں

محمد دے روضے دی چوٹی دے وتّے
خمیدہ اے عرشِ بریں اللہ اللہ

جناب عبدالستار نیازی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں !

گنُبدِ خضریٰ خُدا تجھ کو سلامت رکھے
دیکھ لیتے ہیں تجھے پیاس بجھا لیتے ہیں

اور مدینہ طیبہ رہنے اور گنبدِ خضریٰ کے قریب رہنے کہ التجاء احمد ندیم قاسمی صاحب یوں کرتے ہیں !

میں اِس اعزاز کے لائق تو نہیں ہوں لیکن
مجھ کو ہمسائیگیء گنبدِ خضریٰ دے دے

اور گنبدِ خضریٰ کے دیدار کی تمنا یوں کرتے ہیں !

یارسول اللہ !

گنبدِ خضریٰ کے نظارے دیکھ لوں
رحمتوں کے پھر اشارے دیکھ لوں

Marfat.com

اور ابر وارثی رحمۃ اللہ علیہ گنبدِ خضریٰ کی بات یوں کرتے ہیں کہ !

ہے میرے پاک محمد دا پیارا گنبد
جگ دے ہر اِک ہے اوہ گنبد تھیں نیارا گنبد
دِل ہے چاؤندا کہ سدا ویکھدے رہیے اُسنوں
اگے اکھیّاں دے رَہوے ہَنت اوہ دُلارا گنبد
ویکھ کے اوس نُوں ہُندا اے کلیجہ ٹھنڈا
اَیسا مرغوب ہے اوہ سبز سوہارا گنبد
دل ہزاراں ای فِدا اِس توں کروڑاں جاناں
گُنہگاراں دی ہے بخشش دا سہارا گنبد
چنّ دے اِک نال جیوں ہُندا اے ستارا پیارا
اونویں رکھدا ہے اوہ اِک کول مینارا گنبد
ویکھے اِک وار جو اَے اَبر اوہ ہر دم آکھے
کہ دکھا دے میرے مَولا اوہ دوبارہ گنبد

گنبدِ خضریٰ

حضرات گرامی ! واجب الاحترام مُحترم ثناخوانِ رسول گنبدِ خضریٰ کی بات کر رہے تھے گنبدِ خضریٰ پر ہماری جانیں قربان ہوں۔

سامعین کرام ! گنبدِ خضریٰ کی سبزی پر عالمین کی سبزی نچھاور ہو۔

Marfat.com

گُنبدِ خضریٰ کی چوٹی پر تمام عالمین کی دَولت قُربان ہو کہ گنبدِ خضریٰ تو فرشتوں کی زیارت گاہ ہے حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں !

فرشتے جو لیں سبز گُنبد کے پھیرے
یہ کعبہ نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے ؟
جہاں کعبہ بھی اپنے سَر کو جُھکائے
وہ قبلہ نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے ؟

اور پھر یُوں کہہ لیں کہ !

سمائے کیسے میرے دل میں عرش کی رفعت
جمالِ گُنبد خضریٰ نظر میں رہتا ہے

☆ یہ وہ گنبدِ خضریٰ ہے جس پر آسمان بھی رشک کرتا ہے۔
☆ یہ وہ گُنبدِ خضریٰ ہے جس کے صدقہ سے دُنیا بچی ہوئی ہے۔
☆ یہ وہ گُنبدِ خضریٰ ہے جس کے نور سے ساری کائنات سجی ہوئی ہے
☆ یہ وہ گُنبدِ خضریٰ ہے جس پر جنّت کا نُور نازاں ہے۔
☆ یہ وہ گنبدِ خضریٰ ہے جو ساری دُنیا میں فروزاں ہے۔
☆ یہ وہ گنبدِ خضریٰ ہے جس کے جلوؤں سے جہان چمک رہا ہے۔
☆ یہ وہ گنبدِ خضریٰ ہے جسے نُور کا نگینہ کہتے ہیں۔
☆ یہ وہ گنبدِ خضریٰ ہے جسے رحمت کا خزینہ کہتے ہیں۔

☆ یہ وہ گنبدِ خضریٰ ہے جسے جلوہ گاہِ شاہِ ابرار کہتے ہیں۔

☆ یہ وہ گنبدِ خضریٰ ہے جسے اَرض وسما کا سردار کہتے ہیں۔

☆ یہ وہ گنبدِ خضریٰ ہے جیسے نیّرِ تاباں کہتے ہیں۔

☆ یہ وہ گنبدِ خضریٰ ہے جسے زمین کا اختر کہتے ہیں۔

☆ یہ وہ گنبدِ خضریٰ ہے مرکزِ اطہر کہتے ہیں

☆ یہ وہ گنبدِ خضریٰ ہے !

میری آنکھوں سے اُجالا تو اے سُورج لے لے
گُنبدِ خضریٰ کا ہے نُور میری آنکھوں میں

﴿توصیف حیدر﴾

حضراتِ گرامی ! ہم سب کی تمنّا ہے کہ گُنبدِ خضریٰ کا درشن پائیں ہم بھی شہرِ مدینہ جائیں وہاں گُنبدِ خضریٰ کے سائے تلے کھڑے ہوکر اپنی مناجات اپنے آقا و مولیٰ کو سُنائیں۔ تو جولوگ یہ چاہتے ہیں کہ ہمیں خواب میں گُنبدِ خضریٰ کی زیارت ہو وہ بلند آواز سے سُبحان اللہ کہہ دیں۔ خواب میں گُنبدِ خضریٰ دیکھنا معمولی بات نہیں ہے۔

خواب میں جب بھی کبھی گنبدِ خضریٰ دیکھوں
اپنے پیکر کو سرِ اوجِ ثریا دیکھوں

تو خواب میں بھی گنبدِ خضریٰ کا دیدار کرنا بڑی بات ہے مگر اُس سے بڑی بات یہ ہے کہ ہم مدینہ طیبہ میں حاضر ہوکر وہاں گنبدِ خضریٰ کی زیارت

Marfat.com

سے مشرف ہوں تو جو لوگ مدینہ طیبہ جا کر گنبدِ خضریٰ کی زیارت کرنا چاہتے ہیں وہ بہت ہی بلند آواز سے سبحان اللہ کہہ دیں۔

حضرات گرامی ! میں دُعا کرتا ہوں کہ جو سب سے زیادہ بلند آواز سے سبحان اللہ کہے یا اللہ تو اُسے گنبدِ خضریٰ کی زیارت نصیب فرما۔

حضراتِ گرامی ! ہر شخص کا اپنا اپنا تخیّل ہوتا ہے ہر شاعر کا اپنا انداز ہوتا ہے راز مراد آبادی کہتے ہیں میں جنّت میں گیا وہاں مجھے گنبدِ خضریٰ نظر نہیں آیا تو پھر میں رضوان کے پاس چلا گیا اور کہا !

رضواں ! تیری جنت میں مرا جی نہیں لگتا
میں نے تو یہاں گنبد ِ خضریٰ نہیں دیکھا

تو رُباعی پیش کر کے اگلے ثناخوانِ رسول کو دعوت دیتا ہوں۔

میرے سوہنے دے روضے دی دِلاں والا
کم اِکو تجلی اے کری جاندی
روضہ دیکھ کے جان وچہ جان پیندی
قلب جُھوم جاندا رُوح ٹھَر جاندی
صائمؔ شہر مدینے چہ جاندیاں اِی
حرص ہوس جہان دی مَر جاندی
سبز گُنبد جد ساہمنے نظر اَوندا
جھولی اَکھیاں دی آپے بھَر جاندی

سب مل کر کہہ دیں ! سبحان اللہ

عزیزانِ گرامی ! اب آپ کے سامنے بڑے ہی پُرنم آواز کے حامل ثنا خوان کو پیش کرتا ہوں جن کی آواز بے نظیر ہے کیونکہ یہ ثنا خوان محبتِ رسول اور دربارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فقیر ہے پہچان کے حوالہ سے سارے ملک میں شہیر ہے نعت رسول کا دبیر ہے غُلام حضرت شبیر ہے نام کے لحاظ سے محمد نصیر ہے تشریف لاتے ہیں جناب محمد نصیر چشتی قادری صاحب اور بارگاہِ امام المرسلین میں ہدیہ صلوٰۃ وسلام پیش کرتے ہیں ۔

سُنہری جالیاں

حضراتِ گرامی ! محترم ثنا خوان نعت شریف پڑھ رہے تھے جس میں مقدّس جالیوں کا ذکر تھا۔ روضۂ انور سے متّصل سنہری جالیاں ہیں جن پر آیاتِ قرآنیہ کے ساتھ دُرود وسلام بھی ندائیہ الفاظ کے ساتھ درج ہے۔

سامعین محترم ! یہ سُنہری جالیاں ایسی دلکش ودِل آراء ہیں کہ ہر مُسلمان یہی چاہتا ہے کہ ان جالی مبارکہ کے سامنے کھڑا ہو کر بارگاہِ رسالت میں دست بَستہ صلوٰۃ و سلام اور اپنی معروضات پیش کرے۔

حضرات گرامی ! سنہری جالیوں کی کیا بات ہے، سنہری جالیوں کی کیا شان ہے حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ سنہری جالیوں کا مقام و

Marfat.com

مرتبہ بیان فرماتے ہیں۔

کعبے دا نور اُجالا جالی حضور دی اے
عرشاں تو ارفع اعلیٰ جالی حضور دی اے
جالی نوں چُمّن والے غوث و ابدال بن گئے

یہ وہ جالی مُبارک ہے کہ جہاں سے چھَن چھَن کر نکلنے والا نور پوری دُنیا کے مُسلمانوں کے قلوب کو منّور کر رہا ہے۔

☆ یہ وہ جالیاں ہیں جو سرکار کی قبرِ اطہر سے منسلک ہیں۔

☆ یہ وہ جالیاں ہیں جو عرش سے اعلیٰ ہیں۔

☆ یہ وہ جالیاں ہیں جن کا مقام فہم وادراک سے ماورئی ہے۔

☆ یہ وہ جالیاں ہیں جہاں فرشتے قیام کرتے ہیں۔

☆ یہ وہ جالیاں ہیں جہاں غَوث وابدال کھڑے ہوتے ہیں اِس لیے کہ یہاں سے رُوحانیت کا مقام ومرتبہ حاصل ہوتا ہے۔

☆ یہ وہ جالیاں ہیں جن کا مقام آسمانوں سے زیادہ بلند ہے۔

☆ یہ وہ جالیاں ہیں جو جنت کے باغ پر نصب ہیں۔

☆ یہ وہ جالیاں ہیں جن کو احترام وعقیدت سے چوم لینے سے اللہ کا فیضان حاصل ہو جاتا ہے۔

☆ یہ وہ جالیاں ہیں جن کا مقام ارفع ہے۔

☆ یہ وہ جالیاں ہیں جن کی شان اعلیٰ ہے۔

Marfat.com

☆ یہ وہ جالیاں ہیں جن کا مرتبہ بلند ہے۔

☆ یہ وہ جالیاں ہیں جن کی شان نرالی ہے۔

☆ یہ وہ جالیاں ہیں جن پر ہماری جانیں قُربان اور نثار ہیں۔

حضراتِ گرامی ! ہم دُعا کرتے ہیں کہ یا اللہ اِس پیاری محفل کے صدقے ہمیں سُنہری جالیوں کی زیارت نصیب فرما کہ یہ جالیاں تیرے نزدیک ارفع و اعلیٰ ہیں۔

جناب محمد سعید نے کیا خوب کہا !

خُلد جس کو کہتے ہیں میری دیکھی بھالی ہے
سبز سبز گنبد ہے اور سُنہری جالی ہے

اور جناب محمد علی ظہوریؒ کیا خوب کہتے ہیں !

تیری جالیوں کے پیچھے تیری رحمتوں کے سائے
جسے دیکھنی ہو جنت وہ مدینہ دیکھ آئے

حضراتِ گرامی ! سنہری جالیوں کی بات ہر عاشق کرتا ہے ہر ایک کا اپنا اپنا انداز ہوتا ہے لیکن حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے بات کر کے قلم توڑ دیا آپ سنہری جالیوں پر نظریں جمائے رکھنے اور اُس وقت کی کیفیت کو پنجابی شعر میں نہایت حسین انداز میں یوں بیان کرتے ہیں

جالی پاک تے نگاہواں جدوں ٹھہر جانیاں
لکھاں سامنے نظاریاں دے طور ہون گے

ایک دو نہیں !

لکھاں سامنے نظاریاں دے طور ہون گے

مجھ کو درِ نبی کی زیارت نصیب ہو

جالی کو چومنے کی سعادت نصیب ہو

حضرات گرامی ! جب عاشقانِ رسول مدینہ طیبہ جاتے ہیں اور اُن کے دل کی اُمنگیں یہی ہوتی ہیں کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ اطہر کی جالی مبارکہ کو چوم کر آنکھیں لگائی جائیں لیکن وہاں اِنتظامیہ سعودیہ حکومت کی ہے جنہوں نے صرف شرک شرک کا لفظ رٹا ہوا ہے۔ یہ لوگ عاشقانِ مصطفیٰ کو روکتے ہیں کہ جالی مقدسہ پر ہاتھ نہ لگاؤ اِس کا احترام نہ کرو۔ حالانکہ اُس بارگاہ کے احترام کا ثبوت اِس سے بڑھ کر اور کیا ہوسکتا ہے کہ اللہ فرماتا ہے !

لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِی۔

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ مدینہ طیبہ گئے اور وہاں انتظامیہ کو یوں مخاطب کیا کہ !

جو چاہو سزا دینا محبوب کے دربانو !

اک بار تو جالی کو سینے سے لگانے دو

جب وہاں عاشق جالی مبارکہ کو چومتے ہیں تو وہاں کی پولیس والے عاشقانِ رسول کو چھڑیاں مارتے تھے لیکن عاشق چھڑیوں سے ڈرنے والے

کہاں ہیں؟

حضرت علامہ صائم چشتی فرماتے ہیں !

میں پا کے کفنی مدینے جاواں
نہ فیر آواں کرو دُعاواں
میں سُنیاں ماہی دے در تے پہرے
لگا کے بیٹھے نے گونگے بہرے
اوہ چھڑیاں مارن میں جالی چماں
نہ لب ہٹاواں کرو دُعاواں

یہ تو دُعا کی بات تھی لیکن جب مدینہ طیبہ میں حاضری ہوئی اور وہاں کے دربانوں نے آپ کو روکا تو آپ نے فرمایا !

جو چاہو سزا دینا محبوب کے دربانو !
اِک بار تو جالی کو سینے سے لگانے دو

اور مدینہ طیبہ کے زائر کو کیا فرماتے ہیں !

جدوں سنہری جالی لاگے تُوں جاویں
اتھرو اپنے رکھیں ودھدے چنگا رہئیں گا

اور پھر زائر کو کہتے ہیں !

تُو جس دم سَر کو زائر جانبِ روضہ جھکائے گا
تُو جب روضے کی جالی تھام کر آنسو بہائے گا

Marfat.com

ادب سے عرض کرنا چادرِ تطہیر کے صدقے
ہو حل صائمؔ کی مشکل شبّرؔ و شبیرؔ کے صدقے

حضرات گرامی ! عاشقوں کی بات ہی نرالی ہوتی ہے۔

عاشق جہاں بھی ہو اُس کے تصوّر میں محبوب کا جلوہ ہوتا ہے اُس کے تصوّر کا مرکز جلوہ گاہِ محبوب ہوتی ہے۔

حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ محفل میں موجود ہیں مقرّر تقریر میں جنت کی باتیں کر رہا ہے آپ فرماتے ہیں !

نہ چھیڑو واعظو ! جنت کے لالہ زار کی باتیں
سناؤ آج بس مجھ کو دیارِ یار کی باتیں
تصور میں بھرے رہنے بھی دو رنگیں فضاؤں کو
سنہری جالیوں کو گنبدِ خضریٰ کی چھاؤں کو
نہ اب صائمؔ کو بہلاؤ مدینہ یاد آیا ہے

تو اُسی مدینہ طیبہ کی بات کرنے محبوبِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں ہدیۂ عقیدت پیش کرنے کیلئے پاکستان کے معروف ثنا خوان جناب حافظ محمد حسین کسووال صاحب سے گذارش کرتا ہوں کہ تشریف لائیں

مدینہ کی گلی

راشد صاحب کیا خوب آرزو کرتے ہیں !

Marfat.com

گذر ہو جائے میرا بھی اگر طیبہ کی گلیوں میں
تو ساری زندگی کردوں بسر طیبہ کی گلیوں میں

لیکن حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ اِس ارمان کے ساتھ طیبہ کی گلیوں کی عظمت کیا خوب بیان فرماتے ہیں !

بہارِ خلد آئی سب کی سب طیبہ کی گلیوں میں
فرشتے بھی ہیں آتے باادب طیبہ کی گلیوں میں
اگر صائمؔ کو پھر سرکار نے روضے پہ بلوایا
یہ بن کر خاک رہ جائے گا اب طیبہ کی گلیوں میں

اورانہیں طیبہ کی گلیوں کی بات جناب مقصود مدنی کرتے ہیں !

ہے ملتی ہر غمِ دل کی دوا طیبہ کی گلیوں میں
دُعا مانگو کہ لے جائے خدا طیبہ کی گلیوں میں
کوئی بھی مرض ہو اِک پل میں ہے آرام مل جاتا
ہے ہر ذرّے میں پیغامِ شفا طیبہ کی گلیوں میں

حضراتِ گرامی ! مدینہ طیبہ کی گلیوں کا تذکرہ کرنا اور مدینہ طیبہ کی حاضری ہر مسلمان کے دل کی صدا ہے۔

عزیزانِ گرامی !

مدینہ کی گلی کیا اِس کو حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں لیکن پہلے جنت کی بھی بات کرتے ہیں !

Marfat.com

یہ تو مانا کہ جنّت ہے باغِ حسیں
خوبصورت ہے سب خُلد کی سرزمیں
حُسنِ جنّت کو پر جب سمیٹا گیا
سرورِ انبیاء کی گلی بن گئی

اور پھر فرماتے ہیں !

مدینے کی گلیوں کا عالم نہ پُوچھو
ہے جنّت بھی جن پر فِدا اللہ اللہ

اِس لئے کہ !

گلیاں چہ زلفاں دی مہک رچی ہوئی اے
طیبہ وچہ ہر اِک چیز جچی ہوئی اے
طیبہ وچہ ہر پاسے ربّ دی تجلّے اے
طیبہ وچہ اللہ دا حبیب اللہ اللہ اے

اِس لئے کہتے ہیں !

ہے جنّت بھی اُن پر فدا اللہ اللہ

اور پھر کہتے ہیں !

اُن کی گلیوں میں آنکھ روتی ہے
ہاتھ اُٹھتے نہیں دُعا کے لئے

Marfat.com

حضرات گرامی !

ہیں جنت سے افضل مدینے کی گلیاں
ہیں احسن و اجمل مدینے کی گلیاں
بھنور میں ہیں ساحل مدینے کی گلیاں
ہیں کامل و اکمل مدینے کی گلیاں

حضرات گرامی ! حقیقت ہے کہ !

طاہر واطہر مدینے کی گلیاں
ہیں اظہر واختر مدینے کی گلیاں
رحمت کی برسات ہے اُن کی گلیوں میں
اشکوں کی سوغات ہے اُن کی گلیوں میں
حیدرؔ چمکا کیسا مرا مقدر ہے
ہر دم لب پر نعت ہے اُن کی گلیوں میں

اور اقبال عظیم نے بھی کمال کر دیا اپنی دیوانگی اور وارفتگی کو اِس طرح بیان کیا کہ۔

ہم مدینے میں تنہا نکل جائیں گے
اور گلیوں میں قصداً بھٹک جائیں گے

اور محبّ اللہ اظہر نے اپنے عشق کو یوں بیان کیا !

Marfat.com

گلیوں میں پھرا کرتے گنبد کو تکا کرتے
اِس شہر کی مٹی کو آنکھوں میں سجا لیتے
اظہر بھی ترے در کے کتوں میں سے ہو جاتا
گر اس کو مدینے کی گلیوں میں بٹھا دیتے

تو اب بارگاہِ سرورِ کونین میں ہدیہء عقیدت پیش کرنے کیلئے میں ایک ایسی آواز کو پیش کرتا ہوں جسے ہم ٹی وی کے ذریعے عام طور پر سنتے رہتے ہیں۔ جن کا نام ہی ان کا تعارف ہے تو تشریف لاتے ہیں پاکپتن سے تشریف لانے والے ہمارے مہمان ثناخوان جناب محمد شہباز قمر فریدی صاحب۔

ان کی آواز میں ایسی لطافت ہے کہ جسے لفظوں میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔

ان کے گلے میں ایسا سوز ہے جسے صرف محسوس کیا جاسکتا ہے۔

ان کے انداز میں ایسی وجاہت ہے جسے صرف سوچا جاسکتا ہے۔

ان کے پڑھنے میں ایسی روانی ہے جس کے ساتھ ہمارا عشق سفر کرتا ہے اور منزل مطہر یعنی طیبہ پاک تک جایا جاسکتا ہے بشرطیکہ انسان اخلاص کے ساتھ ان کے کلام کو عالمِ استغراق میں سماعت کرے۔

عزیزانِ گرامی! شہباز قمر فریدی ایک اچھے ثناخوان بھی ہیں اور ایک اچھے انسان بھی ہیں کیونکہ آپ مداحِ محبوبِ رحمان ہیں اور اِس محفل کی

Marfat.com

جان ہیں۔

☆ اعلیٰ ان کا انداز ہے۔

☆ آواز میں فراز ہے۔

☆ سوز ہے گداز ہے۔

☆ ہم کو اِس پر ناز ہے۔

☆ ان کی آواز میں ساز ہے۔

☆ نام کے لحاظ سے محمد شہباز ہے۔

تشریف لاتے ہیں آپ کے نعرے کی گونج میں جناب شہباز قمر فریدی صاحب آف پاکپتن۔

طیبہ کی ہوا

حضرات گرامی! طیبہ کی ہوا کی بات ہو رہی تھی حضرت علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ طیبہ مقدسہ کی ہوا کی بات کرتے ہیں کہ،

طیبہ کی ہوا طیبہ کی فضا سبحان اللہ سبحان اللہ
رحمت کی گھٹا پیغامِ شفا سبحان اللہ سبحان اللہ

اور پھر کہتے ہیں۔

مدینے کی ٹھنڈی ہوا اللہ اللہ
پیامِ سکون و شفا اللہ اللہ

Marfat.com

اور مدینے کی ہوا کا جنت سے موازنہ کر کے نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ،

ہے جنّت سے بڑھ کر ہوائے مدینہ
پیامِ شفا ہے فضائے مدینہ
فدا جان کر دے گا آمد یہ صائمؔ
تو اک بار آجا صبائے مدینہ

ایک شاعر نے یوں کہا۔

طیبہ کی مَست مَست فضا سب سے خوب ہے
شہرِ نبی کی آب و ہوا سب سے خوب ہے

حضرت علامہ صائمؔ چشتی بات ختم کرتے ہیں کہ،

شہرِ خوباں کی ہواؤں کو سلام
نُور برساتی فضاؤں کو سلام

طیبہ کے خار

حضراتِ گرامی!

ثنا خوانِ رسول نعت شریف میں مدینہ طیبہ کی بات کر رہے تھے اور طیبہ کے خار کی بات کر رہے تھے۔ عاشقوں کی بات ہی نرالی ہوتی ہے انسان کی فطرت ہے کی کانٹوں سے بچتا ہے کانٹوں کو اچھا نہیں سمجھتا لیکن عاشق کی نظر میں محبوب کی گلی کے کانٹے گلِ صد ہزار سے بہتر ہوتے ہیں۔

Marfat.com

عزیزان گرامی قدر!

عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مدینہ طیّبہ کے خار کی بات کرتے ہیں تو انتہا کر دیتے ہیں طیبہ کے خاروں کی بات صرف شاعر اپنی شاعری میں ہی نہیں کرتے۔ "مدینۃ الرّسول" میں تحریر ہے کہ منظور شاہ صاحب ساہیوال والے مدینہ طیبہ حاضری کیلئے گئے تو ان کے پاؤں میں طیبہ کا خار چبھ کر پاؤں کے اندر چلا گیا عقل کہتی ہے اس خار کو نکال دو

☆عشق کہتا ہے۔محبوب کی گلی کا خار ہے مت نکالنا

☆عقل کہتی ہے بیمار ہو جاؤ گے

☆عشق کہتا ہے محبوب کی نظروں میں شہکار ہو جاؤ گے

☆عقل کہتی ہے تیرا پاؤں گل جائے گا

☆عشق کہتا ہے ہر جُرم دھل جائے گا

☆عقل کہتی ہے عشق انجان ہے مجھ سے کام لو

☆عشق کہتا ہے عقل نادان ہے میرا کہنا مانو

حضرات محترم! عقل کی ہار ہوئی عشق جیتا انہوں نے کانٹا نہیں نکالا اور پھر بشارت بھی ملی اور صحت بھی ملی۔ عشق والے تو پھولوں کو طیبہ کے خاروں پر قربان کرتے ہیں۔

حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ چونکہ عشق کی اس منزل پر فائز تھے کہ جہاں صرف عقل سے فیصلہ کر لینا اور اس پر حد قبولیت لگا دینا

Marfat.com

درست امر نہیں تھا یہ وہ منزل تھی جہاں پیمانے سے ناپا نہیں جاسکتا اور ترازو سے تولا نہیں جاسکتا جبھی آپ نے نے طیبہ کے کانٹوں کی بات کی اور کمال کردیا میں مدینہ طیبہ جاؤں اور مجھے وہاں پھولوں کے خار مل جائیں تو کیا کروں گا۔ سامعین غور فرمائیں اور اگر شعر پسند آئے تو دل کھول کر داد دیجئے گا۔

طیبہ کے خار یعنی کانٹے
طیبہ کے خار چُن کے سجاؤں گا آنکھ میں
جب بھی مرے کریم نے دَر پر بلالیا

اور مولانا حسن رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کمال کردیا آپ کہتے ہیں !

مُبارک رہے عندلیبو تمہیں گل
ہمیں گل سے بہتر ہے خارِ مدینہ

اور امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا حصّہ اس کمال میں اس طرح ڈالا !

اے خارِ طیبہ دیکھ کر دامن نہ بھیگ جائے
یوں دل میں آکہ دیدۂ تر کو خبر نہ ہو

اور پھر ایک جگہ خارِ مدینہ کا ذکر کرتے ہیں !

پھول کیا دیکھوں میری آنکھوں میں
دشتِ طَیبہ کے خار پھرتے ہیں

حضرات محترم !

پھُولوں سے بہتر ہیں خارِ مدینہ
زمینوں کے اختر ہیں خارِ مدینہ
مانندِ عنبر ہیں خارِ مدینہ
طاہر و اطہر ہیں خارِ مدینہ

طَیبہ کے خار چن کے سجاؤں گا آنکھ میں
جب بھی مرے کریم نے دَر پر بلا لیا

اہلِ مدینہ

مدینہ میں رہنے والے لوگ بھی بڑی عظمت والے ہیں کہ ان کی نسبت اس آستانے سے ہے کہ جہاں سے ہر ایک کو عظمت عطا ہوتی ہے ان کی سب سے بڑی عظمت یہ ہے کہ یہ لوگ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہر کے باسی ہیں۔

☆ اہلِ مدینہ محبت والے ہیں۔

☆ اہلِ مدینہ پیار والے ہیں۔

☆ اہلِ مدینہ عظمت والے ہیں۔

Marfat.com

☆ اہلِ مدینہ حضور کے ہمسائے ہیں۔

عزیزانِ گرامی! سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

من اخاف اھل المدینۃ ظالما اخافہ اللہ

وکانت علیہ لعنۃ اللہ و ملائکۃ والناس

اجمعین.

جو اہل مدینہ کو ظلم سے ڈرائے گا اللہ اس کو ڈرائے گا اور

اس پر اللہ کی اس کے فرشتوں کی تمام انسانوں کی

لعنت ہو۔

عزیزان گرامی! اہلِ مدینہ کے ہم پر حقوق ہیں جب زائرین حج مدینہ طیبہ جاتے ہیں تو وہاں اہلِ مدینہ سے بہت محبت کرتے ہیں اہل مدینہ سے پیار کرنا اللہ والوں کی سنّت ہے ہر ایمان والا اہلِ مدینہ سے محبت کرتا ہے۔

پچھلے دور میں حاکم مدینہ جو دوسرے علاقے سے مدینہ گیا تھا وہ ایک مدینہ کے باسی سے اُس کا جھگڑا ہو گیا مدینہ طیبہ کے رہنے والے نے اس حاکم کے منہ پر تھپڑ مار دیا اس نے مرکز میں خط لکھا اور کہا میں اس کو سزا دینا چاہتا ہوں مرکز سے جواب آیا کہ خبردار تو مدینہ پاک کے کسی شخص کو کچھ نہ کہنا اگر مدنی نے تجھے طمانچہ مارا ہے تو اسے اپنی قسمت سمجھ کر خاموش ہو جا اور مدنی کو مارنا تو درکنار اس کے بارے میں رنج بھی اپنے دل میں مت لانا۔

Marfat.com

حضرات گرامی! اسی لئے عاشقانِ مدینہ اہل مدینہ سے محبت رکھتے ہیں کہ ان سے حضور علیہ السلام کو بھی محبت ہے اور عاشقانِ رسول اسی نسبت سے اہل مدینہ کے ہاتھوں کو چومتے ہیں اور ان کی خدمت کرتے ہیں ان کو سلام پیش کرتے ہیں۔

شہرِ بطحا کے در و دیوار پر لاکھوں درود
زیرِ سایہ رہنے والوں کی صداؤں کو سلام

حضرات گرامی! مدینہ طیبہ اور وہاں کے ساکنان کی بات ہی نرالی ہے مدینہ شہر ہے

آقا کا نگر ہے۔

ایک یمنی اِنسان ہے۔

اویس قرنی کے علاقے کا رہنے والا۔

مدینہ کا مہمان ہے۔

مدینہ میں کاروبار کرتا ہے۔

اُس نے سر پر دُودھ والا برتن اُٹھایا ہوا ہے۔

ایک پاکستانی اس کے پاس گیا۔

بڑی محبّت سے اسے سلام کیا

اس نے بڑی محبّت سے سلام کا جواب دیا۔

پُوچھا کیا کرتے ہو ؟

Marfat.com

اُس نے کہا! دُودھ بیچتا ہوں۔

میں نے کہا! دُودھ تو ہمارے علاقے میں بھی بیچنے والے بیچتے ہیں مگر ان کا انداز اور ہوتا ہے

وہ کہتے ہیں دُودھ لے لو کوئی کہتا ہے خالص دُودھ لے لو کوئی کہتا ہے بغیر ملاوٹ کے دُودھ لے لو۔

کوئی کہتا ہے اچھا دُودھ لے لو کوئی کہتا ہے سستا دُودھ لے لو لیکن مدینہ طیبہ میں دُودھ بیچنے ولاے کی بات ہی نرالی تھی۔

حضرات گرامی!

اس کی صدا سنو اور جھومو۔

وہ کہتا تھا۔

یا اھل المدینہ انتم جوار رسول اللّٰہ

اے مدینے والو! تم آقا کے ہمسائے ہو۔

اشرب الحلیب صلوا علیٰ الحبیب

دُودھ لو اور رسول اللہ پر دُرود پڑھو،

اشرب الحلیب صلوا علی الحبیب

دُودھ لو اور درود پڑھو

سامعین گرامی! شاعر مدینہ پاک میں رہنے والوں کی بات کرتا ہے۔

Marfat.com

ساکنانِ مدینہ پہ قربان میں اُن کو کیسا دیار عالی رتبہ ملا
اک طرف ہے بقیع اک طرف جالیاں پیارے آقا کا نورانی روضہ ملا

حضرات گرامی! اہل مدینہ پر تو اہلِ جنّت بھی رشک کرتے ہیں۔

رشک آتا ہے فردوس مکینوں کو بھی اُن پر
رہتے ہیں جو خوش بخت ترے گھر کے برابر

حضرات گرامی! شہر مدینہ کی بات ہو تو ہر عاشق کی ایک ہی بات ہے کہ،

خَیر الوریٰ کے شہر میں مجھ کو بھی لے چلو
نُورِ خدا کے شہر میں مجھ کو بھی لے چلو

تو اب میں نعت رسول معظم کے لئے دعوت نعت معظم دیتا ہوں جناب محمد مُعظم علی چشتی جو آف لاہور کو۔ کہ تشریف لائیں اور ہدیۂ عقیدت بحضور سرور انبیاء پیش کریں۔

شان مُصطفیٰ اور قرآن پاک

حضرات گرامی! قرآن میں جا بجا سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توصیف وثنا ہے ہر ہر ورق پر حضور کی نعت رقم ہے۔

اسی لئے میں عام طور پر کہتا ہوں کہ سارا قرآن ہی حضور کی نعت ہے۔

Marfat.com

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کو شعر میں یوں بیان کرتے ہیں !

نعت ہے ساری نبی مختار دی
ورقہ ورقہ پھول لو قرآن دا

شعرائے کرام جب بھی سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعتیں لکھتے ہیں تو حوالہ کے لئے قرآن پاک کی آیات پیش کرتے ہیں ہم محترم جناب سائیں محمد رفیق صاحب کا کلام سماعت کر رہے تھے اس میں بھی ایک شعر آیا جس میں شاعر یوں بیان کرتا ہے

تیرا سراپا یا نبی تفسیر ہے قرآن کی
واللیل مو طٰہٰ جبیں والشمس ہے چہرا تیرا

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں !

واللیل بنی گیسو ہیں خمدار نبی کے
والفجر کی تفسیر ہیں رخسار نبی کے

پھر کہتے ہیں !

قَدۡ جَآءَ کُمۡ تاج ہے کملی والے کا
عرش و فرش پہ راج ہے کمی والے کا

حضرات گرامی !

☆ قرآن سرکار کی نعت ہے۔

Marfat.com

☆ قرآن سرکار کی مدح ہے۔

☆ قرآن سرکار کے اوصافِ جمیلہ کے بیان کا مجموعہ ہے۔

☆ قرآن سرکار مدینہ کی نعتوں کا باب ہے۔

☆ قرآن حضور کی مدحت کا بیان ہے۔

☆ قرآن حضور کی اداؤں کا ذکر ہے۔

☆ قرآن حضور اقدس کی عطاؤں کی بات کرتا ہے۔

☆ قرآن سرکار کی رحمت کا گواہ ہے۔

☆ قرآن حضور کی رفعت کا گواہ ہے۔

☆ قرآن حضور کی عظمت کا گواہ ہے۔

☆ قرآن حضور کی طہارت کا گواہ ہے۔

حضرات گرامی !

یہ جو قرآن ہے نعت محبوب کا دیوان ہے

ربِ کونین نے قرآن ہر سورۃ کو
نعتِ محبوب کا دِیوان بنا رکھا ہے

قرآن پاک کا بنظرِ عمیق مطالعہ کریں تو یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ جلَّ شانُہ نے قرآن اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت کے اظہار کیلئے نازل فرمایا ہے

حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں !

Marfat.com

پتہ اے دسیا رَفَعنَا دی پاک آیت نے
ہے شان ہندا ودھیرا مدینے والے دا

اور سرکار کے چہرۂ اطہر ذکر کرتے اور اپنی التجاء پیش کرتے ہیں۔

تیرے وَالفَجر چہرے توں میں صدقے
کدی سفنے دے وچ مکھڑا وکھادے

اور ان کے وَمَا یَنطِقُ عَنِ الھَوٰی ہونٹوں کی بات شعر میں یوں بیان کی۔

ہونٹ ان کے ہیں بولتا ہے خُدا
بات حق کی ہے گویا کلام آپ کا

اور حسن محبوب کو آیات قرآنیہ کے حوالہ سے علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ یوں بیان کرتے ہیں۔

والفجر جبیں
والشمس عارض
پُر کیف نظر
گیسو طٰہٰ
والنجم دی مانگ
اے زلفاں وچ
یٰسین لقب

Marfat.com

نشرح سینہ

ابرو نے قاب قوسین خمدار محمد عربی دے

ہتھ پاک یداللہ

لب یوحیٰ

مازاغ دے اکھیاں

وچ ڈورے

چن توڑے

موڑے سورج نوں

رکھ نال اشارے

دے تورے

نعلین گئے سی عرشاں توں لنگھ پار محمد عربی دے

حضراتِ گرامی!

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت پوچھنی ہے تو قرآن پاک سے پوچھو۔

نہ پوچھو فرشتوں سے نہ انسان سے پوچھو

عظمت شہِ ابرار کی قرآن سے پوچھو

اور پھر قرآن کے حوالہ سے عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بات یوں بھی کریں

Marfat.com

وَحیٔ یُوحیٰ کہہ کے رَبّ نے وِچ قرآن مُقدّس دے
ہر گلّ ذمے اپنے لائی میرے کملی والے دی

جس محبوب کی بات ہی خُدا ہی بات ہو اس کی ذات کی عظمت بیان کرنے کی مجال انسان تو انسان فرشتوں میں بھی نہیں ہے

عزیزانِ گرامی! ہم جو سرکارِ دو عالم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی بارگاہِ اقدس میں درود و سلام کے ہدیئے پیش کرتے ہیں یا ہم نعتیں پڑھتے ہیں تو یہ اس لئے نہیں کہ اُنہیں ہماری نعتوں کی ضرورت ہے ہر گز نہیں بلکہ سرکار کا ذِکر ہم اس لئے کرتے ہیں کہ یہ ذکر ہمیں برکتیں اور نور عطا کرتا ہے سرکار کا ذکر ہمارا احتاج نہیں کیونکہ یہ تو وہ ذکر ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بلند فرمایا ہے۔

ہم درود پڑھتے ہیں! اس لئے نہیں کہ اُنہیں ضرورت ہے بلکہ اس لئے کہ درود پاک کے صدقہ سے ہمیں دُنیا میں بھی اللہ تعالیٰ نعمتیں عطا فرماتا ہے اور حدیث پاک کے مُطابق بروزِ حشر بھی درود پاک کے صدقے سے مُسلمانوں کو نجات حاصل ہوگی۔

تعارف

تو اب میں اُس بارگاہِ اقدس میں ہدیۂ سلام عقیدت پیش کرنے کے لئے ایک نہایت معروف ثنا خوان کو پیش کرتا ہوں جن کے نام سے اور جن کی آواز سے ہم سب پہلے ہی واقف ہیں میرا خیال تو تھا کہ ان کو بعد میں

Marfat.com

وقت دیا جاتا لیکن چونکہ انہوں نے اگلی محفل میں جانا ہے اس لئے اُن کو بلاتا خیر دعوت دیتا ہوں تشریف لاتے ہیں۔

محفل کی جان

عظیم ثنا خوان

سوز کی برہان

جناب اکرم حسّان کہ تشریف لاکر جناب سرکارِ مدینہ علیہ السلام کی بارگاہ میں نعت کا ہدیہ پیش کیجئے جناب محمد اکرم حسّان صاحب،

مُعجزہ مُصطفےٰ

حضراتِ گرامی! مُعجزہ رسول کی بات ہو رہی تھی معجزہ کسے کہتے ہیں مُعجزہ کہتے ہیں جو عقل کو عاجز کر دے جہاں عقل کی پرواز ختم ہو جاتی ہے وہاں مُعجزے کی ابتداء ہوتی ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ مُعجزات عطا ہوئے ہیں۔

ہر نبی کو مُعجزہ ملا۔

ہر رسول کو مُعجزہ ملا۔

ہر پیغمبر کو مُعجزہ ملا

کسی کو ایک مُعجزہ ملا

کسی کو دو مُعجزے ملے

Marfat.com

کسی کو تین مُعجزے ملے

ہر نبی کو مُعجزے ملے مگر گنتی کے جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باری آئی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک دو مُعجزات نہیں دیئے بلکہ آپ کو اَن گنت مُعجزات عطا کیئے گئے بلکہ آپ کی ہر ہر ادا میں مُعجزہ رکھا گیا مسئلہ یہ ہے یہ جب نبی معجزہ دکھاتا ہے تو اُس کے درجات بلند ہوتے ہیں جب ولی کرامت دکھاتا ہے تو اُس کا درجہ کم کر دیا جاتا ہے نبی کا درجہ بلند کر دیا جاتا ہے نبی کو حکم ہے کہ مُعجزہ دکھاؤ ولی کو حکم ہے کرامت چھپاؤ اسی لیئے ولی کرامات چُھپاتے رہے اشد ضرورت کے تحت کرامات دکھائی گئیں مگر نبی مُعجزہ چھپاتے نہیں بلکہ مُعجزات دکھاتے رہے خواہ کوئی بعد میں بھی کلمہ نہ پڑھے کیونکہ مُعجزہ وجہ بُلندئِ درجات ہوتا ہے چونکہ سب سے زیادہ بلندیاں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا کی گئیں ہیں اس لیئے سب سے زیادہ مُعجزات بھی آپ ہی کو عطا کیئے گئے اور سب سے زیادہ مُعجزات آپ نے دکھائے۔

حضرات گرامی! یہاں ایک لطیف نکتہ عرض کرتا ہوں۔

عقل اور مقامِ رسول

بعض لوگ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام وعظمت کو اپنی عقل کے پیمانے سے ناپتے ہیں ان سے میں کہتا ہوں۔

اپنی عقل سے مُصطفیٰ کے مقام کوناپنے کی کوشش نہ کرو۔

تُمہاری عقلیں چھوٹی ہیں مُصطفی کا مقام بڑا ہے۔

تُمہاری سوچ محدود ہے مُصطفیٰ کا مقام لامحدود ہے۔

تُمہاری فہم کی حد ہے مُصطفیٰ کی شان بے حد ہے۔

تُمہارا ادراک و وہم تمہیں گُمراہی کی طرف لیجا سکتا ہے مگر مصطفیٰ کے مقام تمہاری رسائی نہیں وہ سکتی۔

اس لئے کہ! لیکن کیا ہے! مصطفیٰ کا صفاتی نام ہے۔

طٰہٰ کیا ہے! مصطفیٰ کا صفاتی نام ہے۔

حٰم کیا ہے مصطفیٰ کا صفاتی نام ہے۔

کیا یٰسین کا مطلب جانتے ہو ؟

کیا طٰہٰ کا مطلب جانتے ہو ؟

کیا حٰم کا مطلب جانتے ہو ؟

نہیں! کوئی مولوی ان کے معنیٰ سے واقف نہیں۔

کوئی مُحدّث ان کے معنیٰ سے واقف نہیں

کوئی مُفسّران کے معنیٰ سے واقف نہیں۔

کوئی لُغات والا ان کے معنیٰ سے واقف نہیں۔

کوئی عالم ان کے معنیٰ سے واقف نہیں۔

کوئی شارحِ ان کے معنیٰ سے واقف نہیں۔

Marfat.com

ارے جس ہستی کے صفاتی نام تمہاری سمجھ میں نہیں آسکتے وہ ذات تمہاری سمجھ میں کیسے آسکتی ہے اس لئے کہتا ہوں ان کو سوچو مت اُنہیں مان لو مان لینے میں ہی مراد ہے اور بیڑا پار ہے ان سے عشق کرو عقل سے سوچو مت۔

☆ جس نے عقل سے سوچا ابوجہل بن گیا۔

☆ جس نے عشق سے مانا صدیق اکبر بن گیا۔

☆ جس نے عقل سے سوچا ابولہب بن گیا،

☆ جس نے عشق سے مانا فاروق اعظم بن گیا۔

☆ جس نے عقل سے سوچا عتبہ بن گیا۔

☆ جس نے عشق سے مانا عثمانِ غنی بن گیا۔

☆ جس نے عقل سے سوچا شیبہ بن گیا۔

☆ جس نے عشق سے مانا ابوذر غفاری بن گیا۔

☆ جس نے عقل سے سوچا اُمیّہ بن خلف بن گیا۔

☆ جس نے عشق سے مانا حضرت بلال بن گیا۔

☆ جس نے عقل سے سوچا وہ کافر رہا۔

☆ جس نے عشق سے مانا وہ مومن بن گیا۔

ایمان والے اُن کو مانتے ہیں اُن کے مقام کو سوچتے نہیں۔

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

Marfat.com

مقام اُن کا کوئی سوچے تو کیسے ؟

خرد کی حد میں وہ آتے کہاں ہیں ؟

اور ایک جگہ کہتے ہیں۔

وہی اوّل ہیں آخر بھی وہی ہیں

وہی ظاہر وہی سرِّ نہاں ہیں

سمیٹو عقل کے دامن کو صائم

وہ حدِّ عقل میں آتے کہاں ہیں

یٰسین وطٰہٰ نام ہے جب نام سمجھ میں نہیں آتا

مُعجزہ اُن کا کام ہے تو کام کیسے سمجھ میں آسکتا ہے جب نام نہیں سمجھے توذات کو کیا سمجھو گے

تو میں عرض کر رہا تھا مُعجزے کے بارے میں۔

دِکھائے معجزے ایسے حیران ہو گئے منکر

وہ کرنا چاند کو دو پارا ادنیٰ کام تھا تیرا

اور پھر!

سُورج اُٹھے پاؤں پَلٹے چاند اشارے سے ہو چاک

اندھے نجدی دیکھ لے قُدرت رسول اللہ کی

حضرات گرامی! ہمارے آقا نے اتنے معجزات دکھائے جن کو شمار بھی نہیں کیا جاسکتا آپ نے چاند کو دو ٹکرے کر دیا۔

☆ آپ نے گُونگے کو زبان عطا کر دی۔

☆ آپ نے درختوں کو زبان دے دی۔

☆ آپ نے پتّھروں کو زبان دے دی۔

☆ آپ نے سُورج کو واپس فرمایا۔

☆ آپ نے مُردہ کو زندہ کیا۔

☆ آپ نے کنکروں سے باتیں کروائی۔

☆ آپ نے گوشت سے بات یں کر وائیں۔

☆ آپ نے کھارے کنویں کو میٹھا کر دیا۔

☆ آپ نے لکڑی کو روشن کر دیا۔

☆ آپ نے جانوروں کو زبان دے دی۔

آپ کے مُعجزات کو مولنا احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا۔

تیری آمد تھی کہ بَیتُ اللہُ مجُرے کو جھکا
تیری ہَیبت تھی کہ ہر بُت تھَر تھرا کر رہ گیا
میں ترے ہاتھوں کے صدقے کیسی تھیں وہ کنکریاں
جن سے اتنے کا فروں کا دفعتاً مُنہ بھر گیا

پھر تخیّل میں حضرت اَبُو ہریرہ کو مخاطب کرتے ہی کہ !

کیوں جناب بُوہریرہ کیسا تھا وہ جام شیر
جس سے ستّر صاحبوں کا دودھ سے منہ بھر گیا

ابراہیم دا قرض اُتار دِتا

کربلا شریف دے ٹبیاں وچہ سب کجھ سخی حسین نے وار دِتا
ظلم وستم دی اَگ جو بھڑکدی سی دے کے خون شبیر نے ٹھار دِتا
چپو لا عباس دے بازوّاں دا بیڑا پاک اسلام دا تار دِتا
کرکے پُت قربان سردار میاں
ابراہیم دا قرض اُتار دِتا

دیوا بلے تے چانناپھیر ہوندا

لگدا پتہ میدان دیوچہ سارا چوہا بل اُتے آکھن شیر ہوندا
دانشوراں دا قول اے جگ اندر باجھوں مرشداں نفس نہیں زیر ہوندا
جناں چہ حقیقت نہ نظر آوے سمجھن واسطے بہت اندھیر ہوندا
لمیاں جھاتیاں مار سردار بھانویں
دیوا بلے تے چاننا فیر ہوندا

Marfat.com

ٹکٹاں ملن سردار جے توڑ دیاں

فانی دنیا نوں فانی اے چاہون والا فانی ہین خوشامداں لوڑ دیاں
ابن وقت دے پیار دی نہیں منزل وتھاں پیندیاں دیکھیاں جوڑ دیاں
اوہ ٹمیں خشک ملوانے دے ہتھ آئیاں طالب ہین جو عشق دے موڑ دیاں
اونہاں مکے کروڑ نوں کی کرنا
ٹکٹاں ملن سردآر جے توڑ دیاں

ساری شہنشاہی جٹی ہیر دی اے

اصلی معنیاں وچہ میں تے بادشاہاں ویکھن واسطے شکل فقیر دی اے
بڑا ناز مقدراں میریاں نوں نظرِ کرم میرے سوہنے پیر دی اے
لکھوں لکھ کرنا در در رُلدیاں نوں طاقت قدرتی روشن ضمیر دی اے
جیکر کرے سردآر منظور رانجھا
ساری شہنشاہی جٹی ہیر دی اے

Marfat.com

نہیں آیا رانجھیڑے یار ورگا

ملے پھل فردوس دے چمن دا جے اوہ نئیں یار دی گلی دے خار ورگا
بھلیو بھلی سوہنے کائنات اندر سوہنا نئیں کوئی میری سرکار ورگا
جیہڑا دیکھدا اے اوہو وک جاندا سودا نئیں مصر بازار ورگا
آئے ٹلیوں کئی سردار جوگی
کوئی نئیں آیا رنجھیٹڑے یار ورگا

کنزاً والے ہزارے دا جاپدا اے

عقلاں کردیاں رہین پرواز بیشک باجھوں عشق نہ یار ہی آپدا اے
منزل عشق دی جھاکیے پتہ لگدا اوندا نظر نہ کوئی اوہدے ناپدا اے
ذرا جھوٹھ نہیں وچہ آئیاں دے منہ دِسے ہرنوں آپو آپدا اے
جیہڑا جوگیاں وچہ سردار بیٹھا
کنزاً والے ہزارے دا جاپدا اے

Marfat.com

اوہ سردار ہزارے دی بار دا اے

بیلے وچہ تجلیاں پین نوری جتھے ڈھول میرا ڈاگاں چار دا اے
میرا یار اوہ کنزاً دے ویلیاں دا بن کے آ گیا برج انوار دا اے
اوہدے جیڈ لجپال نہیں نظر اوندا راکھا مال دا بیڑیاں تار دا اے
خاطر ہیر دی بھیس وٹائی پھر دا
اوہ سردار ہزارے دی بار دا اے

جیہدے کفن تے پیر دا رنگ ہووے

اوہنوں دوہاں جہاناں چہ کمی کوئی نہیں جیہدا نال حضور دے سنگ ہووے
اوہنوں حشر دے روز دا غم کی اے جہنوں یار مناؤن دا ڈھنگ ہووے
ٹلی وانگ ٹنکے اندر محفلاں دے سچے گراں دا جیہڑا ملنگ ہووے
سردار اوہنوں نکیراں نے پچھنا نہیں
جیہدے کفن تے پیر دا رنگ ہووے

Marfat.com

فتح پھیر سیالاں دا جھنگ ہوندا

رنگپور وچہ نہیں رنگ دی گل کوئی جتھے یار ہووے اوتھے رنگ ہوندا
جیہڑا یار دے رنگ چہ نہیں راضی دوہاں عالماں وچہ بے رنگ ہوندا
بے مرشدا مرے جو جگ وچوں قبر حشر اندر اوہو تنگ ہوندا
مڑے کوئی سردار ہزاریوں جے
فتح پھیر سیالاں دا جھنگ ہوندا

کُنتُ کنزاً خزانے دالال آیا

اَزلی نور ، محمد ، محمود ، احمد شافعی مجرماں بدر کمال آیا
بی بی آمنہ دی گودی پاک اندر کنت کنزاً خزانے دا لال آیا
لاشریک آیا لازوال آیا بے نظیر آیا بے مثال آیا
رُہڑیاں جاندیاں بیڑیاں دیکھ کے تے
اوہ سردار خود کرن سنبھال آیا

Marfat.com

کن پاٹیاں باہجھ نہیں ہیر ملدی

کائنات نوں وار دے اوس در تے جتھے عقبیٰ دی پاک جاگیر ملدی
قول عاشقاں عارفاں صادقاں دا مرشد باہجھ نہیں دِلاں نوں دھیر ملدی
دیوے یار دُرکار جے در اُتوں ٹٹی ہوئی نہ پھیر تقدیر ملدی
سرؔدار کل رانجھے نے دسیا اے
کن پاٹیاں باہجھ نہیں ہیر ملدی

کائنات دا اوہو کریم بنیا

کوئی انت نہیں دائیاں دا جگ اُتے نہ مڑ حلیمہ نہ حلیم بنیا
اِک لکھ تے چوی ہزار وِچوں اِکو نبی اے جیہڑا رحیم بنیا
قدر خاک نعلین دا عرش توں پچھ جیہدے صدقے نال عرشِ عظیم بنیا
جہنوں عرب سرؔدار یتیم آکھن
کائنات دا اوہو کریم بنیا

Marfat.com

عرشِ اعظم نعلین توں وار دِتا

ہ رحیم کریم قدوس اعلیٰ جہنے نوح دے بیڑے نوں تار دِتا
زازیل دے فخر تے غور کر کے دے کے لقب شیطان دا مار دِتا
وہِ طور مقدس ایہہ حکم کیتا جوڑا پاک کلیم اُتار دِتا
سردارؔ مصطفیٰ نوں سد کے گھر اپنے
عرشِ اعظم نعلین توں وار دِتا

مینوں پھڑ لئیں

ناہِ مرسلاں نوں ملاں نور کہدے ہووے کفر دی گل تے مینوں پھڑ لئیں
محمد پکار دا رہو ہر دم پوے حشر نوں وَل تے مینوں پھڑ لئیں
شان مصطفیٰ دی غائب کرن والے تیری سُتی نہ کھلی تے مینوں پھڑ لئیں
کہنے لگا سردارؔ دے ہو سدّھا
ہووے مشکل نہ حل تے مینوں پھڑ لئیں

ہویاں ختم سرداریاں سَب

دیس عرب دا شان سبحان اللہ جتھے مرسلاں دا تاجدار آیا
رحمت عالماں دی داتا بھکیاں دا شافعی حشر دا رب دا یار آیا
کمبل اوڑھ مزمل یٰسین طٰہٰ سوہنی زُلف والیل سنوار آیا
ہوئیاں ختم سردار سرداریاں سَب
کائنات دا جدوں سردار آیا

Marfat.com

کائنات وِچہ عرشی مہمان اک اے

لکھاں ہیسن کتاباں جہان اندر پر لاثانی کتاب قرآن اک اے
باراں بیٹے یعقوب دے جگ جانے بہتا لاڈلا ماہِ کنعان اک اے
ہتے دین دے بیڑے نوں لاوَن والا اللہ جانے حسین جوان اک اے
سارے نبی سردار نے شان والے
کائنات وچہ عرشی مہمان اک اے

سوہنی رات معراج دی شان والی

سوہنی رات معراج دی شان والی دولہا عرب دا عرشی مہمان بنیا
بیٹھا پہن کے تاج براق اُتے جبرائیل امین دربان بنیا
سدرہ اُتے سلامیاں بہت ہویاں شاہِ مرسلاں دا سوہنا شان بنیا
ایدوں ودھ سردار کی ہو سکدا
میزبان خود رب رحمان بنیا

شان آمنہ پاک دی ودھ گئی اے

سارہ پاک مریم پاک آسیہ تھیں شان آمنہ پاک دی ودھ گئی اے
ایس شان دی شان نوں ویکھ کے تے ہوشرع شیطان دی رد گئی اے
مائی حوا دی بیٹیاں ساریاں چوں ایہو شان سنوار کے جد گئی اے
ایدوں ودھ سردار کی ہوسکدا
جیہدے لال نوں سدرہ تے سد پئی اے

Marfat.com

طیبہ پاک داپاک حسین اک اے

اللہ اک تے لوحِ محفوظ اک اے کرسی اک تے عرشِ بریں اک اے
جھکی جیہڑی تلواراں دے سائے تھلے ابنِ علی دی پاک جبین اک اے
کُلھم مخلوق ملائک وچوں چُنیا گیا جبریلِ امین اک اے
یوسف جیہے سردآر غلام جسدے
طیبہ پاک دا پاک حسین اک اے

کوئی نبی نہیں میرے حضور ورگا

دِنے رات مدینے دیاں وادیاں وچہ جلوہ نت پیندا کوہِ طور ورگا
خالق پاک نے لکھاں ہین خلقے نہیں کوئی خلقیا نبی پُرنور ورگا
انت کوئی نہیں جگ وِچہ بیڑیاں دا نہیں کوئی پور مدینے دے پور ورگا
سردآر جاہل مُلاناں تے اِک پاسے
کوئی نبی نہیں میرے حضور ورگا

Marfat.com

رہنا نام محمد دی ذات دا اے

دنیا والیو دنیا نہیں سدا رہنی دنیا کوڑ میلا کوڑی بات دا اے
مارو لکھ اُڈاریاں چن دے ول ایہہ بھی کسے دن آخری رات دا اے
رشیا والیو زُہرہ نے ٹٹ جانا ایں پاسا پلٹ جانا کائنات دا اے
جے کجھ رہیا سردار دو عالماں وچہ
رہنا نام محمد دی ذات دا اے

کملی والے نے جدوں نقاب چکیا

مان ٹٹ گئے کفر دیاں طاقتاں دے جدوں حیدر نے خیبر دا باب چکیا
ہتھ قلم کر لئے مصری عورتاں نے صاحبِ حسن نے جدوں حجاب چکیا
کائنات سردار سب جان دی اے میرے مصطفیٰ دے حسنِ پاک تائیں
سورج پلٹیا چن نے قدم چمے
کملی والے نے جدوں نقاب چکیا

Marfat.com

صدقہ منگدا تیہاں سیپاریاں دا

شہر یارا مدینے دے شہر دیا چارا توں ایں اساں بے چاریاں دا
کمبل پوش ماہیا سرور مہربانا ڈارد کریں کوئی غماں دے ماریاں دا
روزِ حشر دیا شافعیا باہجھ تیرے حامی نئیں کوئی اساں نکاریاں دا
منگتا کھڑا سردار دربار اندر
صدقہ منگدا تیہاں سپاریاں دا

عرش اعظم نے جتیاں چمیاں نے

سرورِ انبیاء دے فیضِ علم دیاں دھماں دوہاں جہاناں چہ دھمیاں نے
اوہدی شان کریمی دی حد کوئی نہ عقلاں حد نوں لبھدیاں گمیاں نے
تاجوراں دے بدلے اک پاسے آفتاب دیاں چرخیاں گھمیاں نے
اوہدیاں دیکھ سردار سرداریاں گل
عرشِ اعظم نے جتیاں چمیاں نے

Marfat.com

کملی والیا کریں منظور محفل

کملی والیا کریں منظور محفل ، تینوں مکے دے پیراں دا واسطہ ای
سد کے عرش تے یارنوں جودسیاں ،اوہناں پاک تحریراں داواسطہ ای
ٹریا پہن سجاد جو کربلا چوں ، اوہناں کڑیاں زنجیراں دا واسطہ ای
آقا اَج اِس محفل دی لاج رکھیں
تینوں زینب دے وِیراں دا واسطہ اِی

مَیں کجھ وی نئیں

مَیں کجھ وی نئیں میرا کجھ وی نہیں میں کجھ ہو کے مراں تے کُجھ وی نہیں
دولت حسن تے باغ بہار سب کجھ صدقہ سوہنے توں کراں تے کُجھ وی نہیں
اوہدی ڈاچی دے قدماں وچہ سراپنا، سجدہ سمجھ کے دھراں تے کُجھ وی نہیں
سردار اوہدے احسان نہیں لہہ سکدے
میں جت جت کے ہراں تے کُجھ وی نہیں

Marfat.com

اوہدا حکم ہووے آفتاب نکلے

کملی والے دے حسن دا ویکھ جلوہ استقبال دے لئی مہتاب نکلے
گردن غم ہوگئی تاجاں والیاں دی تاج پہن کے جدوں جناب نکلے
اوہدے در اُتوں فیض یاب ہو کے حبشی حبش دے مثل گلاب نکلے
اوہ سردارؔ سرداریاں اوہدیاں نے
اوہدا حکم ہووے آفتاب نکلے

خریدار بازارئیں کچیاں دا

سُنیاں جھوٹھیاں دے گلیں پین بند گل استقبال ہندا سدا سچیاں دا
ملن کرسیاں عشق دی بارگاہ وچہ اُچا مرتبہ دار تے نچیاں دا
کملی والیا پکے نبیڑے مان کر دے خریدار بازارئیں کچیاں دا
روزِ حشر سردارؔ دی لاج رکھیں
صدقہ علی کریم دے بچیاں دا

Marfat.com

دیواں وار مدینے دی خاک اُتوں

تاج تخت حکومتاں دولتاں سب دیواں وار میں شاہِ لولاک اُتوں
واراں عرب شریف دیاں ذریاں توں تارے لاہ کے سارے افلاک اُتوں
افلاطون لقماں دے نسخیاں نوں دیواں وار مدینے دی خاک اُتوں
کردا جی سردارؔ میں گھول گھتاں
دائیاں ساریاں سعدیہ پاک اُتوں

دوہاں کریماں دا واسطہ ای

کملی والیا وقت شفاعت دا اے جھبدے بوہڑ یتیماں دا واسطہ ای
تیرے نام نوں جیہڑیاں لگدیاں نے شاناں والیاں میماں دا واسطہ ای
لال علی دے تیرے جو لاڈلے نے اونہاں دوہاں کریماں دا واسطہ ای
دن حشر سردارؔ دی لج رکھیں
مولا دائی حلیمہ دا واسطہ ای

Marfat.com

دین مصطفیٰ نہ تاج پوش ہُندا

رب ارنی نہ جیکر کلیم کہندے سڑدا طور نہ آپ بیہوش ہوندا
وِکدا جے نہ مصر بازار اندر رہندا حسن پر حسن خاموش ہوندا
کنت کنزا دا قائم مقام رہندا جیکر نہ پیدا کمبل پوش ہوندا
جے نہ مدد سردآر حسین کردے
دینِ مصطفیٰ نہ تاج پوش ہوندا

تیرے بردے دی ٹوپی توں وار دیواں

کائنات دے رنگ برنگ کھانے تیری جوآں دی روٹی توں وار دیواں
لگے وِس تے فلک دا چن لاہ کے گنبدِ خضرا دی چوٹی توں وار دیواں
عاصا ملے جے پاک کلیم والا تیرے ہتھ دی سوٹی توں وار دیواں
لبھن تاج سردآر جے شہنشاہی
تیرے بردے دی ٹوپی توں وار دیواں

Marfat.com

پرسہاگہ کے مترادف ہے۔

حضرات گرامی ! میں اپنے اِس محبوب ثنا خوان کو دعوت اِس انداز سے دوں گا کہ یہ ثنا خوان آلِ سرورِ کونین ہے۔

مُوردِ حدیث الثقلین ہے۔

ثنا خوانانِ رسول کا نُورِ عین ہے۔

نام کے لحاظ سے سیّد منظور الکونین ہے۔

تشریف لاتے ہیں راولپنڈی سے تشریف لائے ہوئے ہمارے مہمان ثنا خوان جناب سیّد منظور الکونین شاہ صاحب......

☆☆☆

چشمِ کرم

حضرات گرامی !

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی چشمِ کرم کی کیا بات ہے۔

جس طرف اُٹھ گئی دَم میں دَم آ گیا
اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

آپ کی نگاہِ کرم جس پر برسی اُس کا بیڑا پار ہو گیا حضرت علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضُور کی نظرِ کرم ہوتی ہے تو کیا ہوتا ہے!

جہناں تے پیّاں نظراں ربّ دے حبیب دیاں

Marfat.com

مدنی کریم دیاں جگ دے طبیب دیاں

حضرت اویس بن گئے حضرت بلال بن گئے

☆اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

☆وہ نگاہِ کرم جس نے عرب کے بدوؤں کو بادشاہ بنادیا۔

☆وہ نگاہِ کرم جس پر پڑی۔

☆بے دَم کو دم دے دیا۔

☆بے شعور کو شعور دے دیا۔

☆بے چارے کا چارہ کردیا۔

☆بے نُور کو نُور دے دیا۔

☆بے سُرور کو سُرور دے دیا۔

☆غلام کو سردار کردیا۔

☆بے فن کو فن کار کردیا۔

☆بے آسرا کو شہکار کردیا۔

☆بے دل کو دلدار کردیا۔

☆اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

اگر ذرّے پر نگاہوئی تو اُسے چاند سے بھی روشن کردیا۔

شب قدر دی لوے پناہ آ کے میری سوہنے دی زلف سیاہ تھلے

ذرّے سُورج توں ودھ کے چمک اُٹھے کملی والے دی آ کے نگاہ تھلے

Marfat.com

☆اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

میرے نبی دی ہوئی نگاہ جس دم آ کے منگےکچ دے سُچے گُہر ہو گئے

قَطرے بنے دریا آفتاب ذرّے اُتے خار جو سن گُلِ تَر ہو گئے

پانی رحمتاں والا سی چِھڑکیا جد سُکے ہوئے وی پھل دار شجر ہو گئے

کیہڑی کیہڑی میں بھلا تعریف دساں نیّسن بے زر جو ابوذر ہو گئے

☆اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

جس نے ذرّوں کو زر کر دیا۔

جس نے ذرّوں کو دیکھا تو زَر کر دیا

جس نے قطروں کو دیکھا گُہر کردیا

جس نے حبشیؓ کو رشکِ قمَر کردیا

☆اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

حضراتِ گرامی ! آپ کی نظرِ عنایت سے ہی ہمارا بیڑا پار ہو گا واصف علی واصف رحمۃ اللہ علیہ نے خوب شعر لکھا !

دین کیا ہے تیری اُلفت کے سوا دین کا بس اِک یہی معیار ہے

تو نظر پھیرے تو طوفاں زندگی تو نظر کر دے تو بیڑا پار ہے

اور حضرت علاّمہ صائم چشتی علیہ الرحمۃ نے سرکار کی نظرِ کمال کا کمال بڑے ہی باکمال انداز میں بیان کیا کہ !

ہوں بلالؓ و سلماںؓ یا حارثہؓ یا علیؓ عمر یا خبیبؓ ہوں

Marfat.com

تری اِک نظر کا کمال ہے کہ نصیب سب کے بدل گئے
پھر کیوں نہ کہوں !

☆اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی چشمِ کرم صرف انسانوں پر ہی نہیں بلکہ فرشتوں پر بھی ہوئی۔ معراج کی رات فرشتوں کو اپنی زیارت سے مشرف بھی فرمایا اور اُن پر نظرِ کرم بھی فرمائی۔ معراج کی رات ہے ستارے ڈوب کر اُبھر رہے ہیں منظر کیا ہے ؟

حُوراں سہرے گوندیاں آیاں
زُلفاں رستیاں وِچ وچھائیاں
کستوری دے کُلّے آون
خُوشبوواں دے بُلّے آون
تارے ڈُب ڈُب تَر دے جاندے
قُدسی سجدے کردے جاندے
لنگھدا جیہڑے راہوں سوہنا
عربی شاہ اسوار گیا
نظر کرم دی کر کے سوہنا
سب دے بیڑے تار گیا
پھر !

Marfat.com

☆اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

یہ وہ چشمِ کرم ہے جو صرف انسانوں یا فرشتوں پر ہی نہیں ہوئی بلکہ جانوروں پر بھی نگاہِ کرم ہوئی اور سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُن کے بھی دُکھ دُور کردیئے اُن کی بھی مشکل کشائی فرمائی۔

اُن کی بھی حاجت روائی فرمائی۔

سرکار جنگل میں جارہے ہیں۔آگے ہرنی شکاری نے قید کی ہوئی ہے۔

آپ نے اُس کے کہنے پر اُسے آزاد کردیا وہ اپنے بچے کو بھی ساتھ لیکر آجائے گی جب صیّاد بیدار ہوا اُس نے دیکھا حضور تشریف فرما ہیں۔

اُس نے کہا ! میری ہرنی کہاں ہے ؟

آپ نے فرمایا ! ہم نے اُسے آزاد کردیا ہے وہ اپنے بچّے کو دُودھ پلانے گئی ہے ابھی آجائے گی۔

اُس نے کہا ! کیا جانور بھی کبھی واپس آئے ہیں۔

آپ نے فرمایا ! نہیں آتے لیکن ہم نے کہا اِس لئے وہ ضرور واپس آئے گی۔

الغرض ، عزیزانِ گرامی ! ہرنی اپنے بچے کو لیکر واپس آگئی اُس شکاری نے سرکار کا مُعجزہ دیکھا حیران ہوگیا، اُس نے کلمہ پڑھ لیا۔

اعلیٰ حضرت کہتے ہیں !

ہاں یہیں چڑیاں کرتی ہیں فریاد
یہیں سے چاہتی ہے ہرنی داد

آپ نے فرمایا ! کیااِرادہ ہے ؟

اُس نے کہا ! یارسول اللہ اب میں آپ کا غُلام ہوں حُکم فرمائیں۔

آپ نے فرمایا ! اَب ہرنی کو آزاد کردو۔

اُس نے کہا ! آقا آپ خُود کریں، آپ نے ہرنی کو بھی آزاد کردیا اور اُس کے بچّے کو بھی آزاد کردیا،

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے اِس واقعہ کی اور اس وقت کی منظر کشی ایک شعر میں اِس قدر خُوبصورت انداز میں کی ہے مُجھے یقین ہے کہ جب میں وہ شعر مکمل کروں گا۔

تو آپ سب سُبحان اللہ ضرور کہیں گے۔

شعر سماعت فرمائیں !

کرلیا حیواں کو بھی اپنی محبت میں اسیر
رحم دل محبوب نے ہرنی کا بچّہ چھوڑ کر

یہ سرکارِ کائنات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چشمِ کرم کا کمال ہے کہ ہرنی اور اُس کا بچہ آزاد ہو گئے اور وہ اعرابی حضور کی محبّت کا اسیر بن گیا اور اِس غلامی کی بدولت وہ جہنّم سے آزاد ہو گیا۔ پھر کیوں نہ کہوں،

☆ اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

ہر دُکھئے دے درد ونڈاوے کملی والا سوہنا
ہر جھولی نُوں بھردا جاوے کملی والا سوہنا
ڈُبیاں تائیں پار لگاوے کملی والا
صائمؔ ڈِگیاں نُوں گل لاوے کملی والا سوہنا

اور یوں کہہ لو!

نظر کرم دی کر کے اُس نے ایسا کرم کمایا
جان دے وَیری دُشمن نوں وی سینے نال لگایا

یہ چشم کرم ہے جس پر سلام بھیجنا ضروری ہے سب میرے ساتھ مل کر یہ مصرعہ دوہرائیں۔

اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

یہ وہ نگاہِ عنایت ہے جو دُنیا میں بھی ہمارے لئے سہارا ہے۔
قبر میں بھی سہارا ہوگی اور آخرت میں بھی سہارا ہوگی۔

حضرت علّامہ صائمؔ چشتی رحمۃ اللہ علیہ بروزِ حشر کی منظر کشی کرتے ہیں اور نظرِ کرم کی بات کرتے ہیں!

اُوندی عملاں دے ولوں سی صائمؔ شرم
رکھ لیا کملی والے نے ساڈا بھرم
دِن قیامت دے سوہنے دی نظرِ کرم
میرے جئے عیب کاراں دے کم آگئی

Marfat.com

اور پھر یوں کہتے ہیں !

اب بارگاہِ سرچشمۂ انوار میں نُور حاصل کرنے کیلئے نعت رسول پیش کرنے تشریف لاتے ہیں جناب قاری محمد نُور عالم چشتی صاحب۔

وجہِ تخلیقِ کائنات

حضرات گرامی ! ہمارے آقا و مولیٰ حضرت سیدّنا محمد مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وجہِ تخلیق کائنات ہیں۔ حضور فرماتے ہیں !

" اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُورِیْ "

" اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میرے نُور کو بنایا "

حدیث پاک ہے سرکار نے فرمایا ! سب سے پہلے اللہ نے میرا نُور بنایا اور پھر میرے نُور سے عالمین کو بنایا گیا تو پھر کیوں نہ کہوں

کہ ہمارے آقا کا نُور نُورِ اول ہے۔

☆ حضور کا نُور پہلے بنا آدم بعد میں بنے۔

☆ حضور کا نُور پہلے بنا مُوسیٰ بعد میں بنے۔

☆ حضور کا نُور پہلے بنا سُلیمان بعد میں بنے۔

☆ حضور کا نُور پہلے بنا عیسیٰ بعد میں بنے۔

☆ حضور کا نُور پہلے بنا انبیاء بعد میں بنے۔

☆ حضور کا نُور پہلے بنا آسمان بعد میں بنے۔

Marfat.com

☆حضور کا نُور پہلے بنا زمین بعد میں بنی۔

☆حضور کا نُور پہلے بنا فرشتے بعد میں بنے۔

☆حضور کا نُور پہلے بنا انسان بعد میں بنے۔

☆حضور کا نُور پہلے بنا عرش بعد میں بنا۔

☆حضور کا نُور پہلے بنا کرسی بعد میں بنی۔

☆حضور کا نُور پہلے بنا لوح بعد میں بنی۔

☆حضور کا نُور پہلے بنا قلم بعد میں بنی۔

☆حضور کا نُور پہلے بنا پانی بعد میں بنا۔

☆حضور کا نُور پہلے بنا پہاڑ بعد میں بنے۔

☆حضور کا نُور پہلے بنا دریا بعد میں بنے۔

☆حضور کا نُور پہلے بنا کائنات بعد میں تخلیق ہوئی۔

☆حضور کا نُور پہلے بنا بساطِ کائنات بعد میں بچھائی گئی۔

☆حضور کا نُور پہلے بنا بزمِ کونین بعد میں سجائی گئی۔

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں!

بزمِ کونین سجی میرے شہا! تیرے بعد
نُور سارے ہیں بنے نُورِ خدا تیرے بعد
جب الستُ کا تھا فرمان کیا خالق نے
سارے نبیوں نے بلیٰ آقا کہا تیرے بعد

Marfat.com

کس طرح محض بشر تجھکو میں کہہ دوں آقا
پیکرِ حضرتِ آدم ہے بنا میرے شہا تیرے بعد
راہیں سب کھول بھی دیں عرشِ علیٰ کی تُو نے
اُس طرف پھر بھی کوئی جا نہ سکا تیرے بعد

اور !

اُس کو کذّاب کہوں ثانیءِ ابلیس کہوں
جس نے بھی دعویٰ نبوّت کا کیا تیرے بعد
تیرے ہونے سے ہی ہونا ہے جہاں کا آقا
تیرا ہی حُسن ہے سَب جلوہ نُما تیرے بعد
بعد خالق کے بڑائی ہے تمامی تیری
جس کو بھی کوئی مِلا رُتبہ مِلا تیرے بعد
تُو ہی ممدُوحِ خُدا ہے مُحمّدؐ بھی ہے تُو
کس کی صائم یہ کرے مدح و ثنا تیرے بعد

حضرات گرامی ! اِس خُوبصورت کلام کے بعد گنجائش نہیں ہے کہ مزید جملے بولے جائیں لہٰذا اِسی پر اکتفا کرتے ہوئے میں دعوتِ نعت دیتا ہوں پاکستان کے معروف ثنا خوان جن کی نسبت بھی اعلیٰ ہے اور نام بھی اعلیٰ ہے۔

جن کا شرف بھی اعلیٰ ۔ ہے اور کام بھی اعلیٰ ہے کیونکہ ان کا کام ہی

Marfat.com

محبوبِ خُدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ثناخوانی ہے۔

حضراتِ گرامی ! حضرت موسیٰ کیلئے حکم لَن تَرانِی ہے۔

اور محبوبِ خُدا کیلئے حکم آجانی ہے۔

حضور کی دو جہاں پہ حکمرانی ہے۔

جس ثناخوان کو دعوت دینے والا ہوں۔

یہ مطیع فرمانِ ربانی ہے۔

کیونکہ کرتا آقا کی ثناخوانی ہے۔

نام کے لحاظ سے محمد بُوٹا سلطانی ہے۔

تشریف لاتے ہیں گوجرہ سے تشریف لائے ہُوئے ہمارے مہمان ثناخوان جناب محمد بُوٹا سلطانی صاحب

حضراتِ گرامی ! جناب محمد بُوٹا سلطانی نے پہلے نعت شریف پڑھی اور پھر آخر پر فرمائش پر کلام حضرت سُلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ سے نوازا۔

جس طرح محفل کا ماحول بنا ہوا تھا مجھے یُوں محسوس ہو رہا تھا کہ حضرت سیّدنا سخی سُلطان باہو اپنے دیوانوں پر کرم فرمانے کیلئے رُوحانی طور پر تشریف لے آئے ہیں۔

حضرت سُلطان باہو لکھتے ہیں !

بغداد شہر دی کی اے نشانی اُچیاں لمیاں چیراں ہو

پھر کیوں نہ کہوں !

Marfat.com

غوث الاعظم پیر پیراں دا بدل دوے تقدیراں
غَوث دے ناں دا نعرہ لایاں ٹُٹ جاون زنجیراں
غوث جلی دے در تے مُندیاں معاف سبھے تقصیراں
حضرت باہُوؒ ورگے صائمؔ کردے میراں میراں

کون حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ جن کی نگاہِ فیض نے بے شمار کافروں کو ایمان کی دولت بھی عطا کی اور پھر اُن کو روحانیت کے ارفع مقام تک پہنچا دیا۔

حضرت سُلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ پاکستان میں جلوہ گر اولیائے کرام کی پہلی صف میں شامل ہوتے ہیں آج آپ کے ماننے والے ساری دُنیا میں موجود ہیں۔

حضرت علاّمہ صائمؔ چشتی رحمۃ اللہ علیہ بارگاہِ باہو میں ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہیں کہ !

تیرے نام تھیں جان وچہ جان پیندی تیرے نام توں جان قربان باہُوؒ
تیری شان وچہ غوث دی شان چمکے کیویں دس سکاں تیری شان باہُوؒ
تیری شاعری وکھری جگ ّ نالوں تیرے وکھرّے ہین عنوان باہُوؒ
تیرے شعراں دے چھلک دے جام اندر سوز عشق دا کیف عرفان باہُوؒ
تیرے شعراں وچہ فلسفہ زندگی دا
تیرے شعراں وچہ رنگِ حساّن دا اے

Marfat.com

تیرے شعراں وچہ عشق دی اگّ بھڑکے

تیرے شعراں وچہ نُور ایمان دا اے

کون باھوؒ ؟ جن پر فیضِ غوثِ جلی ہے۔

جن پر مُہرِ مولا علی ہے۔

اور شان والی حضرت سُلطان باھو کی گلی ہے۔اِسی لئے حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ،

سِدھی جنتّاں نُوں جاوے باھوؒ پیر دی گلی

حضراتِ گرامی ! ہم تو اللہ والوں کے غلام ہیں اور اُن کی محبّت کو ہم ذریعہءنجات سمجھتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں اولیاء اللہ سے محبّت رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔﴿آمین﴾

تصوّف

عزیزانِ گرامی قدر! اگر انسان روحانیت میں بلندی چاہتا ہے تو اسے ولی کامل کا دامن کا پکڑنا ہوگا ولی کامل اپنے مرید کو بحرِ معرفت سے گذارتا ہوا اُس عظیم بارگاہ اقدس پر پہچاتا ہے جسے بارگاہ رسول الثقلین کہتے ہیں اور وہی بارگاہ اقدس ہے کہ جس پر پہنچنے والا رب اقدس تک پہنچ جاتا ہے معرفت اُسے ہی حاصل ہوتی ہے جسے راہ معرفت پر چلانے والا رہبر مل جائے۔

Marfat.com

بُوہا پِیر دا مَلّ تے رِل رَبّ نوں
پِیر پِیر زبان چوں بولدا رہو
مُوُ تُوا قَبلُ وَلّ مار دھیان نالے

جو مرنے سے پہلے مر جاتا ہے اسے موت نہیں مار سکتی اسی بات کو حضرت علامہ صائمؔ چشتی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں اور سالک کو مخاطب کرتے ہیں۔

مُوُ تُوا قَبلُ وَلّ مار دھیان نالے
نبض ھستی نُوں نالے ٹٹولدا رہو
دِل دے وِچہ مکان دلدار دا اے

قلوب المومنین عرش اللہ تعالیٰ

دِل دے وِچہ مکان دلدار دا اے
کُنڈی قلب دی دوستا کھولدا رہو
سمجھ حَبل اَلوَرِید دی رَمز صائمؔ
ورقے اپنی کتاب دے پھولدا رہو

عزیزانِ گرامی! مومن کا دل اللہ تعالیٰ کا عرش ہے۔

مومن کا دل جلوہ گاہِ کبریا ہے۔

مومن کے دل پر تجلّیات و انوارِ الٰہیہ کا ورود ہوتا ہے جب ایک شخص ولی کامل کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے وہ شخص جو دُنیادار ہے وہ شخص جو ظاہری

Marfat.com

دُنیا کی محبت میں غرق ہوتا ہے تو ولی کامل اس کے دل کو صاف کرتا ہے اس کے دل پر ولی کامل کی توجہ ہوتی ہے اس کے دل کی سیاہی ولی کامل اس طرح صاف کر دیتا ہے جیسے لڑکے اپنی تختی کو سفید مٹی سے صاف کرتے ہیں اس کے دل کے سیاہی ختم کر کے اس کے دل کو ولی کامل اس طرح بنا دیتا ہے کہ اس کے دل پر اللہ کے نور کی تجلیات آنی شروع ہو جاتی ہیں۔

حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں مُرشد کامل جس حالت میں بھی ہوں پانے مریدوں کے حال سے آگاہ ہوتے ہیں۔

حضرات گرامی! سالک جب راہ سلوک پر چلتا ہے تو اس مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ اسے ظاہری نمود کی ضرورت نہیں ہوتی مردِ کامل کبھی دکھاوے کے لئے کوئی کام نہیں کرتا ہے اس کی غذا بھی مُختلف ہوتی کشف المحجوب میں حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ درویش کی خُوراک کے مُتعلّق لکھتے ہیں کہ دریش کی غذا حالت وجد ہے درویش کے لباس کے متعلّق فرماتے ہیں درویش کے لباس کے متعلّق فرماتے ہیں درویش کا لباس تقویٰ ہے اور پانے کی جگہ کا نام غائب ہے۔

اُس کی غذا حالت وَجد ہے۔

وَجد کا مفہوم یہ ہے کہ اپنے آپ میں نہ ہو۔

جب قطرہ دریا میں مل جاتا ہے تو وہ قطرہ نہیں رہتا دریا ہو جاتا ہے اور جو شخص فنافی الشیخ ہو جائے اپنے شیخ میں فنا ہو جائے وہ اپنے میں نہیں ہوتا

جو شخص فنافی اللہ کا مقام و مرتبہ حاصل کر لے وہ پھر خود نہیں ہوتا حدیث قدسی پیش کرتا ہوں اللہ فرماتا ہے جب انسان میرا قرب حاصل کر لیتا ہے یعنی وصل حاصل کر لیتا ہے تو پھر وہ وہ نہیں ہوتا میں ہو جاتا ہوں۔

کان اُس کے ہوتے ہیں سماعت میری ہوتی ہے۔

ہاتھ اُس کے ہوتے ہیں طاقت میری ہوتی ہے۔

زبان اُس کی ہوتی ہے گفتگو میری ہوتی ہے۔

پاؤں اُس کے ہوتے ہیں چلنا میرا ہوتا ہے۔

ہستی کا وہم خوف عدم سب مٹا دیا
جب بے خودی کا عشق نے پیالہ پلا دیا
جب معنی منکشف ہوئے کلمہ شریف کے
کثرت کے بیچ شاہدِ وحدت دکھا دیا

تو معاملہ یہ بن جاتا ہے کہ،

وجود واحد ہی ہر شان میں عیاں دیکھا
اس کو دیکھا عیاں میں وہی نہاں دیکھا

اس لئے حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ مرشد کامل کا ذکر اس طرح فرماتے ہیں۔

تیرے مکھ نوں سمجھ قرآن لیا تیرے دَر نوں کعبہ جان لیا
جاں دل چوں شعلے نکل پئے اساں یار دا جلوہ جان لیا

Marfat.com

اور کیا خوب شعر ہے سماعت کیجئے۔

جاں ویکھاں تیرا نقش قدم وڈھ جاوے شوق عبادت دا
جتھے ہوئی بس بیتاب جبیں اوتھے ای سجدہ جان لیا
جاں نظر جنوں دی پیندی اے

پھر کیا ہوتا ہے؟

جاں نظر جنوں وی پیندی اے سب پردے اٹھدے جاندے نے
صائم پیا منتاں کر دا اس سجناں نے تقاضا جان لیا

اور پھر!

دُنیا توں وکھرے رنگ اندر اسی اللہ والے ویکھے نے

ان کا انداز جداگانہ ہوتا ہے۔

ان کا رنگ ہی مختلف ہو جاتا ہے۔

حضرت بایزید بُسطامی رحمۃ اللہ علیہ م تصوّف کے فرقہ ملامتیہ کے سردار ہیں آپ بُسطام سے کسی جگہ گئے اور لوگ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور دست بوسی کرنے لگے قدم بوسی کرنے لگے رمضان المبارک کا مہینہ تھا آپ نے ان سب کے سامنے اپنے منہ میں روٹی کا ٹکڑا ڈالا اور چبانے لگتے لوگوں نے کہا یہ کیسا ولی ہے جس نے رمضان المبارک کا روزہ بھی نہیں رکھا؟ یہ کہہ کر وہ لوگ آپ پر ملامت کرتے ہوئے چلے گئے۔

دنیا توں وکھرے رنگ اندر اسیں اللہ والے دیکھے نے

Marfat.com

حضرت بابا بُلّھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ شریعت کے پابند اور نہایت سخت تھے علومِ شریعت اور ظاہری علُوم میں کامل تھے لیکن جب حضرت عنایت علی قادری رحمۃ اللہ علیہ نے باطنی رنگ دِکھایا تو ظاہری نمود و نمائش چھوڑ دی اور پھر جب دیکھا کہ مُرشد کامل کی نگاہ نہیں ہو رہی عرض کرتے ہیں آقا! آپ کو راضی کرنے کے لئے مجھے کیا کرنا پڑے گا۔

فرمایا! عبداللہ ہمیں راضی کرنے کے لئے کہیں بُلّھے شاہ بننا پڑے گا تمہیں ناچنا پڑے گا پھر وہی بُلّھے شاہ اپنے پیر کامل کی رضا کے لئے ناچتے ہیں۔

دُنیا توں وکھرے رنگ اندر اسیں اللہ والے دیکھے نے

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ شیخ کامل کا تعارف کراتے ہیں۔

یاد ہیں اُسلاف کی گُفتار میں کردار میں
کونسی خوبی نہیں یارو مِری سرکار میں
رہبرِ کامل، ولی الاولیاء، شیخ الشّیوخ
سینکڑوں سالک ہیں پیچھے جادۂ گلنار میں

اور اُن کے فرمان کی اہمیت اور خصوصیت کو یوں بیان کرتے ہیں کہ

کہہ دیا جو ہو گیا وہ جس کو روکا رُک گیا
کاٹ ہے تلوار کی گویا لبِ اظہار میں

Marfat.com

اور شیخ کامل تو وہ ہوتا ہے جسے اپنے تو اپنے غیر بھی احترام کی نگاہ سے دیکھیں۔

حضرات گرامی! سُلطان باہو کو دیکھیں۔

بابا فرید الدّین شکر گنج کی سیرت کا مطالعہ کریں۔

حضرت نظام الدّین اولیاء کی حیات مُبارکہ کو دیکھیں۔

حضرت خواجہ مُعین الدّین چشتی اجمیری کی حیاتِ مقدّسہ کا مُطالعہ کریں۔

کہ اُن کے دامانِ کرم سے وابستہ ہونے والے تو اُن کے غُلام بنے لیکن کُفّار بھی ان کا احترام کرتے ہندو بھی اُن کا احترام کرتے بے دین بھی ان کا احترام کرتے اور جب اللہ کے ولیوں کا ذکرِ خیر کرتے تو نہایت محبّت کے ساتھ نہایت پیار کے ساتھ نہایت اُلفت کے ساتھ نہایت عقیدت کے ساتھ نہایت شفقت کے ساتھ کیوں!

☆ اس لئے کہ اللہ والوں نے جینے کا ڈھنگ بتایا۔

☆ اللہ والوں نے طرزِ حیات دیا۔

☆ اللہ والوں نے اخلاق کی دولت دی۔

☆ اللہ والوں نے محبّت و پیار کا درس دیا۔

☆ اللہ والوں نے وفا کی بھی اور وفا کا حکم بھی دیا۔

☆ اللہ والوں نے ہر آنے والے سے پیار کیا۔

☆ اللہ والوں نے ہر آنے والے کو سینے سے لگایا۔

☆ کسی کو نہیں دیکھا کہ یہ گمراہ ہے۔

یہ کافر ہے یہ ہندو ہے یہ بے ایمان ہے یہ مُشرک ہے۔

اُٹھ کر سینے سے لگایا اور جو اُن کے سینے سے لگ گیا اُس کے سینے سے شِرک کی غلاظت نکل گئی اسی لئے حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ ایک شعر میں اُن کے فیض کی بات کرتے ہیں کہ،

تاقیامت ہر طرف جاری ہے فیضان و کرم
کیوں نہ ہوں چرچے تمہارے محفلِ اَغیار میں

اور یہ فیض کیوں جاری ہے۔

کیونکہ اللہ والوں کا رابطہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوتا ہے۔

اللہ والوں کا تعلّق آقائے دو عالم سے ہوتا ہے۔

اللہ والے کا ہاتھ اُس تاجدار عالمین کے ہاتھوں میں ہے کہ جس کے ہاتھ مقدّس تو اللہ تعالیٰ ید اللہ کہہ رہا ہے۔

رحمت عالم کے دستِ پاک میں ہے دستِ شیخ
جائے کیوں خالی بھلا آکر کوئی دربار میں
ہو گئی صائمؔ مجھے معراج اُلفت کی نصیب
یار کا سودا ہے سر میں سر ہے پائے یار میں

حضرت گرامی! جس شخص کو شیخ کامل کی نسبت حاصل ہو جائے دَرحقیقت وہ انسان بے حد خوش قسمت ہے اور یہ بات بھی ہے کہ شیخ کامل آج کل کے دَور میں قسمت والوں کو ہی نصیب ہوتے ہیں لیکن جن کی راہنمائی آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرما دیں اُن کی تو پھر بات ہی نرالی ہے۔

حضرات گرامی! حضرت شیخ بدرالدّین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ چاہتے تھے کہ اُنہیں شیخ کامل ملیں جن سے وابستہ ہو کر روحانیت کی منازل طے کریں۔

اِسی اضطراب میں زندگی بسر ہو رہی تھی۔

اِس سوچ میں گم رہے تھے۔

یہ خیال آتا کہ ساٹھ سال سے اوپر عمر ہو گئی۔

اَب ایسی شخصیت مل جائے کہ جس کے ہاتھوں میں ہاتھ دوں

ایک رات بدرالدّین سوتے ہیں اور قسمت جاگ اُٹھتی ہے۔

خواب میں سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لے آئے۔

سرکارِ مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے ایک کم عمر نَو جوان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا اے بدرالدّین ہم قُطب الدّین نامی اس نَو جوان کو تمہارا مرشد بنا رہے ہیں آنکھ کھل بدرالدّین گھر سے رُخصت ہوتے ہی اپنے والدِ گرامی کی دست بوسی کرتے ہیں اور اجازت طلب کرتے ہیں باپ نے

Marfat.com

نمناک آنکھوں سے بیٹے کو رخصت کیا۔

آپ دیہات وقصبات میں قطب الدّین کو تلاش کرتے ہیں لیکن ناکامی رہی دہلی میں آپ نے اپنی بیٹی کی شادی کی تھی آپ اپنے داماد کے پاس گئے کہا بیٹے تُم جانتے ہو میں نے ابھی بیعت نہیں کی میں قطب الدّین صاحب کا مرید ہونے آیا ہوں۔

لیکن تلاش کے باوجود مُجھے نہیں ملے داماد نے کہا ابّا جان اگر خواجہ قُطب الدّین آپ کے سامنے آجائیں تو آپ پہچان لیں گے آپ نے فرمایا بیٹا اُن کی صُورت مُبارک میری نگاہوں میں بسی ہوئی ہے میں کیوں نہیں پہچانوں گا۔

داماد نے کہا! آپ کی عُمر اس وقت سترہ سال ہے لیکن جس قطب الدّین کو میں نے دیکھا ہے وہ تو بمشکل سترہ سال کا ہوگا آپ اِتنے بزرگ کر نوجوان کے مرید بنیں گے؟

آپ نے کہا! مُجھے سرکار نے اُن کا مرید بنایا ہے تُم مُجھے اُن کے پاس سے چلو جب حضرت خواجہ قُطب الدّین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہِ اقدس میں قُطب الدّین کا چہرہ مُبارک جو شیخ بدر الدّین کے چشم و دل میں پہلے ہی موجود تھا جب سامنے آیا تو دل نے یہی کہا۔

تیرے مکّھ نوں سمجھ قرآن لیا تیرے دَر نوں کعبہ جان لیا
تیری چشم ہے چشمہ زَم زَم دا تیری زُلف نوں سدرہ جان لیا

Marfat.com

جاں ویکھاں تیرا نقشِ قدم وَدھ جاوے شوق عبادت دا

ہوئی بے تاب جبیں جتھے بس اوتھے ای سجدہ جان لیا

محفلِ سماع ہو رہی تھی حضرت قطب الدّین مسندِ قطبیّت پر جلوہ افروز تھے محفل میں حمید الدّین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ بھی موجود تھے۔

بدر الدّین نے داماد سے کہا بیٹا یہ بزرگ جو ہیں ان کی عمر کیا ہو گی۔

داماد نے کہا! ایک سو سال سے اوپر ہو گی۔

آپ نے فرمایا! اِتنا عمر رسیدہ بھی ان کے سامنے شرف ارادت رکھتا ہو گا؟

بدر الدّین حضرت خواجہ قطب الدّین کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور اُن کے قدموں کو چومتے ہیں عرض کرتے ہیں۔

آقا مجھے بھی حلقۂ اِرادت میں داخل فرمائیں حضرت قطب الدّین نے فرمایا بدر الدّین جس رات تم نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کی تھی ہم نے تو تجھے اُسی وقت مرید کر لیا تھا اور پھر کیا ہوتا ہے بدر الدّین کو رُوحانی منازل طے کرائی جاتی ہے۔

شمع مُرشد دے عشق دی بال دل وچہ روشن ہووے نہ سینہ تے مینوں پھڑ لئیں

نقشہ بنّھ کے ویکھ توں پیر والا دل نہ بنے مدینہ تے مینوں پھڑ لئیں

وار زندگی یار توں زندگی دا جے نہ آوے قرینہ تے مینوں پھڑ لئیں

صائم تھَل پؤ مُرشد دے آسرے تے تیرا ڈُبے سفینہ تے مینوں پھڑ لئیں

Marfat.com

شاہ لاثانی حضرت پیر سیدّ جماعت علی لاثانی علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مُرید تھا جو گنوار ہے اس کا کام تھا کہ آپ کے رکھےّ ہُوئے مال مویشیوں کو چارہ ڈالتا تھا شاہ لاثانی اسے پیار سے نمبردار کہتے تھے۔

ایک دن شاہِ لاثانیؒ نے بڑی محبت سے نمبردار سے کہا نمبردار جی جدوں تُسی فوت ہو جاؤ گے قبر چہ فرشتیاں نے سوال کرن آن گے تے کی جواب دیو گے نمبردار جو ولیوں کا عاشق تھا۔

نمبردار جو اللہ کے ولیوں کا عقیدت مند تھا۔

اُس نے کہا! حضور مُجھے سوالوں کے جواب نہیں آتے لیکن جب فرشتے میرے پاس قبر میں آئیں گے تو میں اُن سے کہوں گا اے فرشتیو دھیان کرلو میں شاہِ لاثانی سیدّ جماعت علی شاہ صاحب دیاں مجھاّں نوں پٹھےّ پوندا رہیاواں شاہ لاثانی مسکرا اُٹھے فرمایا نمبردار جی تُسی ایہوای کہہ دیو۔

فرشتے تہانوں کجھ نہیں کہن گے نمبردار نے بھی یہی کہا ہو گا جو حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے پیا سے نیَن مِلار کھے ہیں۔

ثانی دے دربار تے میں وی نظراں لائی بیٹھا
لاثانی دا ہو کے ہاں ہر چیز بھلائی بیٹھا
دل دے ہاں میں ساری مقصد ایتھوں پائی بیٹھا
صائم جد توں پیار ایہدے دی شمع جلائی بیٹھا

اور نمبردار کے جُملوں کو شعر میں یوں بیان فرمایا کہ،

لاثانی سرکار دا سارا ڈیرا اے لاثانی
دِل میرے تے پیار اوہدے دا گھیرا اے لاثانی
لاثانی دے صدقے شعر وی میرا اے لاثانی
تینوں کاہدا خوف اے صائمؔ تیرا اے لاثانی

حضرات گرامی! اللہ والوں کی بات کمال ہی ہوتی ہے کیونکہ اللہ والے خُود بھی باکمال ہوتے ہیں اور یہ کمال ایسے ہی نہیں ملتے۔

ان کمالات کو حاصل کرنے کے لئے ریاضتیں کرنی پڑتی ہیں۔

اگر کوئی ولی پیدائشی ولی ہو تب بھی اُسے ولایت کا مرتبہ سنھالنے کے لئے ریاضتیں کرنی پڑتی ہیں۔

☆ اللہ والے ریاضت کرتے ہیں۔

☆ اللہ والے تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔

☆ اللہ والے عبادات میں مشغول ہوتے ہیں۔

☆ اللہ والے حقوق اللہ پورے کرتے ہیں۔

☆ اللہ والے اِنسانوں کی فلاح میں مصروف ہوتے ہیں۔

☆ اللہ ولاے تزکیہ قلب کرتے ہیں۔

☆ اللہ والے تزکیہ جسد کرتے ہیں۔

☆ اللہ والے تزکیہ چشم کرتے ہیں۔

Marfat.com

☆ اللہ والے تزکیۂ نفس کرتے ہیں۔

☆ اللہ والے ہر دم اللہ ہو کا ورد کرتے ہیں۔

☆ اللہ والے اہل اللہ ہوتے ہیں۔

☆ اللہ والے شیطان کے داؤ میں نہیں آتے۔

حضرات گرامی! ولایت حاصل کرنا آسان نہیں اس کے لئے تصوّف کی بتائی ہوئی راہوں پر چلنا پڑتا ہے اس کے لئے ترک دنیا کرنا پڑتا ہے۔

☆ اس کے لئے دنیا سے بے رغبتی اِختیار کرنا ہوتی ہے۔

☆ اس کے لئے آشنائی ہوتی ہے تو رحمان سے۔

☆ نا آشنائی ہوتی ہے شیطان سے۔

☆ آشنائی ہوتی ہے ذِکر کی لذّت سے۔

☆ نا آشنائی ہوتی ہے دُنیا کی لذّت سے۔

☆ آشنائی ہوتی ہے مقامِ وَحدت سے۔

☆ نا آشنائی ہوتی ہے نا سُوتی طاغُوت سے۔

☆ آشنائی ہوتی ہے منزلِ لاہُوت سے۔

☆ آشنائی ہوتی ہے مقام جبرُوت سے۔

☆ آشنائی ہوتی ہے درجۂ ملکُوت سے۔

☆ آشنائی ہوتی ہے سرّ العالمین سے۔

Marfat.com

☆ آشنائی ہوتی ہے عین سے۔

☆ آشنائی ہوتی ہے یقین و عین الیقین و حق الیقین سے۔

☆ آشنائی ہوتی ہے سرِ دلبراں سے۔

☆ آشنائی ہوتی ہے اسرار و رموز و حقائق سے۔

عزیزان گرامی! اس میں وہ کمال ہے اس میں وہ مزہ ہے اس میں وہ لُطف ہے جسے جو بیان نہیں ہو سکتا مگر اس کے لئے اپنے من کی مَیں ختم کرنی پڑتی ہے اس کے لئے محبوب کی فنائیت اِختیار کرنا پڑتی ہے تب کہیں جا کے منزل فنا فی اللہ ہوتی جو فنا ہو جائے اللہ تعالیٰ اُسے بقا عطا فرما دیتا ہے اُس کو حیاتِ سرمدی نصیب ہو جاتی ہے۔ محترم ثنا خوان رسول نعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد منقبت پیش کی جس میں وَجد کا ذکر تھا۔

وجد کا مقام

حضراتِ محترم! وجد کہتے ہیں پانے کو۔ تو جب اللہ مل جائے تو اِنسان کی کیا کیفیت ہوگی؟ اُس کیفیّت کو وجد کہتے ہیں، وُجد وہ حالت ہے جسے بے خودی کہا جاتا ہے۔

☆ وجد وہ حالت ہے جسے اِستغراق کہا جاتا ہے۔

☆ وجد میں اِنسان اپنے آپ میں نہیں ہوتا۔

☆ حضرت شیخ عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ " طبقات صوفیا

Marfat.com

"کے صفحہ نمبر ۳۰۹ پر لکھتے ہیں !

☆ وجد والوں کی اَرواح لطیف اور خوشبو ہیں۔

☆ وَجد والوں کا کلام مُردہ دِلوں کو زندہ کرتا ہے۔

☆ وَجد والوں کی باتیں عقل بڑھاتی ہیں۔

اہلِ وجد سے اِبتدائی حجاب اُٹھ جاتے ہیں۔

وَجد کے دو مقامات ہیں۔

﴿۱﴾ دیکھنے والا، ﴿۲﴾ مشاہدہ کرنے والا

جسے دیکھا جائے

وجود انتہاء ہے وجد کی کیونکہ وَجد وارد کرنا ہے اور وَجد بندے کے اِستغراق کو واجب کرتا ہے۔

عزیزانِ گرامی ! وجد میں انسان اپنے آپ میں نہیں ہوتا، وجد میں انسان ہوش میں نہیں ہوتا۔ اللہ والوں کی حیاتِ مُقدّسہ کا مطالعہ کریں کہ محافل سماع میں جب اُن پر وجدانی کیفیّت طاری ہوتی تو اُن کی ظاہری حالت کیا ہوتی۔

وہ اہلِ شریعت جو شریعت اور طریقت میں اِختلاف جانتے ہیں اہلِ طریقت پر فوراً فتویٰ لگا دیتے ہیں لیکن جو عُلمائے اخیار ہیں جن کے سینے علمِ حقّ کے نُور سے روشن و منور ہیں کبھی اللہ والوں پر فتویٰ بازی نہیں کرتے۔

Marfat.com

کیونکہ !

☆اللہ والے اہل اللہ ہیں۔

☆اللہ والے اہلِ حق ہیں۔

☆اللہ والے اللہ کے پیارے ہیں،

☆اللہ والے اللہ کے بندے ہیں۔

☆اللہ والے اللہ کے محبوب ہیں۔

ان کی مُختلف حالتوں میں سے کسی بھی حالت پر فتویٰ نہیں لگایا جاسکتا۔ حضرت سیّدنا بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدوں کے ہمراہ جارہے ہیں آپ پر ایک دم حالت ایک حالت آئی اور آپ جذب و مستی میں یہ کہنے لگے !

" سُبحَانِی مَا اعظَمَ شَانِیٖ "

یعنی میں پاک ہوں، میری ذات پاک ہے، میری شان بلند ہے۔

جب مقام حال سے باہر آئے۔

مُریدوں نے کہا ! حضور آپ نے یہ الفاظ کہے ہیں۔

آپ نے فرمایا ! پھر کبھی مجھ سے ایسے کلمات سنو تو مُجھے تلوار سے قتل کردینا کیونکہ یہ الفاظ شریعت کے خلاف ہیں چند دنوں بعد اسی کیفیّت میں آگئے مریدین نے تلوار ماری مگر تلوار آپ کے جسم سے ہو کر نکل جاتی جیسے تلوار ہوا میں چلائی جاتی ہے۔

جب آپ مقام حال سے باہر تشریف لائے تو غُلاموں نے سارا ماجرا پیش کیا اور کہا ! ہم نے تو تلوار ماری مگر تلوار سے آپ کو کچھ نہ ہوا۔

فرمایا ! اگر مَیں ہوتا تو ضُرور مُجھ پر تلوار اثر کرتی۔ یعنی آپ میں اُس وقت اللہ تعالیٰ کے انوار و تجلّیات تھے۔ اِسی لئے حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں !

دُنیا توں وکھرے رنگ اندر اسیں اللہ والے دیکھے نے

☆ اور پھر یہ فرماتے ہیں کہ صاحبِ قال ہونا آسان ہے صاحبِ حال ہونا بڑا مشکل ہے۔

☆ جو شخص باتیں ہی کرتا جاتا ہے اور صرف باتیں ہی کرتا ہے وہ صاحبِ قال ہے۔

☆ جو صرف قرآن پڑھتا ہے وہ صاحبِ قال ہے جو عمل کرتا ہے وہ صاحبِ حال ہے۔

☆ جو احادیث صرف پڑھتا ہے وہ صاحبِ قال ہے، جو عمل کرتا ہے وہ صاحبِ حال ہے۔

☆ حال کبھی دعوے کرنے سے نہیں ہوتا اِس کیلئے اپنی ذَات کو فنا کرنا پڑتا ہے۔

جیبھ نال کریئے بھاویں لکھ دعوے
قال کدی وی حال نئیں ہوسکدا

اِس لئی کہ !

بناں مُرشداں راہ نئیں ہتھ آوندے وارث شاہ دے حُسنِ خیال نوں ویکھ

پیر رُومیؒ تو عِشق دے پُچھّ نُکتے پایا کیویں اِقبال اِقبالؒ نوں ویکھ

نِرا قال زُبان دا فلسفہ اے نکل قال مقال چوں حال نوں ویکھ

کیویں اپنی مَستی وچہ مَست پھردا بِینا نظر دے نال غزال نوں ویکھ

پھر !

جیبھ نال کریئے بھاویں لکھ دعوے

قال کدے وی حال نئیں ہو سکدا

آج لوگ کہتے ہیں ہم صاحبِ حال ہو گئے ہیں حقیقت ہے کہ صاحبِ حال بننے کیلئے تکالیف برداشت کرنی پڑتی ہیں اور پھر شکوے کو ختم کرنا ہوتا ہے۔

حال حال ایویں لوکاں پا دِتی رہ کے حال وچہ حال نوں ویکھیا ای نئیں

کِنے چھیک لے کے جاندا وِچہ پانی ماہی گیر نے جال نوں ویکھیا ای نئیں

اور !

دعویٰ حُسن پرستی دا کرن والے میں وی کسے دِمی زُلف دا ڈنگیا ہاں

فرق اَیناں ایں تیرا اے یار فانی میرے یار زوال نوں ویکھیا ای نئیں

جس اِنسان کو حالتِ معرفت حاصل ہو جاتی ہے تو اُس کی زندگی تبدیل ہو جاتی ہے اُس کی حالتیں بدل جاتی ہیں۔

☆ کبھی وہ حالتِ جذب میں ہوتا ہے۔

☆ کبھی وہ حالتِ وجد میں ہوتا ہے۔

☆ کبھی وہ حالتِ تجلی میں ہوتا ہے۔

☆ کبھی وہ بحرِ وحدت میں ہوتا ہے۔

☆ کبھی وہ قُربِ دنیٰ میں ہوتا ہے۔

☆ کبھی وہ حالتِ سلوک میں ہوتا ہے۔

☆ کبھی وہ حالتِ نُور میں ہوتا ہے۔

☆ کبھی وہ حالتِ سُرور میں ہوتا ہے۔

☆ کبھی وہ حالتِ اضطراب میں ہوتا ہے۔

☆ کبھی وہ حالتِ ہجر میں ہوتا ہے۔

☆ کبھی وہ حالتِ وصل میں ہوتا ہے۔

☆ کبھی وہ حالتِ جلال میں ہوتا ہے۔

☆ کبھی وہ حالتِ جمال میں ہوتا ہے۔

کبھی وہ ایسی حالت میں ہوتا ہے کہ برف سے بھی سرد ہوتا ہے اور آتش سے زیادہ بھی گرم حالت میں ہوتا ہے، ان حالتوں کے انداز بھی مختلف ہوتے ہیں کبھی نماز سے فرصت نہیں ہوتی ہوتا چھ چھ ماہ کی نماز اور کبھی رقص ختم نہیں ہوتا اور مہینوں رقص چلتا ہے اور ان کے رقص کرنے کا انداز بھی عجیب وغریب ہوتا۔

☆ کبھی یہ رقص زمین پر ہوتا ہے کبھی فضا میں ہوتا ہے۔

☆ کبھی یہ رقص سیدھے سے ہوتا ہے کبھی اُلٹے ہوتا۔

کبھی یہ رقص پتھروں پر ہوتا ہے کبھی دریا کے پانی کے اُوپر ہوتا ہے

☆ کبھی یہ رقص آگ میں ہوتا ہے کبھی یہ تختہ دار پر بھی ہوتا ہے۔

وڑ کے پنجہ وِچہ عشق نے رقص کیتا چڑھ کے دار تے نچیا تے عشق نچیا

نچیا عِشق تلوار دی دھار اُتے نوکِ خار تے نچیا تے عشق نچیا

بُلّھے شاہ طوائف بھیس کر کے درِیار تے نچیا تے عشق نچیا

صائم حُسن دی جِت کران بدلے اپنی ہار تے نچیا تے عشق نچیا

جب قلندر رقص کرتا ہے تو ساری کائنات ہمراہ رقص کرتی ہے۔

رقص کے قلندر تے نال اوہدے
ہر شے آل دوالے دی ناچ کردی

پھر وہ کیا کہتا ہے کہ !

ساقیٔ عِشق عجب جام پلایا ہم کو
مَست کر کے سرِ بازار نچایا ہم کو

رقص کرے قلندر تے نال اوہدے ہر شے آل دوالے دی ناچ کردی
رِل کے خُون تھیں ناچ نچا دیندی مے مَیں آپ پیالے دی ناچ کردی
نَچدے انگلاں دے اُتے کمزور بندے بُڈھی جیویں اُدھالے دی ناچ کردی
صائم ملے وجدان تے اِک جیسی رُوح گورے تے کالے دی ناچ کردی

تے جہناں سِراں وِچ ہون اَسرار ربّی

اللہ تعالیٰ کے اسرار جنہیں حاصل ہو جائیں وہ قُدِّس سِرّہ ہوتے ہیں جن پر اسرارِ ربی عیاں ہو جاتے ہیں۔

جِہناں سِراں وِچ ہون اَسرار ربّی پیندے اوہ تلوار دی دَھار تے نچ
خُوشی آوے تے گھول کے پی جاویں لُٹیا جاوے آرام قرار تے نچ
نچ یار دی ہر اِک رضا اُتّے اوہدے غُصّے تے اوہدے پیار تے نچ
نچنا ہووے تے صائمؔ منصُورؔ ورگے خاطر یار دی لیندے نے دار تے نچ

عزیزانِ گرامی ! بات کرتا ہوں۔

جب اِنسان منزل لاہُوت تک پہنچ جائے، جب اِنسان قطرہ بن کر بحرِ وحدت میں مِل جائے تو اُس سے کچھ اوجھل نہیں رہتا۔ حقیقت و معرفت کے پردے اُس کیلئے آشکار ہو جاتے ہیں پھر اُس کی نظر ایسی ہوتی ہے، حضرت علامہ صائمؔ چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے رُباعی لکھ کر حدِ کمال کر دی آپ فرماتے ہیں !

ویکھے کُل آفاق نُوں نظر جہدی اپنے اندر تے اندر تک چلی جاوے
قطرہ سَیں اوہ بحر شمار ہُندی جہڑی بُوند سمندر تک چلی جاوے
قِسمت باجھ نہ ملے حیات صائمؔ ٹُر کے آپ سکندر تک چلی جاوے
ہر شَے نچ پیندی مستی جیس ویلے صائمؔ رقصِ قلندر تک چلی جاوے

وسیلہ اور نسبت

جب وہ چہرہ دکھائی دیتا ہے
عشق سجدہ دِکھائی دیتا ہے
کیا اِدھر سے حضور گذرے ہیں
چاند سایہ دکھائی دیتا ہے
سنگِ اسود کو اِس لئے چُوموں

فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجرِ اسود کے پاس کھڑے ہیں جب اُسے بوسہ دینے لگے تو آپ کا عشق وجذبہ جوش میں آیا آپ نے حجرِ اُسود کو مخاطب کر کے فرمایا۔

اُے حجرِ اسود میں اس لئے نہیں چُوم رہا کہ تو شان والا ہے۔
میں تُجھے اس لئے بوسہ نہیں دے رہا کہ تو جنّت سے آیا ہے۔
میں تُجھے اس لئے نہیں چُوم رہا کہ تُجھے جبریل لے کر آئے تھے۔
بلکہ اس لئے چُوم رہا ہوں کہ تجھ کو میرے آقا نے چُوما ہے۔

سنگِ اَسود کو اِس لئے چُو موں
اُن کا بوسہ دِکھا ئی دیتا ہے
سارا قُرآن ب سے س تلک
اُن کا خطبہ دکھائی دیتا ہے

Marfat.com

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن پاک میں تین سو چونتیس ۳۳۴ مرتبہ اپنے محبوب کو قل کہ کر مخاطب کیا کہ اے محبوب آپ فرمادیں اے رسول آپ ان لوگوں سے فرمادیں حالانکہ اللہ تبارک وتعالیٰ خود بھی اِنسانوں کو مخاطب کر سکتا تھا لیکن اُس نے اِنسانوں سے کلام کیا تو اپنے محبوب کے وسیلہ سے جو لوگ وسیلہ کے منکر ہیں اُنہیں چاہیئے کہ قُرآن پاک سے قُل والی آیات نکال دیں کیونکہ ان میں بھی وسیلہ ہے عزیزانِ گرامی! سارا قُرآن ہی وسیلہ سے مِلا ہے بلکہ بغیر وسیلہ تو اللہ تبارک وتعالیٰ بھی نہیں ملتا۔

اللہ کا تعارف رسول اللہ نے کروایا ہے بتائیں یہ وسیلہ نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے۔

☆ رحمان ملا تو وسیلے سے

☆ قُرآن ملا تو وسیلے سے

☆ رمضان ملا تو وسیلے سے

☆ اسلام ملا تو وسیلے سے

☆ ایقان ملا تو وسیلے سے

☆ ایمان ملا تو وسیلے سے

☆ نماز میں درود وسیلہ ہے

حج میں صفا و مروہ حجرِ اسود مقام ابراہیم سب وسیلہ ہیں اگر اللہ والوں کی قبروں پر جانا شرک ہے تو ان لوگوں کو چاہیے کہ حج کرنے مکّہ میں نہ جایا

کریں کیونکہ حطیم میں تین سو انبیاء کی قبریں ہیں اگر اَنبیاء کی تعظیم شرک ہے تو مقامِ ابراہیم پر نہ جایا کریں اگر ولیوں کا تبرک حرام ہے تو آبِ زَم زَم نہ پیا کریں آبِ زَم زَم بھی تبرک ہے بلکہ آبِ زم زم کو اس قدر تعظیم سے پیتے ہیں کہ کھڑے ہو کر تعظیم سے اُسے پیتے ہیں اَرے اگر آب زَم زَم کی تعظیم کرنا جائز ہے تو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کرنا ناجائز ہے؟

مِل نہیں سکتا خدا اُن کا وسیلہ چھوڑ کر
غیر ممکن ہے کہ چڑھیئے چھت پہ زینہ چھوڑ کر

اَرے یہاں بھی وسیلہ ہی کام آتا ہے اور قیامت کے دِن بھی آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ ہی کام آئے گا۔

☆ قبر میں بھی اُن کا وسیلہ

☆ برزخ میں اُن کا وسیلہ

☆ حشر میں اُن کا وسیلہ

☆ پُلِ صراط میں اُن کا وسیلہ

☆ حوضِ کوثر اُن کا وسیلہ

☆ میزان پر اُن کا وسیلہ

جنّت میں اُن کے وسیلے سے ہی جا سکتے ہیں اگر کوئی شخص کہے میں اُن کا وسیلہ نہیں مانتا تو اُسے بلا وسیلہ کہاں بھیجا جائے گا؟ جہنّم میں۔ جنت ملے گی تو وسیلے سے ہاں البتہ جہنّم میں انسان بغیر وسیلہ کے جا سکتا ہے تو جو

لوگ وسیلے کے منکر ہیں وہ ہیں غور فکر کر لیں کہ کدھر جانا ہے۔

عزیزان گرامی! ہم خُوش قسمت ہیں کہ ہم ایمان والے ہیں۔

☆ ہمارے پاس ولیوں کا وسیلہ ہے۔

☆ ہمارے پاس غوثوں کا وسیلہ ہے۔

☆ ہمارے پاس اللہ والوں کا وسیلہ ہے۔

☆ ہمارے پاس صحابہ کا وسیلہ ہے۔

☆ ہمارے پاس آئمہ کا وسیلہ ہے۔

☆ ہمارے پاس اہلِ بیت اَطہار کا وسیلہ ہے۔

☆ ہمارے پاس سادات کا وسیلہ ہے۔

☆ ہمارے پاس نیکیوں کا وسیلہ ہے۔

☆ ہمارے پاس اَنبیاء کا وسیلہ ہے۔

☆ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ ہے۔

ایس گلّ نُوں سدا توں یاد رکھیں
باجھ ہوئی وسیلے نجات کوئی نہیں
اوہدے منہ چوں رَبّ پیا بولدا اے
وِدھ اوس دی بات توں بات کوئی نئیں
عالم وِچہ وسیلہ سرکار دا اے
کملی والے توں اُچی تے ذات کوئی نئیں

Marfat.com

درود پڑھ کے حیدر دعا منگیں
ودھ درود توں ہور سوغات کوئی نہیں

عزیزان گرامی! دُرود پاک بھی وسیلہ ہے حضور فرماتے ہیں کوئی بھی نیک کام کرنے سے پہلے مجھ پر دُرود پاک پڑھا کرو اور ایک حدیث میں فرمایا کہ وہ دُعا عرش تک نہیں پہنچتی جس دُعا سے پہلے مجھ پر درود پاک نہ بھیجا جائے۔

حضرت علاّمہ صائم چشتی نے کمال شعر تحریر فرمایا۔

لکھ ربّ اُگّے ترلے لوے کوئی ہُندا غور پر اوسے دُعا اُتّے
پہلاں منگن توں پڑھیا درود صائم ہووے جھدے اندر مصطفیٰ اُتّے

تمام لوگ درود پاک پیش کریں الصّلوٰۃ والسّلام علیکَ یارسُول اللہ اور درودوں کے ترانے بارگاہ احمدِ مختار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں پیش کرنے کے لئے تشریف لاتے ہیں مُحترم جناب محمد حسیب قادری عطّاری صاحب۔

میخانہ

حضرات گرامی!

ایک رباعی پیش کرتا ہوں۔

چشتی مے دی مستی کوئی کی دسّے
اوہو دسّے گا جھنوں پلائی جاندی

Marfat.com

علی علی علی چشتی تاں کر دے
نجف وچہ اے یارو بنائی جاندی
ایہہ تے مثل شراب طہور دی اے
حوض کوثر دے ساقی توں پائی جاندی
حیدرؑ مل جاوے تینوں اک قطرہ
اوہدے کول اے دوڑی خدائی جاندی

حضرات گرامی! آستانے درحقیقت میخانے ہیں کہ وہ میخانے ہیں جہاں سے عشق رسول کی ئے حاصل ہوتی ہے یہ وہ میخانے ہیں جہاں سے محبت ملتی ہے۔

☆ یہ وہ میخانے ہیں جہاں سے پیار ملتا ہے۔
☆ یہ وہ میخانے ہیں جہاں سے اُلفت ملتی ہے۔
☆ یہ وہ میخانے ہیں جہاں سے طہارت حاصل ہوتی ہے۔
☆ یہ وہ میخانے ہیں جہاں سے تزکیۂ نفس ہوتا ہے۔
☆ یہ وہ میخانے ہیں جہاں سے رحمتیں اور برکتیں حاصل ہوتی ہیں
☆ یہ وہ میخانے ہیں جہاں سے سوز وگداز ملتا ہے۔
☆ یہ وہ میخانے ہیں جہاں سے وجدان حاصل ہوتا ہے۔
☆ یہ وہ میخانے ہیں جہاں سے تالیفِ قلبی ہوتی ہے۔
☆ یہ وہ میخانے ہیں جہاں سے طہارتِ قلبی ہوتی ہے۔

Marfat.com

☆ یہ وہ میخانے ہیں جہاں سے چین وقرار ملتا ہے۔

☆ یہ وہ میخانے ہیں جہاں سے فیض سرکار ملتا ہے۔

☆ یہ وہ میخانے ہیں جہاں سے رُوحانیت کی منازل کا پتہ ملتا ہے

☆ یہ وہ میخانے ہیں جہاں سے عاشقوں کو عشق کی دولت حاصل ہوتی ہے۔

حضرات گرامی! سلسلۂ طریقت کوئی بھی ہو سب ہمارے ہیں۔

☆ سلسلہ چشتیہ بھی ہمارا ہے۔

☆ سلسلۂ قادریہ بھی ہمارا ہے۔

☆ سلسلۂ نقشبندیہ بھی ہمارا ہے۔

☆ سلسلۂ سہروردیہ بھی ہمارا ہے۔

ان سلاسل کے میخانے دیکھئے۔

☆ ایک میخانہ اجمیر شریف ہے۔

☆ ایک میخانہ کلیئر شریف ہے۔

☆ ایک میخانہ بغداد شریف ہے۔

☆ ایک میخانہ دہلی میں ہے۔

☆ ایک میخانہ پاکپتن شریف میں ہے۔

☆ ایک میخانہ سُلطان باہو کا ہے۔

☆ ایک میخانہ سرہند میں ہے۔

Marfat.com

☆ایک میخانہ گولڑہ شریف میں ہے۔

☆ایک میخانہ سیال شریف میں ہے۔

☆ایک میخانہ لاہور میں ہے۔

☆ایک میخانہ فیصل آباد میں ہے۔

☆ایک میخانہ شرقپور شریف میں ہے۔

☆ایک میخانہ چورہ شریف میں ہے۔

☆ایک میخانہ علی پور شریف میں ہے۔

حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نقشبندیہ علی پور سیداں کے میخانے کی بات کرتے ہیں۔

اج ہے عرس لاثانی دا آ وَ رندو بھر بھر کے عِرفان دے جام پی لئو
جتنی پی سکو رج رج پی لئو بناں مُلوں اج خاص تے عام پی لئو
کوئی وقت دی قید نئیں اے تو شو بھاویں صُبح پی لئو بھاویں شام پی لئو
گھٹنے ٹیک کے ادب دے نال سارے اِتّھے تھاں آزاد غلام پی لئو
روز روز نئیں ایہو جہیا وقت اُوندا مِلدا اے وقت مقدّر دے نال ایسا
روز حشر تیک جہڑا مست کر دے ساقی کدی مِل دا با کمال ایسا

اور پھر فرماتے ہیں!

بلا جھجک میخانے دے وچہ آ وَ کُھلّی اے اج پیا ورتاے ثانی
مستی عشق و محبت دی چاہڑ کے ہوش دخِردی ہوش اُڈاے ثانی

Marfat.com

نظراں میل کے فرش دے باسیاں نوں عرش اعظم وی سیر کرائے ثانی
ہر اک رند دی طلب نوں کرے پورا کسے تائیں نہ خالی پرتائے ثانی
جو وی منگو گے ملے گا قسم ربّ دی درِ سید لاثانی تے گھاٹ کوئی نہیں
سِر دے پیَر بناؤ تے قدم پُٹّو منزل ساہمنے جے مِلی واٹ کوئی نہیں

حضرات گرامی! حضرت علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ مے کدۂ نقشبندیہ کی مے کی بات کرتے ہیں اور اِس شراب کا تعَارُف یوں کرواتے ہیں۔

ایہہ شراب کوئی ایسی شراب ناہیں پئیندی لبھ ہے جیہڑی بازار دے وچ
ایہہ ہے اوہ شراب تیار جیہڑی ابو بکر نے کیتی سی غار دے وچ

بڑا چِر رہئی فقر دی پُٹھ چڑھدی ایہنوں خانہ حیدر کرّار دے وچہ
رنگ خُونِ محبّت دا فیر چڑھیا ایہنوں کربلا دے لالہ زار دے وچہ

قطرہ قطرہ نچوڑ کے خُون اپنا ایہہ شبیرؓ نے سُرخ بنائی ہوئی اے
ایہہ نہ سمجھنا مِلدی اے مُفت مُلّی تے ایہہ پچھوں وی مُفت ای آئی ہوئی اے

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ اس مے کی قیمت بیان کرتے ہیں کہ!

اِک اِک چھٹ ایہدی اَیڈی قیمتی اے جس دا مل ایہہ دونویں جہان گھٹ اے
بناں قیمت توں پیا ورتائے جہڑا ایہدا ایہو جیا پیر مغان گھٹ اے
ملدی مل تے کدی نہ لے سکدوں تیری ہستی دا سارا سامان گھٹ اے
واجاں مار کے آپ پلائے ساقی ہندا وقت ایسا مہربان گھٹ اے
ایہہ ہے اوہ شراب نایاب جہڑی رو رو غاراں دے وچ بنائی گئی اے
ایسے ای ے چوں سٹ کے ایک قطرہ حوض کوثر دی قیمت ودھائی گئی اے

ایس ے نوں بابا فریدؒ پی کے
پاکپتن نوں عطا سی شان کیتی
ملی ے جد حضرت نظامؒ تائیں
خسروؒ آپ توں جان قربان کیتی

ایسے ای ے دیاں مستیاں فیر مڑ کے دھماں چورے شریف چہ پا چھڈیاں
انت انت دی گیا صدا دیندا ساقی بونداں دو جنہوں چکھا چھڈیاں
پھسیاں ہویاں گناہواں دے بھنور اندر لکھاں بیڑیاں بنے لگا چھڈیاں
مڑ کے ڈیوٹیاں ے ورتان خاطر سید سخی لاثانی دیاں لا چھڈیاں
تے ہن اَن ملی ثانی ونڈ دا اے جس دے نال دی ہور شراب کوئی نیں
ساقی رہت وی جہنوں نصیب ہوگئی اوہدا حشر نوں ہوناں حساب کوئی نیں

Marfat.com

حضرات گرامی!

عاشق کبھی عشق میں الٹ پھیر نہیں کرتا جناب محمد جمیل چشتی عاشق کو سبق دیتے ہیں کہ۔

سچے پیار دے وچہ نہ مار ڈنڈی پورا تول وچ رہ پُورا ناپ وچہ رہ
ویکھی ایویں بے سرا نہ ہو بیٹھیں بھنگڑا پونا تے ڈھول دی تھاپ وچہ رہ
جدوں پیتی اے ایویں نہ پارولا عزت چاہنا تے اپنے آپ وچہ رہ
جے توں ساقی توں فیض جمیل لیناں سُچے نگ وانگوں جڑیا چھاپ وچہ رہ

کیونکہ!

ساقی اوہنوں میخانے چوں کڈ دیندا شوخا بن کے جہڑا اوی شور کردا
ساقی آپ پلاوے تے مزا اوندا منگواں نشہ طبیعت نوں بور کردا
کچے رند دی جام تے نظر ہندی پکا ساقی دے چہرے تے غور کردا
وٹ دا پی کے چپ جمیلؔ جہڑا ساقی کرم اس تے سنیاں ہور کردا

جو لوگ چاہتے ہیں کہ ساقی ہم پر کرم فرمائے وہ اپنے آپ کو ساقی کے تصوّر میں گم کر دیں کیونکہ!

لبھّ جاندے نے دونویں جہان اوہنوں اپنے آپ نوں کر جو گُم لیندا
اوہو عشق دیاں منزلاں طے کردا ہستی کر جہڑا گُم صُم لیندا
نشہ اوس دا لہندا نہیں حشر تیکر مٹی جہڑا میخانے دی چُم لیندا
اوہدے گرد جمیلؔ ہر چیز گُھم دی جہڑا گرد میخانے دے گُھم لیندا

Marfat.com

حضرات گرامی!

میخانے کا ادب واحترام کرنا رند کا فرض عین ہوتا ہے۔

کیونکہ میخانے کا ادب کرنے والے کو ہی شراب عشق ملتی ہے

جناب جمیل چشتی کہتے ہیں۔

جہڑا رِند میخانے دا اَدب کردا ہتھ اوسے دا جام تک پہنچ جاندا
اوہنوں ساقی تھیں مِلن دا اِذن مِلدا اجہڑا اوہدے غُلام تک پہنچ جاندا
پی کے جہڑا وی عجز تھیں جذب کردا اوہو رند اِنعام تک پہنچ جاندا
کردا ہستی نوں پست جمیلؔ جہڑا اوہو اعلیٰ مقام تک پہنچ جاندا

اور جو لوگ اپنی ہستی کو نہیں مٹاتے ان کے بارے میں رباعی ہے کہ

میں نُوں اوہناں نے بھلا کی مارناں ایں پی کے مَیں دے جام جو جام ہو گئے
جہڑے ساقی دی رَمز نہ سمجھ سکے اوہو وچ میخانے بد نام ہو گئے
اوہناں کرنی غلامی کی یار دی اے اپنے نفس دے جہڑے غلام ہو گئے
جہاں ساقی دے قدم جمیلؔ چُمّے اوہو رنداں دے رِند اِمام ہو گئے

سب سے بڑے میخانے کی بات کرتا ہوں کہ !

کُھلیا وچ مدینے دے میخانہ ایتھوں داتا تے خواجہ فرید پیتی
نشہ اوہناں دا لہندا نہیں حشر تیکر جہاں گھول کے پاک توحید پیتی
جے توں پینی توحید دی ئے پی لے اوہ ناں پیویں جو شمر یزید پیتی
اوہ تُو پی لے جمیلؔ شبیر جہڑی ہو کے کربل دے وچ شہید پیتی

Marfat.com

کِہدے نال میں تیری مثال دیواں جد کے بنی ممیں تیری مثال ساقی
تینوں چھڈ کے غیراں دے دَر جاواں میری کدوں اے اَینی مجال ساقی
لا کے جِند تے جان نُوں نام تیرے عُمر بُوہے تے دیاں گا گال ساقی
کردے کرم جمیؔل دے حال اُتّے تُو یہوں جاناں ایں دِلاں دے حال ساقی

جناں عشقِ رسول دی مے پیتی
صائمؔ چشتی دا اوہناں چ نام اوندا

کیونکہ !

پاک آل رسول دے در اُتوں صائم چشتی سرکار نے رجّ پیتی
رکھ کے نبی دی آل دی حُبّ سینے کملی والے دے کرم تھیں سجّ پیتی
سیّد زادیاں دے دستِ پاک چُم کے نال شوق دے صَائم نے بھجّ پیتی
مَے پاک جمیؔل اے پاک دَر دی
کرکے مُرشد دے در تے حجّ کیتی

جہاں عشق رسول دی مَے پیتی صائم چشتی دا اوہناں چ نام اوندا
صائم چشتی جہے عاشقاں صادقاں لئی طیبہ پاک وچّوں پاک جام اوندا
پہلے پیندا پلوندا فِر دُوجیاں نُوں سچّے رِند تے اَیسا مقام اوندا
مِلدا عشق دا جام جمیؔل اوہنوں
بوہے صآئم دے جیہڑا غُلام اوندا

Marfat.com

رِنداں رکھیّا میخانہ ہے نام جِس دا
میرے ساقی دی مَست جئی اکھ اے اوہ
لوگ جِنہوں میخانہ جیہا آکھدے نے
مینوں دیندا سمندر جئی دکھ اے اوہ
کیتا ساقی نے میرے تے کرم جیہڑا
سارے جگ نالوں کیتا وکھ اے اوہ
دِتّا ساقی نے جام جمیلؔ جیہڑا
اکوّ جام مَینوں سوا لکھ اے اوہ

وصال کی رات

☆ آئی رات وصال دی یا رَبّ ہُن سُورج چڑھن نہ دیویں
آج کی رات بڑی دیر کے بعد آئی ہے۔
☆ آئی رات وصال دی یا رب ہُن سُورج چڑھن نہ دیویں
مُحمدؐ مُصطفیٰ دے نُور دی جلوہ نمائی اے
سُنو مستانیو دیدار والی رات آئی اے
☆ آئی رات وصال دی یا رَبّ ہُن سُورج چڑھن نہ دیویں
اَج جہڑا اوہدا سوالی اے
اوہدی بھرنی جھولی خالی اے

Marfat.com

ایہہ رات بڑی کمالی اے

اِس رات دی شان نرالی اے

ایہہ رات مِلاپاں والی اے

☆ آئی رات وصال دی یارب ہُن سُورج چڑھن نہ دیویں

میں جان دے کے وی دل دا اوہ جانی روک لواں

میں رات خُوشیاں دی سوہنی سہانی روک لواں

یہ شبِ وصال ہے

☆ آئی رات وصال دی یارَب ہُن سُورج چڑھن نہ دیویں

ہر طرف ہے بارش خُوشیاں دی ہر پاسے نُور نظارے نے

اس رات چہ نُور اوہ آیا اے جس نُور دے سب چمکارے نے

☆ آئی رات وصال دی یارَب ہُن سُورج چڑھن نہ دیویں

رہے جاگتے رات بھر ہم مسلسل

مگر لَیلَۃُ القدر پِھر بھی نہ دیکھی

فضاؤں کی مہک بتلا رہی ہے

مرا محبوب پیارا آرہا ہے

☆ آئی رات وصال دی یارَب ہُن سُورج چڑھن نہ دیویں

صائم اُن کے وصل خاص کی

ہے گھڑی مِلی ابھی ابھی

Marfat.com

☆ آئی رات وصال دی یا ربّ ہُن سُورج چڑھن نہ دیویں

سب انبیاء دے قائد و سالار آ گئے

مالک دے سارے مُلک دے مختار آ گئے

اِک دم جو ساری بزم وِچ پھیلی اے رُوشنی

محسوس ہُندا رات اس سرکار آ گئے

☆ آئی رات وصال دی یا ربّ ہُن سُورج چڑھن نہ دیویں

ہویا سال اُڈیکاں کر دیاں اَج ماہی کرم کمایا

دید ہے اَج ماہی دی ہونی ویلا وصل دا آیا

☆ آئی رات وصال دی یا ربّ ہُن سُورج چڑھن نہ دیویں

عرش پر دُھوم ہے فرش پر دُھوم ہے

پھر یہ آئے گی شب کِس کو معلوم ہے

اِس طرف نُور ہے اُس طرف نُور ہے

سارا عالم مُسرّت سے معمُور ہے

اَبرِ رحمت ہیں محفل پہ چھائے ہُوئے

خُود محمّدؐ ہیں تشریف لائے ہُوئے

☆ آئی رات وصال دی یا ربّ ہُن سُورج چڑھن نہ دیویں

تُو بھی صائم ذرا ہو جا نغمہ سرا

نُورِ ربّ العُلیٰ آ گیا آ گیا

Marfat.com

شہرِ یارِ زمن مظہرِ ذو المعن
زینتِ ہر چمن رونقِ انجمن
حُسن کامل ہُوا گلستان کِھل اُٹھا
مُوجبِ کُن فکاں سیدِ اِنس و جاں
سرور انبیاء مظہرِ کبریا
دِید دینے کو آج آگئے مُصطفیٰ
حُسن مسرور ہے عشق مخمور ہے
ہر طرف نُور ہے ہر نظر طور ہے
نُور ہی نور ہے کیف ہی کیف ہے
حُسن خُود جلوہ گر آج کی رات ہے

☆ آئی رات وصال دی یاربّ ہُن سُورج چڑھن نہ دیویں
آئی رات وصال دی مولا اس رات دی بات نہ مُکّے
☆ آئی رات وصال دی یارَبّ ہُن سُورج چڑھن نہ دیویں
رُخ محبوب دا تکدّے رہئیے تک تک وقت لنگھایئے
اج دی رات پیاری اندر وصل حبیب دا پایئے
☆ آئی رات وصال دی یارَبّ ہُن سُورج چڑھن نہ دیویں

حضرات گرامی! آج کی رات وصل کی گھڑیوں کی رات ہے اس پیاری رات کی ایک ایک گھڑی سے فیض یاب ہونے کے لئے اور

پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آمد کی بات سننے کے لئے میں دعوت نعت دیتا ہوں ایسے ثنا خوان رسول کو کہ جن کی آواز کا اعجاز ایسا ہے کہ یہ آواز ثنائے محبوب کے لئے وقف ہے تو دعوت نعت دیتا ہوں جناب قمر حسین قمر آف ہارون آباد کو کہ تشریف لائیں اور بارگاہ رحمۃ اللعالمین میں قصیدۂ نور پیش کریں۔

حضرت ابو طالبؓ

نبی پاک دا سچا پیار سوہنا سوہنے نبی دی جان ایں ابو طالبؓ
اوہدا ذکر اے دِل نوں سرور دیندا دِل دا میرے دَرمان ایں ابو طالبؓ
عاشق اوہنوں نیں سدا سلام کردے سچّے عشق دی شان ایں ابو طالبؓ
سوہنے نبی توں سوہنا فدا ہویا حیدرؔ جانِ اِیمان ایں ابو طالبؓ

اِسی لیے تو ہم کہتے ہیں کہ!

ابو طالبؓ سرکار دی شان اعلیٰ
جہناں نبی توں کیتے جہان صدقے
نبی پاک دے چاچے توں سدا کریئے
اپنا مال قُربان تے جان صدقے
وفاداری دی ایسی مثال دِتی
کِیتا نبی توں علیؓ ذیشان صدقے

Marfat.com

حیدرؔ مُلّاں ایمان دی گلّ کردا

ابو طالبؓ توں ساڈے ایمان صدقے

مرکز مہرو وفا ابو طالبؓ

والدِ مرتضیٰ ابو طالبؓ

عزیزانِ گرامی قدر ! حضرت سیّدنا ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ثناء خوانِ اوّل ہیں۔

☆ حضرت سیّدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ وصی حضرت عبدالمطلب ہیں۔

☆ حضرت سیّدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ مُحبّ ومحبوبِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

☆ حضرت سیّدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے چچا ہیں۔

☆ حضرت سیّدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ شیرِ خدا حضرت علی المرتضیٰؓ کے والدِ گرامی ہیں۔

☆ حضرت سیّدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ موحدِ صادق ہیں۔

☆ حضرت سیّدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ عارف باللہ ہیں۔

☆ حضرت سیّدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ صحابی رسول ہیں۔

☆ حضرت سیّدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ ولی اللہ ہیں۔

Marfat.com

☆ حضرت سیّدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کفیلِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔

☆ حضرت سیّدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ وکیلِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔

☆ حضرت سیّدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ پیکرِ تقویٰ وطہارت ہیں۔

☆ حضرت سیّدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ مُجسّمہءِ شرافت ہیں۔

☆ حضرت سیّدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ اہلِ ایمان کے سردار ہیں اور تمام ایمان والے آپ سے محبّت کرتے ہیں کیونکہ آپ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبّت کرنے کا ڈھنگ اہلِ ایمان کو بتایا اور سرکار سے محبّت کرنا قُرآن واحادیث سے ثابت ہے اور حضور کی محبّت کے بغیر اِیمان مکمل نہیں ہوسکتا تو عزیزانِ گرامی قدر اِس محبّت کا سچّا ثبوت دیتے ہوئے اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور بُلند آواز سے دُرود پاک کا ہدیہ پیش کیجئے!

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِی یَارَسُوْلَ اللہ

لکھّاں دُرود اُس تے لکھّاں سلام اُس تے

جس شہنشاہ نُوں دِتّی نبیاں نے وی سلامی

ہر دم دُرود پڑھدا اللہ! نبی تے صائم

اللہ دی مُصطفےٰ تے صلوٰت ہے دوامی

Marfat.com

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ

اللہ دی مصطفٰے تے صلوٰت ہے دوامی

آپ سب بھی بلند آواز سے بارگاہِ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں صلوٰۃ پیش کریں !

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِی یَارَسُولَ اللّٰہ

وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَاسَیِّدِی یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

ایک خُوبصورت خمسہ

حضرت علامہ صائم چشتی شاعر بے مثال ہیں۔

حضرت علامہ صائم چشتی کا لکھا ہوا ہر کلام ہی بے مثل ہوتا ہے۔

ان کی لکھی ہوئی نعتیں اور ان کا کلام شاعروں کی بھی راہنمائی کرتا ہے اور اُنہیں منزلِ علم وادب مہیا کرتا ہے آپ کا ایک نہایت ہی خوبصورت کلام پیش کرتا ہوں فرماتے ہیں۔

قیامت آئے گی سُورج کے انگاروں کے جُھرمٹ میں

حدیث پاک ہے کہ سُورج بالکل زمین کے قریب ہوجائے گا جب سُورج اتنا قریب ہوگا تو زمین بھی انگارہ بن جائے گی۔

قیامت آئے گی سُورج کے انگاروں کے جُھرمٹ میں

نظر ہر اک کی کھو جائے گی نظاروں کے جُھرمٹ میں

Marfat.com

نبی سارے ہی ہونگے اپنے افکاروں کے جھرمٹ میں
غرض ہوگا جہاں محشر کے آزاروں کے جُھرمٹ میں
مُحمد مُصطفیٰ ہوں گے گُنہگاروں کے جُھرمٹ میں

اور !

رسائی فکرِ واعظ کی بہشتوں کی فضا تک ہے
خرد کی انتہا گو یاجنُوں کی ابتدا تک ہے
رسائی ابنِ مریمؑ کی فقط چوتھے سماء تک ہے
بنا جبریل بھی ساتھی مقامِ منتہیٰ تک ہے
مُحمدؐ عرش پر پہنچے ہیں انواروں کے جُھرمٹ میں

جگہ حُجرہ ہے زاہد کی ملیں گے رند میخانے
گلُوں کی ہمنشیں بُلبل شمع کے گرد پروانے
رہِ محبوب میں اکثر ملا کرتے ہیں دِیوانے
سُنا ہے شاہوں کے ہوتے ہیں شاہوں سے ہی یارانے

مگر مولا علی! کون علی !

☆ تاجدارِ ھل اتیٰ علی
☆ شاہِ دوسرا علی
☆ محبوبِ محبوبِ خُدا علی
☆ اَبُوتراب علی

Marfat.com

☆ شہرِ علم کے باب علی

☆ ناطقِ قرآن علی

☆ حامیِ رحمان علی

☆ سیّد و سُلطان علی

☆ اشرف و ذیشان علی

☆ ابو طالب کے دِلدار علی

☆ مومنین کے سردار علی

سُنا ہے شاہوں کے ہوتے ہیں شاہوں سے ہی یارانے
مگر مولا علی ملتے ہیں ناداروں کے جھرمٹ میں

عزیزانِ گرامی قدر! ہر شخص چاہتا ہے مجھے اللہ کا قُرب حاصل ہو جائے مگر اللہ تعالیٰ کو پانے کے لئے کیا کیا آزمائشیں پُوری کرنی پڑتی ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

مِلے تھے آگ کے شُعلوں میں خالق کو خلیل اللہ
مِلے تھے زیرِ خنجر حضرتِ حقّ کو ذبیح اللہ
مِلے تھے وادیٔ سینا کی چوٹی پر کلیم اللہ
مِلے چرخِ چہارم پر تھے مانا اُس کو رُوح اللہ
ملے شبّیر لیکن حقّ کو تلواروں کے جُھرمٹ میں

عزیزانِ گرامی قدر! ایک جُھرمٹ وہ بھی ہے کہ آقا اپنے سحابہ

Marfat.com

کے جھرمٹ میں جلوہ گر ہیں وہ منظر کیسا ہو گا؟

وہ منظر پیارا منظر ہو گا۔

وہ منظر نہایت دلآویز منظر ہو گا جب خُود رسول العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے پیاروں کے جُھرمٹ میں ہوں گے اِس منظر کو حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ مَقطع میں بیان کرتے ہیں کہ وہ ایسا منظر ہے۔

خُوشا صلّیِ علیٰ ہَر سُو ترانے حُوروں نے گائے
فرشتے آسماں سے یہ نظارا دیکھنے آئے
بُتوں کو آگیا لرزہ قدَم شیطاں کے تھرّائے
ہُوا مدّھم قمَر صائمؔ سِتارے سارے شرمائے
مُحمّدؐ مُصطفیٰؐ کو دیکھ کر یاروں کے جُھرمٹ میں

اسی لئے آپ فرماتے ہیں!

کر سکو گے کس طرح اُن سے صحابہؓ کو جُدا
گِرد مدنی چاند کے تاروں کا ہالہ چاہیے

ہوا مدّھم قمر صائم ستارے سارے شرمائے
مُحمّدؐ مصطفیٰؐ کو دیکھ کر یاروں کے جُھرمٹ میں

اب وقت بھی ایسا ہے کہ میں اب محسوس کر رہا ہوں کہ اب ایک کے سامنے اُس ثنا خوان رسول کو پیش کروں کہ جن کی محبتؓ میں میرا اور آپ سب

Marfat.com

کے دل ڈوبے ہوئے ہیں تو تشریف لاتے ہیں ساہیوال سے تشریف لائے ہوئے ہمارے مہمان ثنا خوان رسول واجب الاحترام جناب قاری محمد شاہد صاحب شاہد صاحب جن آواز میں ریلز ہونے والا ہر کیسٹ لاکھوں کی تعداد میں سیل ہوا جناب قاری شاہد محمود صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ایسی آواز عطا فرمائی ہے جو سُننے والوں پر بے حد اثر کرتی ہے یہی وجہ کہ آپ مقبول عام ثناء خوان ہیں ان کا تعارف ان الفاظ میں کرواتا ہوا ان کو دعوت دوں گا کہ قاری شاہد محمود قاریِ قُرآن بھی ہیں اور نبیِ کریم کے ثنا خوان بھی ہیں۔

قاری شاہد محمود غُلامِ محبوب رحمان بھی ہیں اور خادم شیرِ یزدان بھی۔

☆ قاری قاری محمود سراپا وجدان بھی ہیں اور ذوق کا سامان بھی۔

☆ قاری شاہد محمود سوز کی بُرہان بھی ہیں اور گُداز کا درمان بھی۔

تشریف لاتے ہیں محترم جناب قاری شاہد محمود قادری صاحب،

سیّدہ زینب علیہا السلام

حضرت سیدہ زینب علیہا السلام مولائے کائنات کی صاحبزادی ہیں سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی لخت جگر ہیں آپ نے جس طرح اپنے بھائی حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام کے ساتھ امتحانِ کربلا دِیا اس کی مثال نہیں ملتی۔

حضرت امام حُسین عَلَیہِ السَّلَام کا اِمتحان تو کربلا کے مَیدان میں ختم وہ

Marfat.com

گیا لیکن سیدہ زینب سلام اللہ علیہا کا امتحان تب بھی جاری رہا اور جب تک آپ کی ظاہری حیات مبارکہ رہی آپ پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی آزمائش آئی اور آپ اس پر ساری حیاتِ مُبارکہ استقامت پر رہیں۔

حضرت سیدہ زینب بنتِ فَاطِمَۃ الزَّہرا سلام اللہ علیہا ہیں۔

حضرت سیّدہ زینب پیکرِ صبر واستقلال ہیں۔

حضرت سیّدہ زینب آلِ رسول الثقلین ہیں۔

حضرت سیّدہ زینب نُورِ نُورِ چشم رحمۃ للعالمین ہیں۔

حضرت سیّدہ زینب حضرت ابو طالب کے گھر کی بہار ہیں۔

حضرت سیّدہ زینب اپنے زمانے کی عورتوں کی سردار ہیں۔

حضرت سیّدہ زینب وارثِ سیدۃ النساء ہیں۔

اِک راہِ حق میں صد ہا مُصیبت قبول کی
زینب کو مِل رہی ہے وراثت بتُول کی

حضرات گرامی غور فرمائیں سیّدہ زینب علیہا السلام کے حوصلہ کا کہ کیا امتحان تھا کبھی عون ومحمد کو بھیجا تو کبھی اپنی گود کے پالے بھتیجے علی اکبر کو میدان کربلا میں بھیجنے کا حوصلہ تھا تو فقط ثانی زہرا حضرت سیّدہ زینب سلام اللہ علیہا کا تھا اور پھر اپنے بھائی امام وقت حضرت امام حُسین علیہ السّلام کی لاش مبارک کا پہرا دینا کس کے بس کی بات تھی لیکن یہ بات بھی حقیقت ہے کہ جب امام عالی مقام شہید ہوئے تو سیّدہ زینب سلام اللہ علیہا کے دل پر کیا

Marfat.com

گذری ہوگی۔

تک وِیرن دے لاشے تائیں تڑپ گئی ہمشیرہ

سیّدہ روتی ہیں اور اِمام عالی مقام کی لاش مُبارک کو مخاطب کر کے

کہتی ہیں !

اِک تے گلّ اَخیری کر لے بھَین لُٹّی دِیا ویرا

بھَین غریب دیاں اَج سدّھراں مُکیّاں میریا ویرا

عزیزانِ گرامی !

سُن کے غم شبیّر دا اَتھّرو وَگن جیویں پرنالہ

اِنج سَن تیر سیّد دے تَن تے جیویں چھنّ دے گردے ہالہ

جو سی ازلی حصّہ صائمؔ اوہ پی لیا سُرخ پیالہ

زینب ویرے توں وِچھڑی جیویں کوئی بھَین نہ وِچھڑے شالہ

حضراتِ گرامی ! سیّدہ فاطمۃ الزّہرا سلام اللہ علیہا کی صاحبزادی

کی پرورش اُس ماں نے کی تھی کہ جن سے بہتر عورت کوئی جہان میں نہیں ہے

بلکہ !

کی پاکیزگی جس سے حُوروں نے حاصل ہے عِصمت سراپا مُحمّد کی بیٹی

ہے بلقیس و مریم سے بھی شان والی وہ ذِی شان زُہرا مُحمّد کی بیٹی

سبحان اللہ !

توجب پرورش کرنے والی جناب زہرا سلام اللہ علیہا ہوں تو بیٹی بھی

Marfat.com

پھر سیّدہ زینب علیہا السلام ہی ہونا تھیں آپ نے اُیسا امتحان دیا جس کی مثال کوئی مورّخ پیش نہیں کر سکتا۔ ایسی بہن کہ ایسی بہن کسی کی نہیں ہے اگر بھائی حُسین ہے تو بہن بھی زینب ہے۔

گھلّ کے مقتل دے وَلّ دونویں لختِ جگر
کہیا زینب نے رَبّا ہے تیری نظر
میری محنت دا اَج مینوں مِلیا ثمَر
میری اُولاد وِیراں دے کمّ آ گئی

کربلا کی ہر ہر گھڑی امتحان میں گذر رہی ہے بیٹوں کی قربانی پر تو سیّدہ نے آنسو بھی نہیں بہائے لیکن وہ علی اکبر جو شبیہِ رسول تھے جنہیں سیّدہ زینب نے گود میں پالا تھا جن کی اِجازت امام عالی مقام نے اجازتِ زینب سے مشروط کر رکھی تھی جب علی اکبر علیہ السّلام کی لاش مُبارک خیمے میں آئی تو سیّدہ زینب نے کیسا امتحان دیا ہوگا۔ امام عالی مقام اپنے جوان صاحبزادے کا لاشہ مبارک لیکر خیمے میں آئے اور فرمایا !

لے اکبر دا لاَشہ سیّد جَد خیمے وَلّ آیا
تڑپ پئے اَسمان سی سارے ملکاں ہوش ونجایا
بھَین زینب نُوں آکے صابر سیّد نے فرمایا
بھیناں لُٹ لیا ای تیرا کوفیاں کُل سرمایا

جب خود امام عالی مقام روانہ ہوتے ہیں !

Marfat.com

زینب نوں مل اخیری جس دم حُسین چلّیا
رو رو کے کہیا زینب ہُن دل دا چَین چلّیا
روئے زمین صاتم آسمان رو رہے نے
زہرا دے نُور پارے قُربان ہو رہے نے
تیراں دی زد تے ناطق قرآن آگیا اے

حضرت سیّدنا امام حسین علیہ السلام

عزیزانِ گرامی ! محرّم الحرام سے لے کر ذوالحج تک تمام مہینے حضرت امام حسین علیہ السلام کے ہیں جو لوگ ذکرِ حُسین کو صرف مُحرّم الحرام کے مہینے تک محدود رکھتے ہیں اُیسے لوگ ناانصافی کرتے ہیں۔

☆ ذکرِ حُسین سارا سال ہی کرنا چاہیئے۔

☆ ذکرِ حُسین برکتوں، رحمتوں، رفعتوں، عظمتوں والا ذکر ہے۔

☆ ذکرِ حسین غمُوں سے نجات دیتا ہے۔

☆ ذکرِ حسین عبادت ہے۔

☆ ذکر حسین سُنّتِ رسول ہے۔

☆ ذکر حسین نجات کا وسیلہ ہے اور نجات حاصل صرف ایک مہینے میں ہی ضروری نہیں بلکہ سارا سال ہی حاصل کرنی چاہیئے۔

امام عالی مقام کا غَم دراصل رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا غَم ہے

اور یہ غم یہ جو سارا ہی عاشقانِ رسول کے غموں کو دور کرتا ہے۔

آجاندا جدوں صائمؔ شبّیر دا غم دِل وچّہ
جاندا اے ہر ے سارے دُرداں دی دَوا کر کے

کیا غم کبھی کبھار آتا ہے؟ اس کا جواب بھی

حضرت علاّمہ صائم چشتی ایک شعر میں دیتے ہیں کہ غمِ حسین کسی ایک دن کے لئے نہیں آتا غمِ حسین ایک مہینے کے لئے نہیں آتا بلکہ،

دِلاں وچہ تازہ غم رہندا اے سارا سال کربل دا
قلم دا سینہ پھٹ جاندا لِکھے جد حال کربل دا

آج بھی تاریخ کے اوراق ذکرِ حسین سے چمک رہے ہیں۔

وچ تاریخ دے چمکن اج تک بن کے اوہ تنویراں
خون دے نال جو لِکھیاں سیّد کربل وچ تحریراں
دین لئی نیزے برچھیاں جھلّے نازک نرم سریراں
ویکھے ظُلم سیدّ تے صائمؔ تڑپ گئیاں تقدیراں

خُدا جانے کی راز ہے ایہہ خُدا دا
کہ ہے واقعہ عجَب کرب و بلا دا

ہر پاسے ونڈ دا نور گیا ظُلمات دا سینہ چیر گیا

Marfat.com

لگھ جھڑیاں جھڑیاں راہواں توں زہرا دا بدر منیر گیا

شبیرؑ دے نُوں نُوں وچہ صائم قرآن اِنج رَچیا ہو یا سی

سر نیزے چڑھیا ہو یا وی قُرآن دی کر تفسیر گیا

کون حسین؟ ناطق قُرآن حسین

☆ سیدؑ و ذیشان حسین

☆ اسلام کی بُرہان حسین

☆ ہم سب کا اِیمان حسین

☆ کربلا کے سُلطان حسین

☆ اہلِ وفا میں پہلے اِمام حسین یعنی کربلا والوں میں

☆ اہل جنّت کے دُوسرے سردار حُسین۔ پہلے امام حسن

☆ آئمہ کرام میں تیسرے حسین۔ پہلے علی دوسرے حسن

☆ محبوبانِ رسول میں چوتھے حسین پہلے فاطمہ دوسرے علی تیسرے حسن،

☆ اہل کسا میں پانچویں حسین پہلے رسول دوسری بی بی پاک تیسرے علی چوتھے حسن،

عزیزانِ گرامی! کون ہے جو امام حسین علیہ السلام کی شان و عظمت کما حقہ بیان کرنے کا دعویٰ کر سکے؟ ارے جن پر درود بھیجے بغیر اللہ تعالیٰ کی عبادت مکمل نہیں ہوتی اُن کی عظمت کو سوچنے والا کوئی ذہن نہیں ہو

Marfat.com

سکتا۔

حقیقت ہے کہ،

☆ حُسین بے مثال ہے۔

☆ حُسین لجپال ہے

☆ حُسین ہماری ڈھال ہے۔

☆ حُسین باجمال ہے

☆ حُسین باکمال ہے

☆ حُسین میرا دین ہے۔

☆ نبوّت کا نگین ہے۔

☆ حُسین دُرِ ثمین ہے۔

اے حسین ابن حیدر اے سبطِ نبی دینِ حقّ کو بچانا ترا کام ہے

ڈوبنے کو سفینہ تھا اسلام کا پار اُسکو لگانا تیرا کام ہے

جس جگہ بھی ترا خونِ اقدس گرا پھول کھلتے گئے گلستاں بن گیا

دشتِ کربل کی جلتی ہوئی ریت کو رشکِ جنّت بنانا تیرا کام ہے۔

لاکھوں حافظ بھی ہیں پاک قرآن کے لاکھوں قاری بھی دُنیا میں آئے مگر

سر کو سجدے میں کٹوا کے نیزے پہ پھر پڑھ کے قرآں سُنانا تیرا کام ہے

تیر بیٹے کی گردن سے کھینچا تھا جب کس بلندی پہ ہو گا ترا حوصلہ

ڈال کر موت کی آنکھ میں آنکھ کو یُوں شہا مُسکرانا تیرا کام ہے

Marfat.com

ہم پہ اِحسان کتنا ہے آقا تیرا اپنا سب کُچھ لٹایا ہمارے لئے

اپنے بچّوں کو پیاسے ہی کر کے وِداع ہم کو کوثر پلا نا تیرا کام ہے

میرا دامن تو خالی ہے اعمال سے پاس کُچھ بھی نہیں تیرے غم کے سوا

حشر کے روز صائم خطا کار کو لے کے جنّت میں جانا تیرا کام ہے

تاجدارِ کربلا اَے شہسوارِ کربلا

کر دیا فِردوس تُو نے ریگ زارِ کربلا

تیرے اشکوں کی سلامی کو ستارے آ گئے

سیّد السّادات عابدِ اشکبارِ کربلا

اَے حُسین ابنِ علی اَے دِلفگار کربلا

تُجھ کو دیتے ہیں سلامی آسماں والے سبھی

شان ارفع ہے تیری کِتنی دیارِ کربلا

روز و شب جاری ہے صائم اشکباری یہ تری

تیرا رونا کب تھمے گا بیقرارِ کربلا

عزیزانِ گرامی ! غمِ حُسین میں آنکھوں سے بہنے والا ہر آنسو مغفرت ونجات کا ٹکٹ ہے اگر ہم رسول وآلِ رسول سے سچّی محبّت رکھیں تو یقیناً ہماری نجات ہو جائے گی۔

کیونکہ حُسین محبوب رسول بھی ہیں اور محبوبِ خُدا بھی ہیں حسین

Marfat.com

شہیدوں کے سردار بھی ہیں اور جنّت کے نوجوانوں کے سردار بھی ہیں اور یہ بھی خوشخبری ہے کہ جنّت میں کوئی شخص بُوڑھا نہیں ہوگا تمام نوجوان ہوں گے۔

ایک صاحب کہنے لگے جناب ایک بات بتائیں سب جنّت میں تمام نوجوان ہی ہوں گے تو یقیناً حضرت علیؑ بھی نوجوان ہوں گے میں نے کہا ہاں کہنے لگے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی جوان ہوں گے تو اُن کا مرتبہ کیا ہوگا جبکہ نوجوانوں کے سردار تو امام حُسینؑ ہیں تو میں نے کہا اے کم فہم غور کر! حسین علیہ السّلام جنت کے سردار ہیں اور علی المرتضیٰ وہاں جنت کے سردار کے والد گرامی ہیں جناب رسول اللہ مالک جنّت ہیں جنہوں نے جنت کی سرداری امام حُسین علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام کو عطا فرمائی ہے اس لئے ان کے درجے میں حُسین علیہ السلام کے سردار ہونے سے کوئی کمی واقع نہیں ہوسکتی۔

تو بارگاہِ امامت میں سلام پیش کرنے کے لئے تشریف لاتے ہیں جناب سائیں محمد رفیق چشتی قلندری صاحب۔

حضرات گرامی!! امام حُسین علیہ السلام شہداء کے بھی سردار ہیں اور صابرین کے بھی امام ہیں حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

کندہ عزم دی صبر دا بحر ڈوہنگا پیکر سخی سیّدِ استقلال دا اے

کربل وچہ جو آیا ظہور اندر راز خاص ربِّ ذوالجلال دا اے

Marfat.com

بُجھن لگی سی شمع اِسلام والی خُون پا کے مُڑ کے بال دا اے
لوکی وقت زوال دا سمجھ بیٹھے سیّد آکھیا وقت وصالِ دا اے
پیشی وقت دَربار وچہ پیش ہو کے ربِّ عالم نُوں لاشاں وکھال دا اے
منگیا صِلہ کہ نانے دی بخش اُمّت کیڈا حوصلہ علی دے لال دا اے

یزید کا کفر

حضرات گرامی!

حضرت علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف" جان بہار" میں ایک نعتیہ قصیدے میں بارگاہِ سرورِ کونین میں اِستغاثہ پیش کرتے ہیں اور آپ سے التجاء کرتے ہیں

حضور رحم کہ سُنّی بھی خارجی ہو کر
ملے ہیں جاتے تَسَلسُل سے بے لگاموں میں

عزیزان گرامی!

آج بعض سنی کہلوانے والے یزید کے حامی بنے ہوئے ہیں بلکہ معاملہ یہاں تک پہنچ گیا ہے کہ وہ یزید جس کو امیر المومنین کہنے والے شخص کو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے کوڑوں کی سزا دی تھی اُس یزید لعین کے بارے میں نرم گوشہ اختیار کیا جارہا ہے۔ اور لوگوں کو یہ جتایا جارہا ہے کہ کربلا میں امام

Marfat.com

عالی مقام اور ان کی آل پر ظلم و ستم اور ان کی شہادتوں میں یزید شامل نہیں تھا اور اس کا کوئی قصور نہ تھا۔

یزید نا صرف بے گُناہ تھا بلکہ اچّھے کردار کا مالک تھا۔

عزیزانِ گرامی!

اگر یزید اچّھا ہوتا تو اِمام احمد بن حنبل کبھی اُس پر کُفر کا فتویٰ صادر نہ فرماتے اگر یزید اچّھا ہوتا تو اس کے حامی کو حضرت عُمر بن عبد العزیز کوڑے نہ لگواتے۔ اگر یزید اچّھا ہوتا تو چودہ سو سال کے عُلمائے اَخیار اولیائے کبار کبھی یزید پر لعنت کو جائز نہ سمجھتے۔

واقعہ کربلا سے یزید کو بری الذمہ قرار دینے والے اگر تاریخ کا مُطالعہ کریں تو یزید کے بارے میں کبھی نرم گوشہ نہ رکھیں۔ واقعۂ کربلا کے علاوہ واقعات حرّہ اور کعبۃ اللہ پر چڑھائی کرنا اِتنے بڑے جرائم ہیں جو یزید لعین اور اس کی فوج کو کافر قرار دینے کے لئے کافی ہیں۔

یزید مُحرّمات سے زنا کرنے والا تھا۔

یزید اعلانیہ شراب نوشی کرتا تھا۔

یزید اسلام کا باغی تھا۔

یزید رسول اللہ کا دُشمن تھا۔

یزید قرآن کو تبدیل کرنا چاہتا تھا۔

جو لوگ یزید کو اچّھا جانتے ہیں لازماً ان کے سینے میں بُغضِ رسول

Marfat.com

،صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

حضرات گرامی! آج مجھے کہنے دیجئے یہ تبلیغ ہے یہ میرا حق ہے یہ محبتِ اسلام کا تقاضا ہے کہ میں کہوں یزید خبیث ہے۔

یزید لعین ہے۔

یزید کُفر کی علامت ہے۔

یزید بے ایمان اور خارجی تھا۔

یزید ظالم اور لعنتی تھا۔

یزید صرف کافر نہیں تھا بلکہ خبیث ترین کافر تھا۔

یزید ان لوگوں کی فہرست میں شامل ہے جو اللہ کے باغی ہیں۔ جو اللہ کے دین کے باغی ہیں اسی لئے علاّمہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

موسیٰ و فرعون و شبّیر یزید

ایں دو قوّت از حیات آمد پدید

جیسے حضرت مُوسیٰ علیہ السلام کے مقابلے میں فرعون آیا۔

جیسے حضرت اِبراہیم علیہ السلام کے مقابلے میں نمرود آیا۔

جیسے حضرت صالح علیہ السلام کے بارے میں ان کی قوم آئی۔

جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مقابلے میں یہود آئے۔

جیسے حضرت سیدّنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلے میں ابوجہل آیا جیسے حقّ کے مقابلے میں باطل آیا وَیسے ہی حق و باطل کی جنگ

Marfat.com

ہوئی اور حضرت امام حسین علیہ السّلام کے مقابلے میں یزید لعین آیا یزید کے سیارہ کارناموں میں واقعۂ حرہ کو معمولی واقعہ نہیں ہے اس کی تفصیل جذب القلوب اور خلاصۃ الوفا میں موجود ہے۔

عزیزانِ گرامی ! یزید تو ایسا کمینہ اور خبیث اِنسان تھا جسے انسان کہنا بھی انسانیّت کی توہین ہے۔

حضرات گرامی ! یزید کا مقصد اِسلام کو ختم کرنا تھا مگر امام عالی مقام نے اُس کا مقصد فیل کر دیا اور امام اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ مقصدِ حُسین علیہ السلام بیان فرماتے ہیں۔

☆ یزید کا مقصد اِسلام کو مٹانا تھا۔

☆ حُسین کا مقصد اسلام کو بچانا تھا۔

☆ یزید کا مقصد تھا شریعت کی حدوں کو توڑا جائے۔

☆ حُسین کا مقصد تھا نفاذِ اِسلام کی تکمیل ہو جائے۔

☆ یزید کا مقصد تھا حکومت کی بالادستی قائم کی جائے۔

☆ حُسین کا مقصد تھا شریعت کی بالادستی قائم رہے۔

☆ یزید کا کا مقصد تھا حُرمتِ قُرآن کو نیلام کیا جائے۔

☆ حُسین کا مقصد تھا قُرآن کا اِحترام کیا جائے۔

☆ یزید کا مقصد تھا حقِّ خُود ارادیّت چھین لیا جائے۔

☆ حُسین کا مقصد تھا حقِّ خُود ارادیّت کا تحفظ لیا جائے۔

Marfat.com

☆ یزید کا مقصد تھا حسین حقؑ کی آواز روک لے۔

☆ حُسین کا مقصد تھا حق کا بول بالا ہو جائے۔

☆ یزید کا مقصد تھا حُسین میری غیر اسلامی حکومت تسلیم کرے۔

☆ حُسین کا مقصد تھا اسلام میں کُفر کو خلط مَلط نہ ہونے دیا جائے

☆ یزید چاہتا تھا حُسین نے میری ہاں میں ہاں ملائی تو میری بات بن جائے۔

☆ امام حُسین کا مقصد تھا اگر ایسا ہوا تو اِسلام کی بات بگڑ جائے گی۔

☆ یزید چاہتا تھا جبر و تشدّد کی حکومت ہو۔

☆ امام حُسین چاہتے تھے کہ انصاف کی حکومت ہو۔

☆ یزید کا مقصد تھا کہ جسموں پر حکومت کی جائے۔

☆ امام حُسین کا مقصد تھا رُوحوں پر حکومت کرنا۔

☆ یزید شیطان کی طرف شَیطان تھا۔

☆ امام حسین کی طرف رحمان تھا۔

شاعر سردار حسین سردار یزید بے دین کے حامیوں کے بارے کہتے ہیں کہ !

اج توں تیرہ سو سال دے بعد مُڑ کے حامی اُٹھے یزید مکّار دے نے

کہندے پئے یزید سی حقؑ اُتے دشمنی دین دے جھکھاں پئے ماردے نے

جہڑا آکھے یزید تے مَیں کافر کرو منصفی اوہدا ایمان کی اے

Marfat.com

پاس کرے یزید دا جو مُلّاں اوہدی بخشش دا دسّو اِمکان کی اے
اوس مُلّاں نُوں ست سلام میرا جہدا ووٹ یزید لعین دے ولّ
اکھّاں سامنے حق نُوں ویکھ کے تے جُھکی جاندا اے ظالم بے دین دے وَلّ
کوئی شک نہیں اوس دے کُفر اندر جہڑا کُفر نُوں کُفر پکاردا نہیں
کافر کافر یزید پلید کافر نکتہ غلط ایہہ شاعر سردار دا نہیں
کافر کافر یزید پلید کافر نکتہ غلط ایہہ شاعر سردار دا نہیں

اور حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں !

سِدھی گلّ میں تے کرنی جاں دا ہاں
لمّی چوڑی تمہید توں ڈر اوندا
جس وِچ ہووے نہ ٹھوس دلیل کوئی
مینوں ایسی تردید توں ڈر اوندا
غلطی اُتّے حسین یزید حقّ تے
آکھن والے یزید توں ڈر اوندا
جس وچ ہووے توہینِ حُسین صائمؔ
مینوں ایسی توحید توں ڈر اوندا

راز کربل دا عقل جے کھول سکدی پیدا کدی نہ رُوح یزید ہُندی
سودے ہُندے نہ جنّت دے تے نال سراں دے جنّت خرید ہُندی

Marfat.com

حضرات گرامی ! یزید بلاشُبہ کافر ہے اس کے بارے میں شک کرنا جرمِ عظیم ہے جو لوگ کہتے ہیں کہ امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے سکوت کیا ہے بالکل جھوٹ بولتے ہیں چنانچہ صاحب کی کسی بھی کتاب سے یزید کے بارے میں سکوت کرنا موجود نہیں ہے جہاں تک یزید کے کُفر کی بات ہے تو اس کا اقرارِ کُفر موجود ہے جس کے بعد کسی کے بھی سکوت کی گُنجائش نہیں ہے البدایہ والنہایہ میں اِمام ابنِ کثیر رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ جب امام عالی مقام کا سرِ انور اور اہلبیت کے افراد دربارِ یزید میں پہنچے تو یزید لعین نے اِمام عالی مقام کے کٹے ہوئے سرِ انور کو سامنے رکھ کر نفرت و حقارت سے چہرۂ انور پر چھڑی ماری اور بڑے غرور اور نخوت کے ساتھ اعلان کیا کہ میں نے اُولادِ رسول سے جنگِ بدر کا بدلہ لے لیا ہے۔

﴿البدایہ والنہایہ جلد ۸ صفحہ نمبر ۱۹۴﴾

اِس اقرار کے بعد یزید کے کُفر میں کوئی شک نہیں رہ جاتا کیونکہ جنگِ بدر میں حضور کے مقابلے میں کافر تھے اور انہیں کافروں کا بدلہ آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لینے کا اقرار یزید لعین کے کافر ہونے پر دلیل ہے جو لوگ آلِ رسول کو ماننے والے ہیں۔

☆ جو لوگ آلِ رسول کے محبّت ہیں۔

☆ جو لوگ قُرآنِ پاک پر عمل پیرا ہیں۔

☆ جو لوگ اَحادیث رسول کے پیرو ہیں۔

Marfat.com

وہ کبھی بھی یزید کے بارے میں اچھی رائے قائم نہیں رکھ سکتے اپنے عقیدے کو درست رکھیں اور آلِ رسول کی غُلامی کا دَم بھریں بروزِ قیامت یزید کام نہیں آئے گا بلکہ حضُورِ اقدس کی محبّت اور آلِ رسول کی مودّۃ کام آئے گی۔

Marfat.com

آقا کی بات

حضرات گرامی !

☆ بات ہو رہی ہے تاجدارِ انبیاء کی۔

☆ بات ہو رہی ہے زینتِ اَرض وسما کی۔

☆ بات ہو رہی ہے محبوبِ کبریا کی۔

☆ بات ہو رہی ہے سَرچشمہ نُورِ خاور کی۔

☆ بات ہو رہی ہے مالکِ زمزم وکوثر کی۔

☆ بات ہو رہی ہے سراجِ منوّر کی۔

☆ بات ہو رہی ہے مالکِ ماہ واختر کی۔

☆ بات ہو رہی ہے خیرالبشر کی۔

☆ بات ہو رہی ہے سیّدِ سَرور کی۔

☆ بات ہو رہی ہے خلق کے رہبر کی۔

☆ بات ہو رہی ہے ساقیِ کوثر کی۔

☆ بات ہو رہی ہے رَبّ کے پیمبر کی۔

☆ بات ہو رہی ہے اَنبیاء کے افسر کی۔

☆ بات ہو رہی ہے عبداللہ کے دِلبر کی۔

☆ بات ہو رہی ہے اعلیٰ وافخر کی۔

Marfat.com

☆بات ہو رہی ہے بدرِ مُنوّر کی۔

☆بات ہو رہی ہے رسولِ ابرار کی۔

☆بات ہو رہی ہے احمد مُختار کی۔

☆بات ہو رہی ہے حبیب کِردگار کی۔

☆بات ہو رہی ہے اُمّت کے غمخوار کی۔

☆بات ہو رہی ہے حضُور کے کمال کی۔

☆بات ہو رہی ہے آقا کے جلال کی۔

☆بات ہو رہی ہے مدنی کے جمال کی۔

☆بات ہو رہی ہے مولیٰ کی آل کی۔

☆بات ہو رہی ہے بے مثل و بے مثال کی۔

☆بات ہو رہی ہے ہمارے لجپال کی۔

☆بات ہو رہی ہے کعبۂ ایمان کی۔

☆بات ہو رہی ہے نبیوں کے سُلطان کی۔

☆بات ہو رہی ہے رب کی بُرہان کی۔

☆بات ہو رہی ہے سیّدِ ذیشان کی۔

☆بات ہو رہی ہے کُلّی غیب دان کی۔

☆بات ہو رہی ہے اخترِ تابان کی۔

☆بات ہو رہی ہے مالکِ جنان کی۔

Marfat.com

☆بات ہو رہی ہے خاصۂ خاصان کی۔

☆بات ہو رہی ہے ہم سب کے مولیٰ کی۔

☆بات ہو رہی ہے ہم سب کے آقا کی۔

☆بات ہو رہی ہے نبیوں کے دُولہا کی۔

☆بات ہو رہی ہے جہان کے داتا کی۔

☆بات ہو رہی ہے اعلیٰ واَولیٰ کی۔

☆بات ہو رہی ہے ملجاو ماویٰ کی۔

☆بات ہو رہی ہے شفاعتِ مُصطفٰے کی۔

☆بات ہو رہی ہے محبّتِ مُصطفٰے کی۔

☆بات ہو رہی ہے اطاعتِ مُصطفٰے کی۔

☆بات ہو رہی ہے رسالتِ مُصطفٰے کی۔

☆بات ہو رہی ہے اُن کی طہارت کی۔

☆بات ہو رہی ہے اُن کی عظمت کی۔

☆بات ہو رہی ہے اُن کی رفعت کی۔

☆بات ہو رہی ہے اُن سیادت کی۔

☆بات ہو رہی ہے اُن کے مدینے کی۔

☆بات ہو رہی ہے اُن کے پسینے کی۔

☆بات ہو رہی ہے اُن کے رحم کی۔

Marfat.com

☆ بات ہو رہی ہے اُن کے کرم کی۔

میرے آقا کرم کی بات ہے
سامنے سب کے وہی اِک ذات ہے

حضراتِ گرامی! جب آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات ہو تو اللہ تعالیٰ کی ذاتِ اقدس بات کرنے والے پر راضی ہو جاتی ہے۔

جب محمدؐ کی بات ہوتی ہے
خوش خُدا کی بھی ذات ہوتی ہے
اُن کے کہنے سے دن نکلتا ہے
اُن کے صدقے سے رات ہوتی ہے

سرکار کے صحابہ

حضرات گرامی! حضرت سیّدنا محمد مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے صحابہ سارے ہی شان وعظمت کے حامل ہیں اَلحَمدُ لِلّٰہِ ہم سرکار کے سارے غُلاموں کے غُلام ہیں اُن کے تمام صحابہ کرام کے غُلام ہیں ہم سرکار کے صحابہ میں کوئی فرق نہیں رکھتے۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ سرکار مدینہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے اپنے صحابہ کو شان بھی عطا فرمائی ہے اور عظمت بھی عطا فرمائی ہے۔

☆ حضور کے صحابہ محبّت والے ہیں۔

Marfat.com

☆حضور کے صحابہ! عقیدت والے ہیں۔

☆حضور کے صحابہ ! عظمت والے ہیں۔

☆حضور کے صحابہ! رحمت والے ہیں۔

☆حضور کے صحابہ! اِنعام والے ہیں۔

☆حضور کے صحابہ! اِکرام والے ہیں۔

☆حضور کے صحابہ! مقام والے ہیں۔

☆حضور کے صحابہ ! حضور کے یار ہیں۔

☆حضور کے صحابہ ! حضور کے جانثار ہیں۔

☆حضور کے صحابہ ہر مشکل وقت میں حضور کے کام آئے حالانکہ آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم چاہتے تو خُود ہی اپنے اختیارات مُقدّسہ کے اُن مشکلات کو ختم کر دیتے لیکن آپ نے ایسا نہ کیا اس لئے کہ آپ نے اپنے غُلاموں کو مقام و مرتبہ عطا فرمانا تھا اس لئے اُن سے خِدمت حاصل کی۔

حضرات گرامی ! غور فرمائیں جنہیں بنفسِ نفیس سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت کا شرف حاصل ہوا اُن کی شان کا عالم کیا ہوگا۔

جنہوں نے آفتابِ نبوّت کی شُعاعوں سے فیضِ نُور حاصل کیا اُن کے مقام کا عالم کیا ہوگا۔

حضرت علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں !

Marfat.com

صدقے اوہناں توں جہناں نے ویکھیاں نیّں عربی چمن دِیاں عنبر بار زُلفاں
نالے جہناں دے ساہمنے ہین ہوئیاں نازل آیتاں اُمّ الکتاب دیاں

کشتی نُوح حضور دی آل ساری اُمّت لئی ذریعۂ نجات دا اے
تارے چمکدے ہین اُصحاب سارے ایہہ بشارتاں نے آنجناب دیاں

نہ کوئی مِثل مُحمّد دی آل دی اے ناں ای مثالِ اصحابِ رسول دی اے
حاصل نِسبتاں خاص نے دوہاں تائیں مائی آمنہ دے ماہ تاب دیاں

اوہناں جہیا نئیں اُمّت دے وِچ کوئی عظمت شان اکرام عظیم والا
نبی پاک بشارتاں دِتّیاں نیں جِنہاں جِنہاں نُوں روزِ حساب دیاں

کیوں ناں وانگ سِتاریاں چمک جاندے بخت نبی دے پاک اصحابیاں دے
جاچاں جِنہاں نے سکھیاں نبی کولوں اہلِ بیت دے اَدب آداب دیاں

صائمؔ حدِ بیان وچ کیویں آوے شان حَسن و حُسین شہزادیاں دی
دِتّیاں رَبّ سرداریاں جنہاں تائیں باغِ جنّت دے اہلِ شباب دیاں

ہم صحابہ کرام کے غلام بھی اور آلِ رسول کے بھی غلام ہیں۔

Marfat.com

اعلیٰ حضرت فاضل بریلویؒ کہتے ہیں !

اہلِ سُنّت کا ہے بیڑا پار اصحابِ حضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

حضرات گرامی ! ہرانسان کے بیان کا انداز مُختلف ہوتا ہے طرب احمد صدیقی مسجد نبوی کو مخاطب کرتے ہیں کہ

مسجد نبوی تو ہی بتا کچھ سماں وہ کیسا پیارا ہوگا
صحن میں آقا بیٹھے ہوں گے گرد اصحاب کا حلقہ ہوگا
بزمِ نبوّت میں صدّیق بھی فاروق و عثمان و علی بھی
چاروں یار ستارے ہوں گے بیچ میں چاند چمکتا ہوگا

اور حضرت علاّمہ صائم چشتی اُن لوگوں کو مخاطب کرتے ہیں جو صحابہ کرام سے دشمنی میں حد سے زیادہ بڑھ چکے ہیں۔

آپ کہتے ہیں کہ۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دشمنو !

کرسکو گے کس طرح اُن سے صحابہ کو جُدا
گرد مدنی چاند کے تاروں کا ہالہ چاہیے

☆ شان میں ارفع ! سارے صحابہ
☆ اعلیٰ و بالا ! سارے صحابہ
☆ اُن کا صدقہ سارے صحابہ
☆ سُب کے آقا سارے صحابہ

Marfat.com

☆ حُسنِ دِل آرا — سارے صحابہ

☆ نُور اُجالا — سارے صحابہ

☆ چیَن سراپا — سارے صحابہ

☆ انجمن آرائ — سارے صحابہ

☆ فیَض کا دریا — سارے صحابہ

☆ نُور خزانہ — سارے صحابہ

☆ جانِ تمنّا — سارے صحابہ

☆ ہم کا وَسیلہ — سارے صحابہ

☆ ہم کی تمنّا — سارے صحابہ

اَصحابِ محمّدؐ کی کیا شان نرالی ہے

☆ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ابوبکر کو صدیق اکبرؓ بنا دیا۔

☆ حضرت عُمر کو فاروق اعظم بنا دیا۔

☆ عثمان کو ذوالنورؓین بنا دیا۔

☆ حبشی کو بلالِ عالی بنا دیا۔

☆ فارسی کو اہل اللہ بنا دیا۔

☆ خالد کو سیف اللہ بنا دیا۔

☆ ابُودجانہ کو اشجع الشجّاع بنا دیا۔

☆ بلال کو موذّن اوّل بنا دیا۔

Marfat.com

☆زَید بن حارثہ کو ابن رسول بنا دیا۔

☆حنظلہ کو غسیل الملائکہ بنا دیا۔

☆حمزہ کو سیدّ الشہدا بنا دیا۔

☆سلمان فارسی کو عارِف بِاللہ بنا دیا۔

☆اُبوذَر غفاری کو فنا فی اللہ بنا دیا۔

☆اصحابِ صُفّہ کو شان دے دی۔

☆اصحابِ بدر کو مقام دے دیا۔

☆اصحابِ اُحد کو مرتبہ دے دیا۔

☆اصحابِ حُنین کو عظمت دے دی۔

☆اصحابِ رضوان کو رضا دے دی۔

☆اصحابِ مہاجرین کو شفاعت دے دی۔

☆اصحابِ انصار کو رحمت دے دی۔

سب اصحاب حضور دے ہین اعلیٰ

سارے آن والے سارے شان والے

اس لئے کہتا ہوں !

اصحاب محمد کی کیا شان نرالی ہے

حضرات گرامی ! ہمارا اصحابہ کے بغیر نہ تو چارا ہے اور نہ ہی گذارا ہے کیونکہ ہر صحابی رحمتوں کا اشارا ہے اور اہلِ سُنّت کا سہارا ہے۔

Marfat.com

اصحاب محمد کی کیا شان نرالی ہے

ہر عاشق صادق میں تو رنگ بلالی ہے

تو اب تشریف لاتے ہیں عشقِ رسول کی بات کرنے دُنیا پور سے تشریف لائے ہوئے ہمارے مہمان ثنا خوانِ رسول جناب حافظ ظفر اقبال سعیدی صاحب کہ جن کی آواز بے مثل و بے مثال ہے بلکہ با کمال ہے یہ ثنا خوانِ پُر جمال حافظ ظفر اقبال ہے تشریف لاتے ہیں چہرے پر نورانیّت لئے ہوئے نسبتِ سعیدی سے مالا مال حافظ ظفر اقبال سعیدی۔

غریبوں کے آقا فقیروں کے والی

حضرات گرامی ! امیروں سے دوستی ہر کوئی کر لیتا ہے مگر غریبوں اور مُفلسوں ناداروں کے ساتھ نبھانا جدارِ انبیاء کا کام ہے۔

عزیزانِ گرامی !ساری کائنات حضُور کی محتاج ہے۔

ساری کائنات حضُور کی گدا ہے۔

ساری کائنات حضُور کی مانگت ہے۔

ساری کائنات حضُور کی سائل ہے۔

ساری کائنات غریب ہے اور حضُور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے امیر ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام سب سے زیادہ دَولت مند ہیں۔

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حدیثِ پاک ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام خزانوں کی چابیاں مجھے عطا فرمائی ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تاجدارِ کائنات ہیں لیکن آپ غریبوں سے محبّت فرماتے ہیں۔

آپ فقیروں سے پیار فرماتے ہیں۔

آپ ناداروں سے محبّت فرماتے ہیں۔

آپ مفلسوں سے محبّت فرماتے ہیں۔

سارا جہان آپ کا مانگت ہے اور آپ تمام جہان کو بھیک دیتے ہیں۔

حضرت علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔

منگتا جہان سارا آقا تیری گلی دا

اور ایک جگہ فرماتے ہیں !

تیرے دَر پہ خیرِ کثیر ہے
تیرے دَر کا صائمؔ فقیر ہے
دے بدل تو میرے نصیب کو
ملے بھیک صائمؔ غریب کو

اور اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ حضُور اقدس سے بھیک طلب کرنے والے کو کس قدر جلدی بھیک مِلتی ہے غور کریں۔

Marfat.com

منگتا کا ہاتھ اُٹھتے ہی داتا کی دَین تھی
دُوری قبول و عرض میں بس ہاتھ بھر کی ہے

اور پھر کہتے ہیں کہ !

سرکار ہم گنواروں میں طرزِ اَدب کہاں
ہم کو تو بس تمیز یہی بھیک بھر کی ہے

اور حضرت علامہ صائمؔ چشتی سائل کو بھیک دینے کے لئے سرکار مدینہ کی عطا کی بات بڑے خُوبصورت انداز سے کرتے ہیں کہ۔

دَربارِ مُصطفیٰ کی بخشش کا ہے یہ عالم
سائل کو ہیں وہ دیتے اُس کی صدا سے پہلے

اور ایک جگہ اس سے بھی اُوپر کی بات کرتے ہیں !

ایسے سخی کے دَر کے صائمؔ ہیں ہم بھکاری
دیتے ہیں جو گدا کو وہم و گُماں سے پہلے

اور ایک جگہ اپنے مالک و مولیٰ کی بات یُوں کرتے ہیں۔

کہ آقا!

صائمؔ تیرا اَزلی بردہ
تُوں مالک تے والی میرا
تُوں رحمت دا نُور خزانہ
تیرا منگتا کُل زمانہ

Marfat.com

حضرات گرامی !

☆انسان بھی آقا کے فقیر ہیں۔

☆حیوان بھی آقا کے فقیر ہیں۔

☆جنّات بھی آقا کے فقیر ہیں۔

☆فرشتے بھی آقا کے فقیر ہیں۔

حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔

زُلف اوہدی وَالّیل پیاری
اکھیّاں وِچ مَازَاغ دی دھاری
موہ لئی خلقت اُس نے ساری
اُس دے منگتے نُوری نَاری
اُس دے ہتّھ وِچ کُلّ مُختاری
جگ منگتا اُس دے دَر دا

تو پھر کیوں نہ کہوں !

رَبّ تیرا توں رَبّ دا ماہی
عرش فرش تے تیری شاہی
مَیں گولی توُں صاحب میرا
بلکہ منگتا سب جگ تیرا

ناصر شاہ کہتے ہیں !

Marfat.com

میں فقیر ہاں تیرے شہر دا میرا آسرا کوئی ہور نہیں

حضرات گرامی ! ہم سب کو دربار مصطفیٰ سے ہی خیرات مل رہی ہے اور ہم اُن کے دَر کا صدقہ ہی کھا رہے ہیں ایک دو نہیں سارا عالم اُس نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھکاری ہے۔

داتا دا لنگر جاری اے
کُل عالم اوہدا بھکاری اے
کوئی دَسّے تے سہی اِس دَرتوں
ناں جِس نوں ملی خیرات ہووے

اس لئے کہ !

اوہدا دربار شہانہ ایں
تے منگتا کل زمانہ ایں

اور اعلیٰ حضرت سرکارِ مدینہ کے در سے سوال کرنے اور پھر اس سوال کے جواب میں بھیک ملنے کا ذکر بڑے پیارے انداز میں کرتے ہیں کہ۔

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیئے ہیں دُر بے بہا دیئے ہیں

اور ایک جگہ کہتے ہیں !

جب ہم بارگاہِ رسالت میں فقیر بن کر عرض گزار ہوں گے تو ہمارا طریق کیا ہوگا۔

Marfat.com

مانگیں گے مانگے جائیں گے منہ مانگی پائیں گے
سرکار میں نہ "لا" ہے نہ حاجت اگر کی ہے
لَب وَا ہیں آنکھیں بند ہیں پھیلی ہیں جھولیاں
کِتنے مزے کی بھیک تِرے پاک دَر کی ہے

اور مولانا حسن رضا بریلوی بھی اپنے شعور کی شاعری کے کمال سے سرکار کا اپنے بھکاری سے تعلّق اور محبّت کا ہونا یوں بیان کرتے ہیں کہ۔

آتا ہے فقیروں پہ اُنہیں پیار کچھ ایسا
خُود بھیک دیں اور خُود کہیں منگتے کا بھلا ہو

حضرت علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ آقا کی خُیرات کی بات کرتے ہیں۔

ماں باپ بھی میرے تھے گدا تیرے ہی در کے
میں تیری ہی خُیرات کے ٹکڑوں پہ پلا ہوں

حضرت علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ بھی کمال انداز سے اسی بات کو مزید نکھارتے ہوئے یوں رقم طرز ہوئے کہ !

ہیں عجیب آقا کی عادتیں ہیں عجیب اُن کی سخاوتیں
بھریں پہلے جھولی فقیر کی پھر کہیں کہ مولا بھلا کرے
ہوں غریب صائمؔ تو کیا ہوا مُجھے ہے مُحمّد کا آسرا
میں ہوں اُس سخی کا گدا بنا جو طلب سے بڑھ کے عطا کرے

Marfat.com

اور سیّد نعیم الدّین مُراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے ہی روانی سے بھر پُور انداز سے سرکار مدینہ کی ثروت کا ذکر کیا!

غریبوں کی حاجت روا کرنے والے
دو عالم کو رحمت عطا کرنے والے
نعیم سیہ کار پر بھی کرم ہو
فقیروں کو دَولت عطا کرنے والے

حضرات گرامی! سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اخلاقِ مبارک ایسا ہے کہ آپ نے کبھی اپنے سائل کو نہیں جھڑکا کیونکہ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کا فرمان ذیشان ہے۔

وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ

اے محبوب آپ سائل کو مت جھڑکیں۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں!

یارسول اللہ میں مومن ہوں اور آپ مومنین کے لئے رؤف الرّحیم ہیں۔

بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ الرَّحِیْم

کہتے ہیں!

مومن ہوں مومنوں پہ روف الرحیم ہو
سائل ہوں سائلوں کو خوشی لَا تَنْہَر کی ہے

Marfat.com

حضرات گرامی !

جس جس کو بھی دیکھ لیں سرکار کے در کا گدا ہی نظر آتا ہے۔

صحابہ کرام تو ایک طرف اُن کے منگتوں میں انبیائے کرام بھی شامل ہیں۔

☆ یُوسف علیہ السلام کو حُسن ملا تو اُن کا سوالی بن کر۔

☆ مُوسیٰ علیہ السلام کلیم بنے تو اُن کے سوالی بن کر۔

☆ سُلیمان علیہ السلام کو بادشاہت ملی تو اُن کا سوالی بن کر۔

☆ داؤد علیہ السلام کو نغمہ ترنم ملا تو اُن کا سوالی بن کر۔

☆ عیسیٰ علیہ السلام کو معجزات ملے تو اُن کا سوالی بن کر۔

☆ ایّوب علیہ السلام کو دولتِ صبر ملی تو اُن کا سوالی بن کر۔

☆ شاہوں کو شاہی ملی تو اُن کا سوالی بن کر۔

☆ ولیوں کو کرامت ملی تو اُن کا سوالی بن کر۔

☆ اُمّت کو فضیلت ملی تو اُن کا سوالی بن کر۔

☆ کعبے کو عزّت ملی تو اُن کا سوالی بن کر۔

☆ صدّیق کو صداقت ملی تو اُن کا سوالی بن کر۔

☆ فاروق کو عدالت مِلی تو اُن کا سوالی بن کر۔

☆ صحابہ کو عظمت مِلی تو اُن کا سوالی بن کر۔

☆ اُمت کو شفاعت مِلی تو اُن کا سوالی بن کر۔

Marfat.com

☆ چاند کو چاندنی ملی تو اُن کا سوالی بن کر۔

☆ سُورج کو روشنی ملی تو اُن کا سوالی بن کر۔

☆ آئمہ کو امامت ملی تو اُن کا سوالی بن کر۔

☆ ولیوں کو ولایت ملی تو اُن کا سوالی بن کر۔

☆ نبیوں کو نبوّت ملی تو اُن کا سوالی بن کر۔

☆ رسولوں کو رسالت ملی تو اُن کا سوالی بن کر۔

☆ ہم کو شریعت ملی تو اُن کا سوالی بن کر۔

☆ اہل تصوف کو طریقت ملی تو اُن کا سوالی بن کر۔

☆ اہلِ بیت کو طہارت ملی تو اُن کا سوالی بن کر۔

عزیزانِ گرامی!

☆ ہر انسان آقائے دَر کا سوالی ہے۔

☆ سلامت رہے دَرِ مرے مُصطفےٰ کا زمانے کو خیرات ملتی رہے گی

☆ تو اب اسی دربارِ رسالت میں جو مُصطفےٰ کا دربار ہے۔

☆ جو آقا کا دربار ہے۔

☆ جو مولیٰ کا دربار ہے۔

☆ جو داتا کا دربار ہے۔

☆ جو عطا کرنے والے کا آستانہ ہے۔

جو جھولیاں بھرنے والے سلطان کی بارگاہِ طہارت ہیں جہاں سے

Marfat.com

سائل کو تمام نعمتیں حاصل ہوتی ہیں اُسی بارگاہ میں ہدیہ نعت پیش کرنے کے لئے ملک پاکستان کے نامور ثنا خوانِ رسول جن کی آواز کے ہم سب مشتاق ہیں اور اُن کو سُننے کے لئے بے چین ہیں دعوت دیتا ہوں جناب محمد اعظم فریدی صاحب۔

☆ اعظم فریدی پاکپتن کی کوئل ہے۔

☆ اعظم فریدی سُروں کا بادشاہ ہے۔

☆ اعظم فریدی سرکار کا گدا ہے۔

☆ اعظم فریدی ثنا خوان رسول ہے۔

☆ اعظم فریدی نعت پڑھنی جانتا ہے۔

☆ اعظم فریدی ثنا خوانانِ پاکستان میں منفرد مقام کا حامل ہے۔

کیونکہ اس کی آنکھوں میں روشنی محبتِ رسول کی شمع ہے۔

☆ اس کے دل میں اللہ والوں کی محبت جمع ہے۔

☆ اس کے دل میں فیض اولیاء کی طمع ہے۔

☆ یہ ثنا خوان حضور اکرم ہے۔

☆ سوز و گداز کا قاسم ہے۔

نام کے لحاظ سے محمد اعظم ہے تشریف لاتے ہیں واجب الاحترام جناب محمد اعظم فریدی صاحب۔

ہے کعبے دا کعبہ محمد دا روضہ

حضرات گرامی !ایک بڑا ہی خُوبصورت شعر پیش کرتا ہوں اور اس امید کے ساتھ پیش کرتا ہوں کہ جب شعر مری زبان سے نکل کر آپ کے کان اور کانوں کی سماعتوں میں داخل ہونے کے بعد وہ دل میں اُترے تو سب حضرات بلند آواز سے سُبحان اللہ کی صدا لگائیں گے۔

اگر شعر پسند نہ آیا تو سُبحان اللہ مت کیجئے گا اور اگر پسند آیا تو بلند آواز سے کیا کہنا ہے ؟سُبحان اللہ۔

جج میں آپ کے دِل کو بناؤں گا۔اور اگر شعر بھی پسند آیا اور آپ نے سُبحان اللہ بھی نہ کی تو جان لیجئے گا کہ یہ آپ کی خیانت ہوگی شِعر سنا تا ہوں پھر بلند آواز سے کہیے گا سبحان اللہ۔

ہے افضل تے اعلیٰ محمد دا رُوضہ
ہے عرشوں وی بالا محمد دا رُوضہ
جُھکے رہندے سجدے چہ دل عاشقاں دے
ہے کعبے دا کعبہ محمد دا روضہ

حضرات گرامی !یہ میں نے جوش میں نہیں کہا واقعی حقیقت ہے کہ

ہے کعبے دا کعبہ محمد دا روضہ

کیونکہ کعبے کو قبلہ بنانے والے اس روضہ اطہر میں لیٹے ہیں۔

Marfat.com

کعبے کو شان دینے والے یہاں ہیں۔

کعبے کو مقام دینے والے یہاں ہیں۔

کعبے کو درجات عطا فرمانے والے یہاں ہیں اس لئے کہتا ہوں۔

ہے کعبے دا کعبہ محمدؐ دا روضہ

اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ بھی پکار اُٹھے۔

حاجیو آؤ شہنشاہ کا رُوضہ دیکھو
ارے کعبہ تو دیکھ چکے اَب کعبے کا کعبہ دیکھو
ہے کعبے دا کعبہ محمدؐ دا رُوضہ

سرکار کے بام و در کی یہ شان ہے کہ !

ہوتی ہے خُود بخود جبیں سجدے کو بیقرار
کعبے کا رَنگ ڈھنگ ترے بام و دَر میں ہے

تو جب بام و دَر کی یہ شان ہے تو روضہ اطہر کا مقام کیا ہوگا۔

لوگ کعبے نوں تے پیا کعبہ
کردا سجدے سدا مدینے نوں
ہے کعبے دا کعبہ محمد دا روضہ

عزیزانِ گرامی ! کعبے کو سجدہ کرنے سے اِنسان مُشرک ہو جاتا ہے کیونکہ کعبہ تو ایک سمت ہے اس لئے جب نمازی نماز پڑھتے ہیں تو نیّت میں یہ الفاظ دُہراتے ہیں منہ طرف کعبہ شریف۔

Marfat.com

☆ شان کعبے کی بھی اعلیٰ ہے، شان طیبہ کی بھی اعلیٰ ہے۔

☆ کعبہ مُسلمانوں کا قِبلہ ہے، مدینہ مُسلمانوں کا کعبہ ہے۔

☆ کعبہ بھی نُور والا ہے، مدینہ بھی نُور والا ہے۔

☆ کعبہ بھی عظیم ہے، مدینہ بھی عظیم ہے۔

☆ کعبے میں رحمت ہے، مدینہ میں رحمت اللعالمین ہے۔

☆ کعبے میں رفعت ہے، تو مدینہ میں کعبے کو رفعت دینے والا۔

☆ کعبے میں عظمت ہے، تو مدینہ میں کعبے کو عظمت دینے والا ہے۔

☆ کعبے میں پاکیزگی ہے تو مدینہ میں کعبے کو پاک کرنے والا ہے۔

☆ کعبہ اگر کعبہ ہے تو سرکارِ مدینہ کے صدقہ۔

☆ کعبہ اگر قِبلہ ہے تو سرکار مدینہ کا صدقہ۔

ارے جن کے صدقہ سے کعبے کو عِزّت وعظمت ملی اُن سے کعبے کا تقابل نہیں ہو سکتا اس لئے کہتا ہوں۔

ہے کعبے دا کعبہ مُحمّد دا روضہ

اگر کوئی یہ کہے کہ جی! حج کعبے میں ہوتا ہے تو میں بڑے ادب سے یہ گُذارش کرتا ہوں کہ ٹھیک ہے حج کعبے میں ہوتا ہے۔

ٹھیک ہے کعبے کو دیکھنا عبادت ہے۔

ٹھیک ہے کعبے کی زیارت ثواب ہے۔

لیکن یہ تو سوچو، کہ کعبے میں حجّ ہوتا ہے لیکن حجّ کرنے کے بعد اگر

Marfat.com

اِنسان مدینہ طیبہ نہ جائے تو اس کا حج قبول ہی نہیں ہوتا قبولیّت کی مہر تو مدینہ میں لگتی ہے۔

اس لئے کہتا ہوں !

ہے کعبے دا کعبہ محمد دا روضہ

حضرت خواجہ غُلام فرید کوٹ مِٹھن والے فرماتے ہیں۔

سانْول دی نگری توں کعبہ نثار اے
کعبے دا کعبہ تے خُود میڈا یار اے

اور حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں !

آقا!

تیری چشم ہے چشمہ زَم زَم دا
ترِی زُلف نُوں سِدرہ جان لیا
تیرے مُکھّ نُوں سمجھ قُرآن لیا
تیرے دَر نُوں کعبہ جان لیا

اگر دَر کعبہ ہے تو در سے بھی آگے روضۂ اطہر ہے اگر دَر کعبہ ہے تو در سے بھی بہتر روضہ ہے اسی لئے حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ہے کعبے دا کعبہ محمد دا روضہ

پھر فرماتے ہیں !

Marfat.com

جتھے میرے آقا نے لائیاں نے تلیاں
اوتھاواں نے قبلہ نما اللہ اللہ
ہے عرشاں دا کعبہ تے کعبے دا قبلہ
حسیں روضۂ مصطفٰے اللہ اللہ
ہے کعبے دا کعبہ محمد دا روضہ

حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ پاکستان میں تشریف فرما ہیں حج کا مہینہ تو سرکار روضۂ اطہر کی یاد آ گئی منظر یہ تھا۔

پھر مدینے کی جانب چلے قافلے
پھر مری بے قراری کے دن آ گئے
چشم بیتاب بیتابیاں چھوڑ دے
خیر سے آہ و زاری کے دن آ گئے

اور پھر بے قرار ہو کر کہتے ہیں۔

حاجی جو جانے لگے جانب دربار نبی
میرے ارمان تڑپتے ہیں مچل جاتے ہیں
مجھے حسرت ہی رہی سرکار کا روضہ دیکھوں
دیکھ کر کعبے کو پھر کعبے کا کعبہ دیکھوں

اس لئے۔

ہے کعبے دا کعبہ محمدؐ دا روضہ

عزیزانِ گرامی قدر !

اب نعت رسول کے لئے دعوت دیتا ہوں عاشق مدینہ ہم سب کے محبوب ثناخوان واجب الاحترام جناب محمد اکرم قلندری صاحب آف لاہور۔

حضورِ اقدس کا سایہ

حضرات گرامی ! سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نعت شریف پڑھنا سُننا لکھنا عاشقانِ رسول عبادت سمجھتے ہیں کیونکہ عبادت بھی اُس وقت تک مکمل نہیں ہوتی جب تک سرکارِ مدینہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر دُرود پاک نہ پڑھا جائے چنانچہ تمام لوگ عبادت میں شامل ہو جائیں کیونکہ دُرود پاک پڑھنے کا حکم کسی مفتی نے نہیں دیا۔

☆ دُرود پاک پڑھنے کا حکم کسی واعظ نے نہیں دیا۔

☆ دُرود پاک پڑھنے کا حکم کسی مولوی نے نہیں دیا۔

☆ دُرود پاک پڑھنے کا حکم کسی پیر نے نہیں دیا۔

☆ دُرود پاک پڑھنے کا حکم کسی شیخ الحدیث نے نہیں دیا۔

☆ دُرود پاک پڑھنے کا حُکم شیخ القرآن کا نہیں۔

دُرود پاک پڑھنے کا حکم کسی انسان نے نہیں دیا بلکہ خُود ربّ رحمان نے دیا ہے۔

تمام لوگ با آواز بلند دُرود پاک بحضور امام الانبیاء بھیجیں۔

Marfat.com

الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُول اللّٰہ

الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیبَ اللّٰہ

پڑھ لئو سب درود محمد عربی تے

پڑھدا ربّ درود محمد عربی تے

الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیبَ اللّٰہ

عزیزان گرامی ! احادیث طیبہ سے ثابت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب دُھوپ میں چلتے تھے تو آپ کا سایہ نہیں ہوتا تھا۔

آپ کا سایہ نہ ہونا آپ کے خصائص میں سے ہے اس کائنات میں کوئی انسان ایسا نہیں آیا جس کا سایہ نہ ہو لیکن آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سایہ دھوپ میں نہیں بنتا تھا آپ کے سایہ مُبارکہ پر علما نے بڑے لطیف نکات بیان فرمائے ہیں۔

جن میں ایک یہ ہے کہ جب خُود سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کا سایہ ہیں تو سائے کا سایہ نہیں ہوتا اس لئے حضور کا سایہ نہیں ہے۔

عزیزانِ گرامی !

اس کے متعلق ہم بات کرتے ہیں۔

کہ ہمارے آقا اللہ کا سایا ہیں۔

ہمارے آقا خُدا کا سایا ہیں۔

ہمارے آقا رب الارباب کا سایا ہیں۔

غور فرمائیں ! جہاں انسان ہوتا ہے وہاں اُس کا سایہ ہوتا ہے۔

اگر میں ایک چوک میں دھوپ میں کھڑا ہوں تو لازماً میرا سایہ بھی

دُھوپ میں اُس چوک میں ہوگا اور اُس چوک کے علاوہ کہیں بھی نہیں ہوگا۔

اگر میں چلوں تو میرا سایہ میرے ساتھ چلے گا لیکن وہیں رہے گا

جہاں میں موجود ہوں اور جب حضور اللہ کا سایہ ہیں تو جہاں جہاں

غور فرمائیں !

اللہ ہے وہاں سایا ہے۔

اب فہرست کون بنائے گا کہ کہاں ہے اور کہاں نہیں ہے۔

اَرے میرے حضور کے حاضر ناظر ہوئے کہ منکرو جہاں جہاں اللہ

تبارک وتعالیٰ ہے وہاں وہاں اللہ کا سایہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

☆ جہاں اللہ وہاں حضور۔

☆ جہاں اللہ کی ربوبیّت۔

☆ وہاں حضور کی مربوبیت۔

☆ جہاں اللہ کی خدائی۔

☆ وہاں حضور کی مُصطفائی۔

☆ جہاں اللہ کا ذکر، وہاں وہاں حضُور کا ذکر۔

☆ جہاں اللہ کی خلقت، وہاں حضور کی حکومت۔

☆ جہاں اللہ حاضر، وہاں حضور حاضر۔

Marfat.com

☆ جہاں اللہ ناظر، وہاں حضور ناظر۔

☆

☆

☆ حضور اللہ کی عطا سے حاضر ناظر ہیں۔

☆ جہاں اللہ کی اُلوہیت وہاں حضور کی رحمت ہے۔

☆ جہاں اللہ ہے۔ وہاں حضور ہیں

☆ نہ حضور اللہ سے جُدا ہیں۔

☆ نہ اللہ حضور سے جُدا ہے۔

☆ نہ اللہ حضور سے الگ ہے۔

☆ نہ حضور اللہ سے الگ ہیں۔

☆ اللہ مَعبود ہے۔

☆ حضور عابِد ہیں۔

☆ اللہ خالِق ہے۔

☆ حضور مخلوق ہیں۔

☆ لیکن اُس نے اپنے محبوب کو خُود سے جُدا نہیں کیا۔

☆ حضرات گرامی نتیجہ دیتا ہوں۔

☆ جو شخص حضور کو اللہ کہے وہ کافر ومشرک ہے۔

☆ جو شخص حضو کو اللہ سے جُدا سمجھے وہ بھی کافر ومرتد ہے۔

Marfat.com

میرا مُحمّدؐ خُدا نہیں ہے خُدا سے لیکن جُدا نہیں ہے

جواب اُس کا کہاں سے لاؤں جواب اُس کا بنا نہیں ہے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ سے اس لئے جدا نہیں ہیں کہ آپ اللہ کا سایہ ہیں اور سایہ کبھی ذَات سے جدا نہیں ہوتا۔ یہاں ایک رباعی ضرور پیش کروں گا امید ہے آپ ذوق سے سماعت فرمائیں گے

اسیں کردے آں جرم پر بخشاں لئی

کردے ہین دُعاواں حضور میرے

پہلا لکھیا صحیفہ جو ربّ صائم

اوہدا بنے سرناواں حضُور میرے

جتھے پَیر رکھدّے کردے جاوندے نے

جنّت زار اوہ تھاواں حضُور میرے

سایہ آپ دا ہندا تے کیوں ہُندا

رَبّ دا ہین پرچھاواں حضُور میرے

حضور اللہ کا سایہ ہیں اس لئے آپ کا سایہ نہیں ہے۔

یہاں بھی علماء بڑی خوبصورت بات فرماتے ہیں کہ گو حضور کا سایہ نہیں ہے لیکن چونکہ رحمت بھی ایک لحاظ سے سایہ ہے اور آپ عالمین کے لئے رحمت ہیں آپ کی رحمتوں کا سایہ تمام عالمین پر ہے۔

اسی بات کو جناب احمد ندیم قاسمی نے بڑے احسن انداز سے بیان

Marfat.com

کیا۔

لوگ کہتے ہیں کہ سایہ تیرے پیکر کا نہ تھا
میں تو کہتا ہوں جہاں بھر پہ ہے سایہ تیرا

اور حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے کمال کر دیا اُنہوں نے اس سے بھی لطیف انداز میں یہ لطیف بات اس طرح کی۔

نہیں تھا سایہ وُجودِ حبیب کا لیکن
میرے حبیب کا دونوں جہاں پہ سایہ ہے

قاسمی صاحب فرمارہے ہیں لوگ کہتے ہیں اس میں شائبہ ہے کیونکہ لوگوں میں کوئی سچ بولتا ہے کوئی جھوٹ بولتا ہے اس میں شک کی گنجائش ہے لیکن حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ چونکہ ایک شاعر ادیب ہونے کے ساتھ ساتھ مُفسّر قرآن اور شارح حدیث بھی ہیں اس لئے انہوں نے شائبہ کی بات نہیں کی بلکہ احادیث طیبہ کے مطابق جیسا کہ حضرت عثمان غنی کی روایت۔ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا سایہ مبارک اس لئے نہیں بنایا کہ آپ کے سایہ مبارک پر کسی کا پاؤں نہ آجائے۔

اس طرح اور بھی روایات سے ثابت ہے لہذا آپ نے بات کو پختگی کے ساتھ ادا کیا کہ۔

نہیں تھا سایہ وُجودِ حبیب کا! لیکن
مرے حبیب کا دونوں جہاں پہ سایہ ہے

Marfat.com

عزیزان گرامی !

حضور کا سایہ نہ تھا مگر آپ کی رحمتوں کا سایہ تمام جہانوں پر ہے۔

حضرت علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ ایک پنجابی شعر میں بیان کرتے ہیں کہ۔

جس دے نُور وُجود دا سایہ دھرتی تے ناں پیندا سی
اوسے ربّ دے نُور نبی دا دو جگ اُتّے سایہ اے

حضرات گرامی !سایہ رسول کے متعلق ایک نکتہ یہ بھی ہے کہ چونکہ حضور علیہ السلام نصّ قطعی سے نُور ثابت ہیں۔

اللہ فرماتا ہے !

قَدْ جَآءَ کُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُور

حضور فرماتے ہیں !

نور نبیک من نورہ

حضور فرماتے ہیں !

اول ما خلق اللّٰہ نوری

چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نور ہیں اور نور کا سایہ نہیں ہوتا مادّیت کا سایہ ہوتا ہے حضور چونکہ مادّیت سے پہلے بنے لیکن بشری لبادے میں آنے کے باوجود آپ کی نورانیّت کا خاصہ آپ کے جسدِ اطہر میں رکھا گیا ہے اس لئے آپ کا سایہ نہیں تھا۔

Marfat.com

کوئی جگ میں اُن جیسا آیا نہیں ہے
کوئی ربّ نے اُن سا بنایا نہیں ہے
مثل کہنے والو اُن کا سایہ تو ڈھونڈو
میرے کملی والے کا سایہ نہیں ہے

اورایک شاعر کہتا ہے !

سایہ اللہ دا جہان وچہ نبی پاک نے
مرے نبی دا زمین اُتے سَایہ کوئی نئیں

حضرات گرامی ! احسن رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال شاعر ہیں آپ نے بھی سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سایہ مبارک کے متعلق نُکتہ اخذ فرمایا کہ چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے مثل ہیں آپ یکتا ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کے یکتا ہونے پر دلیل کے لئے سایہ نہیں بنایا۔

یہی مَنظور تھا قُدرت کو کہ سایہ نہ بنے
ایسے یکتا کے لئے ایسی ہی یکتائی ہو

اور خالد صاحب بھی سرکار کی شانِ لطافت کی بات کرتے ہیں۔

کہ آقا !

تم سا تو حسیں آنکھ نے دیکھا نہیں کوئی
یہ شانِ لطافت ہے کہ سایہ نہیں کوئی

Marfat.com

اور ریاض بابر نے بھی کمال کر دیا۔ آپ کہتے ہیں۔

دو جہاں پر میرے آقا کا ہے سایہ بابر

لیکن دونوں جہانوں پر سایہ ہونے کے باوجود ایک چیلنج ہے !

دو جہاں پر مرے آقا کا ہے سایہ بابر

کون ہے جس نے بھلا آپ کا سایہ دیکھا

حضرات گرامی !مضمون کافی طویل ہے لیکن میں یہیں پر اکتفاء کرتے ہوئے اگلے ثنا خوان کو دعوت دیتا ہوں۔

معراج نامہ

حضرات گرامی!

جناب قدسی کا معروف شعر کس نے نہیں سنا مرحبا سیّدِ مکّی مدنی العربی اس شعر کی تضمین جناب جلیل مینائی نے نہائت لاجواب کی آپ کی نعت لکھتے ہیں اور ہر شعر کے اختتام پر بطور تضمین جناب قدسی کا شعر حسن کمال سے لاتے ہیں۔

حضرات گرامی !

معراج کی رات ہے۔

خُوشیوں کی بات ہے۔

ہمارے لبوں پر ثناؑ و توصیف کی سوغات ہے۔

جلیل مینائی کہتے ہیں۔

اللہ اللہ عجب انوار ہیں معراج کی رات
نُور افشاں دَر و دیوار ہیں معراج کی رات
وصلِ محبوب کے آثار ہیں معراج کی رات
کھلنے کو پردۂ اَسرار ہیں معراج کی رات
جلوے رحمت کے نمودار ہیں معراج کی رات
مَلک اِس طرح گُہر بار ہیں معراج کی رات
مرحبا سیدِّ مکیّ مدنی العَرَبی

مَرحبا آج قدم رنجہ وہ فرماتے ہیں
قُدسیوں کا وہ عالم کہ بِچھے جاتے ہیں
دِلِ بیتاب کو قابُو میں نہیں پاتے ہیں
آمدِ شاہ کے چرچے انہیں تڑپاتے ہیں
ایک سے ایک یہ کہتا ہے حضُور آتے ہیں
مَرحَبَا سیدِّ مکیّ مَدنی اَلعَرَبی

جبریل آتے ہیں لینے کو یہ رُتبہ دیکھو
عرش سے آگے ہے جانا یہ اِرادہ دیکھو

سرِ اقدس پہ ہے کیا بانکا عمامہ دیکھو
حقّ نُما آنکھوں میں مَازَاغ کا سُرمہ دیکھو
آؤ اِس حُسنِ مُجسّم کا تماشا دیکھو
پڑھ کے یہ مَطلع پڑھو جب رُخ زیبا دیکھو
مرحبا سیّدِ مکیّ مدنی العربی

اس سواری کی عجب شان ہے اَے صلّی علیٰ
دہنے بائیں نظر آتا ہے فرشتوں کا پرا
تاروں میں چاند سے روشن ہیں جناب والا
شمعِ ایوانِ دنیٰ، اخترِ بُرجِ طٰہٰ
شہ سوار مدنی صدر جانشین بطحا
اَے بقربان تو صَد جان و دل دیدۂ ما
مُرحبا سیّدِ مکیّ مدَنی العرَبی

دیکھو دیکھو طلبِ خاص کا منشا ہیں یہی
آنکھیں روشن کرو ماہِ شبِ اسریٰ ہیں یہی
محرمِ راز یہی سِرِّ فَاَوحیٰ ہیں یہی
حُسن افروز ، جمالِ فَتَدَلّٰی ہیں یہی

Marfat.com

دَرد مندانِ محبتؐ کا مسیحا ہیں یہی
اس ثنا کے لئے سچ پُوچھو تو زیبا ہیں یہی
مَرحبا سیّد مکیؐ مدنی العربی

یہی بیمار کو داروئے شفا دیتے ہیں
یہی بگڑی ہوئی باتوں کو بنا دیتے ہیں
راہ بھولے ہوؤں کو راہ بتا دیتے ہیں
یہی اللہ سے بندوں کو ملا دیتے ہیں
گرد پھر پھر کے یہ مشتاق صدا دیتے ہیں
مرحبا سیّد مکی مدنی العربی

دیکھ کر مسجدِ اقصیٰ کو جو سرکار بڑھے
پیشوائی کے لئے چرؑخ کے کُھسار بڑھے
انبیاء تھے جو وہاں طالبِ دیدار بڑھے
کیا نبی کیا ملک و حُور سب اِک بار بڑھے
سب سے ملتے ہوئے احمدِ مختار بڑھے
اس طرح کہتے زیارت کے طلب گار بڑھے
مَرحبا سیّد مکی مدنی العربی

Marfat.com

آسمانوں سے گُذر کر وہ امامِ جبریل
پہنچے سِدرہ پہ جو تھا خاص مقامِ جبریل
بھر دیا بادۂ مَقصود سے جامِ جبریل
آپ کے نام سے روشن ہوا نامِ جبریل
واں سے آگے جو بڑھے لے کے سلامِ جبریل
تھا یہی شاہ سے اُس وقت کلامِ جبریل

مرحبا سیّد مکی مدنی العربی

آپ تنہا ہوئے راہی سوئے عرشِ اعظم
عرش نے فخر کیا چُوم کے حضرت کے قدَم
اس جگہ ہوتے تھے مَفہوم یہ مَضمُوں پیہم
آ قریب آ کہ بڑے دیر سے مُشتاق ہیں ہم
تیرے لینے کو ہے کھولی ہوئی آغوشِ کرم
دیکھ کہتے ہیں تیری شان میں کیا لوَح و قلَم

مرحبا سیّد مکی مدنی العربی

آ قریب آ کہ کریں موردِ رحمت تُجھکو
آ قریب آ کہ ملِے قُرب کا خلَعت تُجھکو

Marfat.com

آج دکھلائیں گے ہم جلوۂ وحدت مُجھکو
آج پہنائیں گے ہم تاج شفاعت مُجھکو
دیکھو لائی ہے کہاں تیری محبّت مُجھکو
عرش اعظم بھی یہ دیتا ہے بشارت مُجھکو
مرحبا سیّد مکی مدنی العربی

حضرات گرامی !

یہ وہ جا ہے کہ رسائی سے گُماں قاصِر ہے
فہم عاجز ہے یہاں عَقلِ بشر فاتِر ہے
وہی مَنظور ہے اس وقت وہی ناظِر ہے
وہی شاہد وہی مشہود عجَب یہ سِر ہے
کوئی اس رازِ نہانی کا کہاں ماہِر ہے
خُوب موقع پہ گُہر زیرِ لبِ شاعِر ہے
مرحبا سیّدِ مکّی مدنی العربی

اب یہ ہے عرض حضُور شہِ والا القاب
ہے جلیل آپ کی فُرقت میں نہائت بے تاب
ہند کی خاک میں مہجور کی مٹّی ہے خراب
شربتِ وصل سے کر دیجیے اس کو سَیراب

Marfat.com

حشر میں خاص ہو اِس پر نظرِ لُطف جناب
شِعر قدُسی کا وہ پڑھتا چلے ہمراہِ رکاب
مرحبا سیدّ مکیّ مدنی العربی

یادِرسول

حضرات گرامی ! حضورِاقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی یاد پاک ہر عاشق کے سینے کی سجاوٹ ہے جو بھی سچا مسلمان ہے اُس کا سینہ یادِ رسول سے مَعمور ہے اور ہر گھڑی حضور کو یاد کرتے رہنا سچے مسلمان کا طریق ہے۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ رُوح تو جسم سے جُدا ہو سکتی ہے مگر یادِ رسول کبھی ہم سے جُدا نہیں ہو سکتی اس لئے شاعر نے کہا۔

قبر میں بھی مُصطفٰے کے گیت گاتے جائیں گے

حضرات گرامی ! حضور کی یاد کا ہر ہر گھڑی اپنے دل و زبان پہ سجائے رکھنا ہمارا ایمان ہے۔

☆ ہم حضور کو خلوت میں بھی یاد کرتے ہیں۔
☆ ہم حضور کو جلوت میں بھی یاد کرتے ہیں۔
☆ ہم حضور سرِ محفل بھی یاد کرتے ہیں۔
☆ ہم حضور کو عالم تنہائی میں بھی یاد کرتے ہیں۔
☆ ہم حضُور کو صبح بھی یاد کرتے ہیں۔

Marfat.com

☆ ہم حضور کو شام بھی یاد کرتے ہیں۔

☆ ہم حضور کو تخلیہ میں یاد کرتے ہیں۔

☆ ہم حضُور کو اجتماع میں یاد کرتے ہیں۔

☆ ہم حضُور کو ہر گھڑی یاد کرتے ہیں۔

☆ ہم حضور کو ہر ساعت میں یاد کرتے ہیں۔

☆ ہم حضُور کو ہر وقت یاد کرتے ہیں۔

☆ ہم تو کہتے ہیں کہ اگر کاروبار بھی کیا جائے تو بھی حضُور کی یاد کو دل سے جُدا نہ کیا جائے۔

شاعر کہتا ہے !

نالے چرخہ کتاں نالے پونی کتاں
میرا چرخہ گھُوں گھُوں کردا اے
دل میرا تُوں تُوں کردا اے
ہتھ کار وَلّے دِل یار وَلے

☆ ہم حضور کو اس لئے یاد کرتے ہیں کہ ان کی یاد ہمارا سہارا ہے۔

حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نعت شریف کا مطلع لکھتے ہیں کہ !

جب سے نبی کی یاد کو دل میں بسا لیا
دُنیا کے ہر عذاب سے دامن چھُڑا لیا

Marfat.com

اور پنجابی نعت کا مطلع اس انداز میں لکھتے ہیں کہ !

کملی والے میں صدقے تیری یاد توں
آکے جو بیقراراں دے کم آگئی
اُیسی باغِ مدینہ چوں اُٹھی مہک
کعیاں دُکھیاں لاچاراں دے کم آگئی

حضرات گرامی !

☆حضور کی یاد ہمارا سہارا ہے۔

☆حضور کی یاد ہمارا چین ہے۔

☆حضور کی یاد ہمارا نُور ہے۔

☆حضور کی یاد ہمارا سُرور ہے۔

☆حضور کی یاد ہمارا سوز ہے۔

☆حضور کی یاد ہمارا گُداز ہے۔

☆حضور کی یاد ہماری بہار ہے۔

☆حضور کی یاد یادوں کی سردار ہے۔

یادِ رسول ہمارے مَن میں ہے
یادِ رسول ہمارے آنگن میں ہے
یادِ رسول ہماری جان و تَن میں ہے
یادِ رسول ہمارے گُلشن میں ہے

Marfat.com

حضرات گرامی ! حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں !

مجھے خوف کیا ہے جہان کا وہ ہزار ظُلم و جفا کرے

تیری یاد ہے مری زندگی جری یاد کو نہ جُدا کرے

اس لئے کہ یادِ رسول ہمیں نجات دیتی ہے دُنیا کے عذاب سے اور رب کے عتاب سے۔

☆ یادِ رسول دُنیا کی یاد ختم کرتی ہے۔

☆ یادِ رسول راہ ہدایت عطا کرتی ہے۔

☆ یادِ رسول قلب کو نُور عطا کرتی ہے۔

☆ یادِ رسول من کو سُرور عطا کرتی ہے۔

جسے مصطفیٰ کی یاد رہے اُسے باقی باتیں بھول جاتی ہے حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے اس لئے یہ شعر کہا کہ !

اِک یاد سجن دی رہ گئی

سب باقی گلاّں بُھلیّاں نے

جِس دن دیاں اکھیّاں لگ گئیاں

اُس دن دیاں اکھیّاں کُھلیّاں نے

حضرات گرامی !

☆ حضور کی یاد ایمان کی علامت ہے۔

☆ حضور کی یاد ربّ کی عنایت ہے۔

☆ حضور کی یاد اسلام کی شہادت ہے۔

☆ حضور کی یاد زبان کی تلاوت ہے۔

☆ حضور کی یاد باعثِ شفاعت ہے۔

☆ حضور کی یاد نبیوں کی سُنّت ہے۔

عزیزانِ گرامی قدر !

نیازی صاحبؒ اس لئے فرماتے ہیں کہ !

یاد نبی کا گُلشن مہکا مہکا رہتا ہے

کیونکہ !

☆ یادِ نبی سُنّیوں کا وظیفہ ہے۔

☆ یادِ نبی رسول کے غُلاموں کا طریقہ ہے۔

☆ یادِ نبی عاشقانِ رسول کا سلیقہ ہے۔

☆ یادِ نبی بریلویوں کا قرینہ ہے۔

حضرات گرامی ! حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی یادِ مُبارک ہر اِنسان کے دل و دماغ اور زبان پر جاری ہے۔

حضرات گرامی ! یادِ رسول کا اثر انسان کے پُورے وجود پر ہوتا ہے۔

☆ یادِ رسول دماغ میں سوچ بن کر رہتی ہے۔

☆ یادِ رسول آنکھوں میں آنسوؤں کی روانی بن کر رہتی ہے۔

Marfat.com

☆ یادِ رسول زبان پر ذکر بَن کر رہتی ہے۔

☆ یادِ رسول دل میں غمِ رسول بن کر رہتی ہے۔

☆ یادِ رسول تَن میں محبّت بَن کر رہتی ہے۔

☆ یادِ رسول مَن میں عشق کی علامت بَن کر رہتی ہے۔

جب بھی یادِ مُصطفٰے کی بات دل سے زبان پر آئے تو اس کے ساتھ آنکھیں بھی اشکوں کا سَیلاب لے کر شامل ہو جاتی ہیں اور پھر یہ حالت ہوتی ہے۔

آنسوؤں کی بن گئی لڑی
مُصطفٰے کی یاد آگئی

حضراتِ محترم !

☆ یادِ مُصطفٰے آنکھوں کو آنسوؤں کے حسین جواہر عطا کرتی ہے۔

☆ یادِ مُصطفٰے انسان کے باطن میں اُجالا کرتی ہے۔

☆ یادِ مُصطفٰے خزاں کو بہار کرتی ہے۔

☆ یادِ مُصطفٰے غموں کا مداوا کرتی ہے۔

☆ یادِ مصطفٰے انسان کا سنبھالا کرتی ہے۔

☆ یادِ مصطفٰے گھروں کو سنوارتی ہے۔

یادِ محبوب سے گھر بار سنْور جاتے ہیں
اشک آجائیں تو دِل خُود ہی نکھر جاتے ہیں

حضرات گرامی !

ہر عاشق رسول یہی کہتا ہے !

ہر خادم رسول زبان سے یہی الفاظ ادا کرتا ہے۔

کہ اے کملی والے۔

وَالضُّحیٰ کے چہرے والے۔

وَاللّیل کی زُلفوں والے آقا۔

ذِکر سے تیرے مَن کی بزم سجاتے ہیں
یادوں کی خُوشبو سے دل بہلاتے ہیں

اور ہمارا یہ عقیدہ ہے بلکہ ایمان ہے کہ اپنے آقا کی یاد مبارک پر ہر چیز کو قُربان کر سکتے ہیں مگر یادِ مصطفٰے کو کبھی خود سے جدا نہیں کر سکتے۔

کیونکہ !

☆ یاد مصطفٰے عیَن ایمان ہے۔

☆ یاد مُصطفٰے حکمِ قرآن ہے۔

☆ یاد مُصطفٰے ہماری نگہبان ہے۔

☆ یاد مصطفٰے پر ہماری جان بھی قربان ہے۔

جِند جان نوں وار دیاں سرکار دی یاد اُتوں
دُکھ درد زمانے دے اوہدی یاد نے ٹالے نے

حضرات گرامی ! حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ اُس شخص

کو مخاطب کرتے ہیں جو سرکارِ بطحا کی یاد میں شامل ہی نہیں ہوتا آپ اُس سے فرماتے ہیں کہ اپنے من میں یادرسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دیپ جلا کر تو دیکھو۔

آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی یادِ اطہر میں دو آنسو بہا کر دیکھو کہ تم پر کیسا کرم ہوتا ہے۔

اکھیّاں دا دروازہ ڈھو کے ویکھ تے سہی
پاک نبی دی یاد چہ رو کے ویکھ تے سہی
ٹھنڈ اکھیّاں نوں پئی سینہ ٹھر جاناں

اور پھر تم کہو گے کہ آقا۔

تیری یاد جب سے مجھے مل گئی ہے
مری زندگی کی کلی کِھل گئی ہے
تیری یاد رنگ اب دِکھلا رہی ہے
تیری پاک صورت نظر آ رہی ہے

حضرات گرامی ! جو شخص بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یاد کرتا ہے تو اس کو اللہ یاد کرتا ہے اُس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خُود یاد فرماتے ہیں اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم ہر گھڑی آقا کو یاد کریں۔

ہم ہر ساعت آقا کو یاد کریں۔

ہم ہر ہر وقت حضور کو یاد کریں۔

Marfat.com

اوراس عقیدے کے ساتھ کریں کہ حُضور کی یاد ہی ہمارا سرمایہ ہے۔

حضرعلامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں !

یارسول اللہ

یاحبیبِ کبریا

اَے میرے آقا

اَے میرے مولا

تیری یاد ہے مَن کا چین پیا
تیری یاد میں بَرسیں نَین پیا
تیری یاد کے صدقے جان و جگر
تری یاد مرا سرمایا
تری یاد نے کام بنایا

عزیزانِ گرامی ! ہماری زندگی کا طریق یہی ہے کہ ہم ہر لمحہ اپنے آقا کی یاد میں گذاریں۔

☆ اُن کی یاد خُوشبوؤں کی مانند ہے۔

☆ اُن کی یاد طہارت کی مانند ہے۔

☆ اُن کی یاد کرامت کی مانند ہے۔

☆ اُن کی یاد اصالت کی مانند ہے۔

☆ اُن کی یاد رفعت عطا کرتی ہے۔

Marfat.com

☆ اُن کی یاد طلعت عطا کرتی ہے۔

☆ ہم جو محفلیں سجاتے ہیں۔

☆ ہم جو میلاد مناتے ہیں۔

اِن محافل اور میلاد پاک کا انعقاد صرف ایک ہی کام کے لئے کرتے ہیں اور وہ کام یادِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

محافل پاک میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عاشقان اپنے من کو اُجالنے کے لئے محافل پاک میں تشریف لاتے ہیں اور آج کی یہ محفل بھی یاد مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے سجائی گئی ہے۔

حضرات گرامی ! اِسی یادِ رسول کی سجی سجائی محفل پاک میں تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہدیہ نعت رسول پیش کرنے کے لئے تشریف لاتے ہیں جناب مُحمّد علی چشتی صاحب۔

نعت ہوتی ہے

حضرات گرامی ! آج کی اِس محفل پاک میں نعَت گو شعرائے کرام بھی موجود ہیں نعَت شریف لکھنا قسمت والوں ہی کو نصیب ہوتا ہے اور وہی شاعر لکھتا ہے جس کو اس اَمرِ مُتبّرک کے لئے چُن لیا جاتا ہے یہ تمام باتیں شُعرائے کرام کی نذر کرتا ہوں اور یہ بھی اِلتماس کرتا ہوں اگر بات ٹھیک نہ ہو تو بتادیں اور اگر ٹھیک ہو تو آپ بھی سُبحان اللہ کی صدا دینے والوں میں

Marfat.com

شامل ہو جائیں۔

☆نعتِ رسول لکھنے کے لئے قلب کی طہارت ہونی چاہیے۔

☆نعتِ رسول لکھنے کے لئے ذہن پاک وصاف ہونا چاہیے۔

☆نعتِ رسول لکھنے کے لئے خیالات اعلیٰ ہونے چاہیں۔

☆نعتِ رسول لکھنے کے لئے تحریر میں تقدّس ہونا چاہیے۔

☆نعتِ رسول لکھنے کے لئے الفاظ میں روانی ہونی چاہیے۔

☆نعتِ رسول لکھنے کے لئے جذبۂ عشق کامل ہونا چاہیے۔

☆نعتِ رسول لکھنے کے لئے سوچ میں محبّت ہونی چاہیے۔

☆نعتِ رسول لکھنے کے لئے دل میں عقیدت ہونی چاہیے۔

☆نعتِ رسول لکھنے کے لئے من میں اُجالا ہونا چاہیے۔

☆نعتِ رسول لکھنے کے لئے ذہن میں قرار اور دِل میں عشق کی بیقراری ہونی چاہیے۔

☆نعت رسول لکھنے کے لئے قلم میں تقدّس ہونا چاہیے۔

☆نعت رسول لکھنے کے لئے عشق ومحبّت اور پیار واُلفت کا ہونا ضروری ہے تب کہیں جا کر اِنسان نعت شریف لکھتا ہے۔

حضرات گرامی ! نعت شریف لکھنے میں فنّ سے محبت اور جذبۂ کامل کی ضرورت ہوتی ہے جب جذبۂ کامل آجائے تو انسان فنّ کی بلندیوں پر پہنچ جاتا ہے اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فنّ عروض کے

Marfat.com

حوالہ سے اپنے دَور کے سب سے بڑے شاعر نہیں تھے علم العروض اور اِستعارات بے کراں کو شکل مُستعمل دینے والے ماہر ترین شعرا موجود تھے جن کی زمینوں پر اعلیٰ حضرت نے بھی لکھا لیکن اعلیٰ حضرت اُن سب سے بلند مقام پر کیسے گئے اُن کے فن کو علم العروض کے ماہرین کو بھی تسلیم کیوں کرنا پڑا اس لئے کہ اُن میں جذبۂ کامل تھا۔

مِرا فن رہ گیا سر پیٹتا صائم سرِ رَاہ ہے
اُنہیں تو نعت میں بس جذبۂ کامل پسند آیا

حضراتِ محترم ! حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

جنُونِ نعَت جواں ہو تو نعَت ہوتی ہے
خُدا کی حمد بیاں ہو تو نعت ہوتی ہے
گُذاری شب ہو درُودوں میں اور سلاموں میں
سحر کی یُوں ہی اذاں ہو تو نعَت ہوتی ہے

نعت لکھنے کا مرتبہ ہے کہ جب انسان اپنی عام زندگی میں بھی اپنی یادوں کا محور حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ پاک کو بنالے۔ ہر ہر گھڑی آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی یادِ بابرکت میں بسر ہو جب بھی آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا تذکرہ ہو تو آنکھوں سے اشکوں کی برسات جاری ہو جائے اور زُبان پر حضور کے حُسن وجمال کی

Marfat.com

بات ہو۔

☆حضور کے خصائص کی بات ہو

☆حضور کے فضائِل کی بات ہو

☆حضور کے شمائِل کی بات ہو

☆حضور کے کردار کی بات ہو

☆حضور کی گُفتار کی بات ہو

☆حضور کے انوار کی بات ہو

☆حضور کے خُلق کی بات ہو

☆حضور کے پیار کی بات ہو

☆حضور کے فضائل کی بات ہو

☆حضور کے اخلاق کی بات ہو

☆حضور کے تقدّس کی بات ہو

☆حضور کی رحمت کی بات ہو

☆حضور کی شُجاعت کی بات ہو

☆حضور کی نبوّت کی بات ہو

☆حضور کی رِسالت کی بات ہو

☆حضور کے مقام محبوبیّت کی بات ہو

☆حضور کے منصبِ شفاعت کی بات ہو

Marfat.com

☆ حضور کے مقامِ محمودی کی بات ہو

☆ حضور کی جلوہ گری کی بات ہو

☆ حضور کے صحابہ کرام میں تشریف فرما ہو کر اپنے غُلاموں کے تزکیہ اکمل کرنے کی بات ہو۔

☆ حضور کی سخا کی بات ہو

حضور کی عَطا کی بات ہو اور پھر یہ معاملہ ہو کہ تیرا جلوہ نظر میں سمایا ہوا ہے اور آپ کا ذکرِ مقدّس زبان کا وظیفہ بن جائے تو نعت ہوتی ہے۔

نبی کی صورت و سیرت کا جانفزا قِصّہ
بنا جو وِردِ زباں ہو تو نعَت ہوتی ہے
جمالِ گُنبد خضریٰ کے وقت اَے صائمؔ
طبع پہ نیند گراں ہو تو نعَت ہوتی ہے

حضرات گرامی ! اب دعوتِ کلام تحت اللفظ دیتا ہوں ملک پاکستان کے مایۂ ناز نعت گو شاعر جن کا کلام ہر نعت خوان کی زبان پر رواں ہے خوشبوئے حضرت علاّمہ صائم چشتی شاعرِ اہل سنت خُوشبوئے صائم گدائے صائم شاگردِ صائم جناب مُحمد یٰسین اجمَل چشتی کہ جن کو حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رنگ میں رنگا ہوا ہے جب یہ کلام پیش کرتے ہیں تو سامعین بے خُود ہو جاتے ہیں تشریف لاتے ہیں جناب محمد یٰسین اجمل صاحب۔

Marfat.com

حضرات گرامی ! حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

مدینہ یاد جو آیا تو آنکھ بھر آئی
نمی سی آنکھ میں آئی تو نعت ہوتی گئی

شعر سماعت فرمایئے !

جگر کے سوز سے آہوں کے جب تسلسل میں
کمی نہ آنے تھی پائی تو نعت ہوتی گئی

حضرت علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کیفیّت بیان کرتے ہیں کہ !

تھی رات رو کے گذاری مگر صُبحُ کو بھی
صبا پیام نہ لائی تو نعت ہوتی گئی

حضرات گرامی ! اس لئے کہ نعت دو کیفیّتوں میں ہوتی ہے۔

نمبرا:۔ ہجر کا حال ہو۔

نمبر۲:۔ یا وصال ہو۔

حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ جب مقامِ ہجر میں نعت لکھتے ہیں تو اس میں آہیں ہوتی ہیں اس میں سوز و گُداز کا وہ انداز ہوتا ہے کہ جس میں محبّ اپنے محبوب کے فِراق میں تڑپتا ہے اور پھر جب محبوب کی قُربت حاصل ہو تو اس وقت نعت شریف کا انداز مختلف ہوتا ہے۔

بہر حال دو اشعار پیش کر کے اگلے شاعر کو پیش کرتا ہوں۔

Marfat.com

مرے خیال نے جا کر جوارِ طیبہ میں
مری جو بات بنائی تو نعت ہوتی گئی
تھی خشک آس کی کھیتی پڑی ہوئی صائم
گھٹا کرم کی جو چھائی تو نعت ہوتی گئی

تشریف لاتے ہیں شاعر اہلسنت محترم جناب محمد جمیل چشتی صاحب۔

حضرات گرامی ! جمیل چشتی ایک پختہ قلم کار ہیں بالخصوص پنجابی لکھنے میں بے مثال ہیں ان کا کلام سارے پاکستان کے ثنا خوان اور قوال حضرات نے قوالی کے انداز میں پڑھا ہے اُستاد نصرت فتح علی خاں صاحب نے اُن کے لکھے ہوئے کافی کلام پیش کیے اور داد تحسین حاصل کی تو اب میں بلا تاخیر دعوت کلام دیتا ہوں فیصل آباد کی پہچان محفل کی جان اور ہمارے لئے سوز کا سامان جناب محمد جمیل چشتی صاحب آپ حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے اُن شاگردوں میں شامل ہیں جن کا بہت زیادہ عرصہ حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں گذرا ہے جناب محمد جمیل چشتی صاحب۔

عزیزانِ گرامی قدر ! نعت کے موضوعات ہزاروں کی تعداد میں ہیں۔

نعت کے موضوعات کا تعین ہی نہیں کیا جا سکتا حضور کی جس ادا کی

Marfat.com

بات کریں وہ نعت ہی ہوتی ہے حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔

آپ کی جس بھی ادا کی بات کی
نعت کا عُنوان صائم بن گیا

اور ایک جگہ ارشاد فرماتے ہیں !

جس کی نعت پاک سب قرآن ہے
نعت گو صائم ہے اُس سرکار کا

اور نعت کی روشنی کی بات کرتے ہیں کہ !

میرے سینے میں ہے روشنی نعت کی
دِل کو مِلتی رہی تازگی نعت کی
پاک قُرآن کا ہر وَرق نعت ہے
بات ہر سَطر میں ہے سچی نعت کی
شعر میرے جو ہیں پُر اَثر پُر اَثر
ساری برکت ہے یہ حمد کی نعت کی
سَر خمیدہ تھی ہر ایک صنفِ سُخن
بات حلقہ میں تھی جب چلی نعت کی
جب عطا نعت ہے اُن کے دَر سے ہوئی
ساتھ لذّت بھی مجھ کو مِلی نعت کی

Marfat.com

نعت ہی کے لئے زندگی وقف ہے
اور مرہون ہے زندگی نعت کی
نقش دِل پہ مدینہ تھا صائم ہوا
سطر جب بھی ہے کوئی لکھی نعت کی

حضرات گرامی ! اَب نعت گو شاعر شاگردِ حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ جناب محمد مقصود مدنی صاحب کو دعوتِ کلام دیتا ہوں۔

جناب محمد مقصود مدنی کو فنا فی العلاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کیونکہ محمد مقصود مدنی علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے وہ ہونہار شاگرد ہیں جنہوں نے آپ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے تحقیق کا کام بھی کیا اور خُوب کیا ہے ان کی بے شمار تصانیف عُلما و قارئین سے دادِ تحسین سے حاصل کر چکی ہیں۔

محمد مقصود مدنی شاعر بھی ہیں، ادیب بھی ہیں، خطیب بھی ہیں، عالم بھی ہیں، محقّق بھی ہیں، حکیم بھی ہیں، طبیب بھی ہیں پیر بھی ہیں اور محبوب اہلسنّت اور مُحبّ اہلبیت ہیں تشریف لاتے ہیں شاعرِ اسلام مبلّغِ اسلام فاتح خارجیت جناب محمد مقصود مدنی صاحب۔

حضرات گرامی ! محمد مقصود مدنی لکھتے ہیں۔

تاروں کی ضیا پائی محبوب کی محفل میں
ہر غم کی دوا پائی محبوب کی محفل میں

Marfat.com

جُھک جُھک کے فرشتے بھی خُود دیکھنے آتے ہیں
یہ حُسن یہ رعنائی محبوب کی محفِل میں

تو اس سجی سجائی محفل میں ملک پاکستان کے مَعروف شاعر جناب سیّد ناصر شاہ صاحب کی خدمت میں اِلتماس کرتا ہوں۔

حضرات گرامی ! سیّد ناصر شاہ صاحب کے لِکھے ہوئے لاتعداد کلام سارے پاکستان میں مَعروف ہیں اور ہر محفل میں آپ کی لکھی ہوئی نعتیں پڑھی جاتی ہیں آپ بے مثال خطیب اور بے نظیر شاعر ہیں آپ کے انداز میں مزاج بھی ہے اور حُسنِ عقیدت کی چاشنی بھی ہے۔

عزیزانِ گرامی ! سیّد ناصر شاہ بھی حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے ابتدائی شاگردان میں شامل ہیں اور آپ نے بھی اِکتسابِ فیَض حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیا ہے تو تشریف لاتے ہیں پاکستان کے صفِ اول کے نعت گو شاعر جناب سیّد ناصر حُسین شاہ صاحب چِشتی دامت برکاتم العالیہ۔

حضرات گرامی!

اب کلام شاعر بزبان شاعر کیلیئے ایک نہائت ہی منجھے ہُوئے شاعر کو دعوت دیتا ہوں کہ جن کا کلام ہی جن کی عظمت کا گواہ ہے آپ پیرِ کامل بھی ہیں اور سیّد عالی وقار بھی ہیں جو بھی آپ کے دامن کرم میں آیا مُحبّ رسول و آل رسول بن گیا بلا تاخیر تشریف لاتے ہیں حضرت پیر سیّد ابو نصر محمد ریاض

Marfat.com

شاہ صاحب مدظلہ العالی۔

نعت بدعت نہیں

حضرات گرامی ! آج لوگ کہتے ہیں کہ نعت شریف بدعت ہے یہ سُنیوں نے کام بدعت شروع کی ہے۔

عزیزانِ گرامی قدر ! نعت شریف بدعت نہیں ہے بلکہ نعت شریف نعت کو بدعت کہنے والے خُود بدعتی ہیں۔

انہوں نے اپنی سینکڑوں بدعات اِیجاد کی ہیں انہیں صرف نعت شریف سے عداوت ہے اور یہ عداوت کا مُنہ بولتا ثبوت ہے کہ نعت شریف بدعت ہے۔

عزیزانِ گرامی ! نعت شریف چودہ سو سال پہلے سے لکھی جارہی ہے ابھی حضور علیہ السلام کا بچپن مُبارک تھا کہ جب آپ کی نعت لکھی گئی۔

حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے نعت لکھی اور جب تک نعت شریف لوگ لکھتے ہیں گے اُس کا ثواب بھی جناب سیّدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کو ملتا رہے گا اُن کے بعد بے شمار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے نعتیں لکھیں۔

حضرت ابو طالب نے بِعثت کے بعد نعت شریف لکھی تو اس میں دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر کیا اور یہ نعت بھی آپ کے ایمان کی

دلیل ہے۔

آپ فرماتے ہیں !

عوضت دینا لامحالة انه

من خیرا دیان البریة دینا

اور تُو نے وہ دین پیش کیا جو یقیناً دُنیا کے

اُدیان میں بہترین دین ہے۔

اور حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے نعتیہ اشعار لکھے جن میں سے

ایک آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

واحمد مصطفےٰ فیتا مطاعاً

فلا تفشوه بالقول العنیف

اور احمد ہم میں برگزیدہ ہیں جن کی اطاعت کی

جاتی ہے لہذا تم ان کے سامنے نا ملائم لفظ بھی منہ سے

نہ نکالنا۔

عمّ رسول حضرت عباس رضی اللہ عنہ نعتیہ قصیدہ لکھتے ہیں جس کا ایک

شعر یہ بھی ہے۔

وانت لما ولدت اشرقت

الارض وضناءت بنورک الافق

اور جب آپ پیدا ہوئے تو زمین چمک اُٹھی اور آفاق

آسمان آپ کے نُور سے روشن ہو گئے۔

حضرت سیّدۃ النساءُ العَالمین حضرت فاطمۃ الزّہرا سلام اللہ علیہا اپنے والد گرامی اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان وعظمت میں فرماتی ہیں جس میں مرثیہ اور ہجریہ اشعار ہیں۔

اندازِ قطعاتِ نقابت

حضرات گرامی ! بات سرکارِ دوعالم کے ذکر کی ہو۔

☆ بات سرکارِ دوعالم کے حُسن کی ہو۔

☆ بات سرکارِ دوعالم کے کردار کی ہو۔

☆ بات سرکارِ دوعالم کے اُفعال کی ہو۔

☆ بات سرکارِ دوعالم کے اَنوار کی ہو۔

☆ بات سرکارِ دوعالم کے دَربار کی ہو۔

اور بات سرکار کی ہو تو بات کرنے والے کی بات بن جاتی ہے ہی بن جاتی ہے۔

اُن کے دَربار پہ جاؤ تو مٹادو خُود کو
اُن کے دَربار پہ تو موت بھی مرجاتی ہے
جس طرح پھل میں خُوشبو ہے اُترتی صائم
بات سرکار کی یُوں دل میں اُتر جاتی ہے

Marfat.com

حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوّل الخلق ہیں حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم خُود فرماتے ہیں۔

اَوّل مَا خَلَق اللّٰه نُورِی

عزیزانِ گرامی ! حضُور اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا نُور سب سے پہلے بنایا گیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد اَز خدا سب سے اوّل ہیں۔

اللہ خالق ہونے میں اول ہے اور حضور بننے میں اوّل ہیں۔

اللہ حقیقت میں اوّل ہے حضور خلقت میں اوّل ہیں۔

اللہ معبود والہ ہونے میں اوّل ہیں حضور عبد و عابد ہونے میں اوّل ہیں۔

عزیزانِ گرامی ! سرکارِ مدینہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا وجودِ مسعود شمس وقمر سے پہلے کا ہے، شجر و حجر سے پہلے کا ہے، بحر و بَر سے پہلے ہے، بلکہ لَوح و قلم سے بھی پہلے کا ہے اس لئے کہ جب اللہ تعالیٰ نے لَوح و قلم کو تخلیق فرمایا تو فرمایا ! اے قلم جو کچھ ہو گیا ہے وہ لکھو اور جو کچھ ہونے والا ہے وہ بھی لکھو قلم نے سب سے پہلے "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ مُحَمَّدٌ رَّسول اللہ" لکھا اور بعد میں ہونے والی باتیں لکھیں اس کا مطلب کیا ہوا کہ حضور تو لوح و قلم سے بھی پہلے کے ہیں۔

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خُوب لکھا !

ظُہور اُن کا ہوا لوَح و قلم سے پہلے
وجود اُن کا تھا موجود عدم سے پہلے

نہ کہیں چاند ستارے تھے نہ سُورج صائمؔ
حق کے محبوب نبی نُورِ قدم سے پہلے

حضور اقدس صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم خاتم النّبیین ہیں آپ البدایہ والنّہایہ ہیں۔

آپ اوّل ہیں تو آخر بھی ہیں آپ نبیوں کے خاتم ہیں اور اللہ کا راز بھی ہیں حضرت علامہ صائم چشتی بیان کرتے ہیں۔

چاند کا آنا زمیں پر لوٹنا خُور شید کا
ایک ادنیٰ سا مِرے محبوب کا اعجاز ہے
جو کھلا نہ کھل سکے گا خلق پر محشر تلک
ربّ دوعالم کا میرا مُصطفٰے وہ راز ہے
ختم اُن پر سِلسلہ صائمؔ نبوّت کا ہوا
اُن سے ہی حق نے نبوّت کا کیا آغاز ہے

کُنْتُ نَبِیًّا وَّ آدم بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنْ

حضور فرماتے ہیں!

میں اُس وقت بھی نبی تھا جب آدم علیہ السّلام مٹی اور پانی کے درمیان تھے اور پھر فرمایا۔

اَنَا خَاتِمُ النَّبِیِّیْنَ

میں ہی نبوّت کا خاتم ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

ختم اُن پر سلسلہ صائم نبوّت کا ہُوا

اُن سے ہی حق نے نبوّت کا کیا آغاز ہے

خلقِ اوّل اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دربار میں ہدیہ سلام کے لئے تشریف لاتے ہیں بڑے ہی مُترنّم انداز میں پڑھنے والے جناب محمد حسنین چشتی صاحب۔

حضرات گرامی ! بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضور بشر ہیں تو نُور کیسے اگر نُور ہیں تو بشر کیسے یہ مسئلہ سمجھ میں نہیں آتا۔

اَرے اگر سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سچّی محبّت دل میں بسالو تمام مسائل حل ہو جائیں گے۔

دیکھیں فرشتہ بشر ہے یا نور ؟ نُور ہے نہ؟ لیکن بعض اوقات لباس بشریت میں آتا ہے جب حضرت جبریل امین آئے حضرت مریم کے پاس تو ایک تندرست مَرد کی صُورت میں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس حضرت عزرائیل جب رُوح قبض کرنے آئے تو ایک نوجوان کی صورت میں۔

جبریل علیہ السلام جب بشر بن کر آئے تو ان کی نورانیّت میں کسی قسم کا فرق نہیں آیا۔

اور جبریل کا ظاہری لباس بشریّت والا تھا حقیقت نُور تھی بالکل اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بشری لباس میں تشریف لائے ہیں آپ کی

Marfat.com

حقیقت نور ہے حدیث پاک ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نُور مبارک تخلیق فرمایا اور پھر اُسی نُور سے تمام عالمین کو تخلیق فرمایا۔

☆ عالمین میں مُصطفٰے کا نُور ہے۔

☆ زمینوں میں مصطفٰے کا نُور ہے۔

☆ دریاؤں میں مُصطفٰے کا نُور ہے۔

☆ آسمانوں پہ مُصطفٰے کا نُور ہے۔

☆ جنت میں مُصطفٰے کا نُور ہے۔

☆ فرشتوں میں مُصطفٰے کا نُور ہے۔

☆ انبیاء میں مصطفٰے کا نُور ہے۔

☆ مرسلین میں مُصطفٰے کا نُور ہے۔

☆ حضور سرچشمہ نُورانیّت ہیں۔

شاہکار خُداوندِ کریم نے اپنے نُور سے اپنے محبوب کو خلق کیا اور اس نُور سے دیگر مخلوق کو خلق کیا۔

☆ اُسی نُور کی بدولت آدم علیہ السلام مسجودِ ملائکہ ٹھہرے۔

☆ اُسی نُور کی بدولت چالیس صحائف حضرت شیث پر نازل ہوئے

☆ اُسی نُور کی بدولت نارِ نمرود ابراہیمؑ پر گلزار بنی۔

☆ اُسی نُور کی بدولت اسماعیل علیہ السلام ذِبح ہونے سے بچے۔

Marfat.com

☆ اُسی نُور کی بدولت کشتیٔ نُوح کو کنارہ ملا۔

☆ اُسی نور کی بدولت جہاں میں روشنی ہوئی۔

☆ اُسی نور کی بدولت زمانہ حسین ہوا۔

☆ اُسی نُور کی بدولت کائنات نورٌ علیٰ نور ہوگئی۔

کیونکہ یہ نُور ساری کائنات میں جلوہ گر ہے۔

☆ یہ نُور عالمین میں جلوہ گر ہے۔

☆ یہ نُور جہانوں کو محیط کیسے ہوئے ہے۔

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں !

ذرّے ذرّے میں درخشاں مُصطفےٰ کا نُور ہے
چاند میں خُورشید میں شمس الضُحیٰ کا نُور ہے
جگمگاتا ہے جو صائمؔ مُصطفےٰ کا آل میں
مُصطفےٰ کا فاطمہ کا مُرتضیٰ کا نُور ہے

تو اَب نُورِ وحدت کے حضور نُور حاصل کرنے کے لئے ہدیہ عقیدت پیش کرنے کے لئے تشریف لاتے ہیں واجب الاحترام صاحبزادہ پیر سید تجمّل حسین شاہ صاحب گیلانی جن کی آواز میں اللہ تعالی نے خاص ہی کیفیات رکھیں ہیں جب سید تجمّل حسین اپنی مترنّم آواز میں کلام پیش کرتے ہیں تو سُننے والے اپنے آپ کو مدینہ طیبہ کی فضاؤں میں محسوس کرتے ہیں تشریف لاتے ہیں سید تجمّل حسین شاہ صاحب

Marfat.com

صدائے عاشق

حضرات گرامی ! ہم نے آج یہ محفل اسی لئے سجائی ہے کہ ہم اپنے آقا و مولیٰ سے فریاد کریں کہ حضور ہماری صدائیں سُن لیں ہم پر کرم فرمائیں اور آج اپنا جلوہ دکھائیں۔

آج یہ منگتے جھولیاں پھیلائے بیٹھے ہیں۔

آج یہ اپنی گذارشیں لے کر اپنی التجائیں آپ کے حضور پیش کررہے ہیں انہیں مایوس نہ فرمانا آقا آج اپنی اس محفل میں تشریف لے آئیں۔

آقا آپ کی اُمّت اس وقت بے راہ روی کا شکار ہو چکی ہے۔

آپ کی محبّت لوگوں کے دِلوں سے نکل رہی ہے۔

آقا ان خالی دلوں کو اپنی محبّت سے بھرپُور فرمادیں۔

حضور غیر کی محبّت نکال کر صرف اپنی محبّت کا جام عطا فرمادیں۔

حضور یہ منگتے بڑی آس لائے ہیں آقا آپ تو سب کے آقا ہیں آپ سب کے مُولا ہیں حضور آپ تو ہمارے دَاتا ہیں آقا آپ تشریف لائیں میری سو جانیں بھی آپ پر قُربان ہوں آپ کے جلوؤں کی تڑپ میں آپ کے عاشقان زار بیٹھے ہوئے ہیں آپ کی نظر کی ضرورت ہے اور میری یہی التجا ہے کہ۔

Marfat.com

چشمۂ فیض و کرم جانِ تمنّا آجا

اَے مِری جان کے مالک مِرے آقا آجا

جب سے سرکار نے صائمؔ پہ نظر ڈالی ہے

بس یہی دِل کی صدائیں ہیں کہ آجا آجا

حضرات گرامی ! ہم سب چاہتے ہیں کہ اَب جناب شیخ عبدالسلام نقشبندی تشریف لے آئیں اور محبوبِ کائنات کے حضُور اپنی معروضات پیش کریں ُجناب شیخ عبدالسلام نقشبندی ُآپ تمام حضرات بلند آواز سے درود پاک کے ہدیے پیش کیجیے۔

شانِ مُصطفٰے

حضرات گرامی ! شانِ رسالت کی محفِل میں آج آقا شان کے ساتھ آئیں گے کہ آپ دوعالم کے غم خوار ہیں آپ اُمتّیوں کے فریادرس ہیں آپ ہماری مناجات قبول فرمانے والے ہیں ہمارے دِل کی صدائیں یہی ہیں کہ سرکار ہم پر نظر کرم فرما کر اس محفِل میں تشریف لے آیئے کہ آپ قطرے کو دریا کرنے والے ہیں ہماری سُوکھی ہوئی کھیتیوں کو سیَراب فرمادیں آپ ذرّے کو ستارہ بنانے والے ہیں اندھیرے مَن میں اُجالے کی شمع روشن فرمادیں۔

اُن کی شان یہ ہے کہ !

Marfat.com

ذرّے کو اُس نے نُور کا تارا بنادیا
یثرب کو جس نے طَیبہ و طَابہ بنادیا

روتا جو دیکھا ہجرِ مدینہ میں آپ نے
خُود آکے دِل میں دِل کو مدینہ بنادیا

خالق کے ہاں بھی مِثل پھر جس کی نہ بن سکی
خالق نے خُود حبیب کو ایسا بنادیا

اور بڑا ہی خوبصورت شعر ہے توجہ چاہتا ہوں۔

نَشْرَح کی شَرَح نُور زُجَاجَہ میں گُوندھ کر
حقّ نے مِرے حبیب کا سینہ بنادیا
حقّ نے رسولِ پاک کو حسّان کے بقول
جَیسا بھی بننا چاہا تھا وَیسا بنا دیا
اَرض و سما پہاڑ سمندر حجر شجر
خالق نے یار کے لئے کیا کیا بنادیا
صُورت یہ جو حضور کی بنتی تھیں صُورتیں
صائمؔ اُنہیں بھی آدم و عیسیٰ بنادیا

Marfat.com

رحمت :-

حضرات گرامی ! اللہ تعالیٰ نے حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رحمۃ اللعالمین بنایا آپ کی رحمت سے ہر ایک کو حصّہ ملا ہے۔

جس پر حضور کی خاص رحمت ہوا اُسے ایمان کی دولت نصیب ہوتی ہے ایمان ایک ایسا خزانہ ہے جس کی قدر قبر وحشر میں ظاہر ہوگی۔

عزیزانِ گرامی !

حضور کی رحمت انبیاء کو بھی حاصل ہوئی کہ اُنہیں نبوّت سے سرفراز کیا گیا۔

☆ حضور کی رحمت صالحین کو ملی۔

☆ حضور کی رحمت سالکین کو ملی۔

☆ حضور کی رحمت عالمین کو ملی۔

☆ حضور کی رحمت خاص کو بھی ملی عام کو بھی۔

☆ حضور کی رحمت سردار کو بھی ملی غُلام کو بھی۔

☆ حضور کی رحمت قُرآن کو بھی ملی اسلام کو بھی۔

☆ حضور کی رحمت صُبح کو بھی ملی شام کو بھی۔

حضرات گرامی ! کوئی ایسا نہیں جس کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت مبارکہ نہ ملی ہو حضرت علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کو

بڑے احسن انداز سے شعر میں بیان فرماتے ہیں کہ۔

کس کے حصے رحمتِ شاہِ زمن آئی نہیں
کس نے اُن کی زندگی سے زِندگی پائی نہیں
کس قدر صائم کرم تجھ پر ہوا سرکار کا
کون سی محفل تیرے شعروں نے گرمائی نہیں

اب محفل عالیہ میں نعت رسول مقبول پیش کرنے کے لئے دعوت دیتا ہوں سرگودہا کے عظیم نعت خوان نہایت خوبصورت آواز کے حامل ثنا خوانِ رسول جناب سائیں محمد رفیق چشتی قلندری صاحب۔

ضیائے رُخِ رسول

حضرات گرامی !

وہ حسین چہرہ کہ جس جیسا حسین چہرہ اور کوئی نہ ہوا نہ ہوگا وہ چہرہ جو تمام عیوب ظاہری و باطنی سے مبّرا و منزہ ہے وہ حسین چہرہ کہ جب اُسے خالق سے خلق کا روپ دیا اور اُسے دیکھا تو خود ہی اُس کا محبّ بن گیا اور ''فاحبت'' کے تحت اُس سے محبت فرمائے گا۔

حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب شعر لکھا !

اَیسی تصویرِ محبوب کی کھینچ دی
خُود خُدا کو بنا کر غرُور آگیا

Marfat.com

ایک صاحب کہنے لگے غرور لفظ صحیح نہیں ہے یہاں صرف سرور بہتر ہے میں نے کہا ! اللہ تعالیٰ المتکبر ہونے کے ناطے اکیلا ہی تکبر والا ہے وہی کبریائی والا ہے تمام تکبر اُسی کی شان کے لئے ہیں اس لئے اس لئے تمام فخر اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں تمام غرور اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں تمام کبریائی اُسی کے لئے ہے اللہ فرماتا ہے۔

الکبریاء ردائی

تکبر میری چادر ہے۔

﴿مشکوٰۃ شریف﴾

جب اللہ خلق کے لئے غرور فرماتا ہے اور اُس کی شان کے لائق ہے تو حضور تو اُس کی سب سے بے مثل تخلیق ہیں لہذا حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا لکھا ہوا یہ شعر قرآن وحدیث کے مطابق ہے ہاں اللہ کے علاوہ کسی کی شان نہیں کہ وہ تکبر کرے کیونکہ اللہ فرماتا ہے کہ تکبر میری چادر ہے جو تکبر کو استعمال کرے میں اُسے آگ میں ڈالوں گا اللہ کے لئے بڑائی فخر و غرور تکبر تمام ہیں اور حضور وہ ہیں جن کے چہرے کو بنا کر اللہ کبریائی فرماتا ہے۔

عزیزانِ گرامی !

حضور کے چہرۂ اطہر کو اللہ نے بنایا اور آپ کے ہی چہرۂ انور سے سب نے روشنی حاصل کی پھر کیوں نہ کہوں۔

Marfat.com

سُورج ہوں ستارے ہوں مہتاب ہوں قُدسی ہوں
محبوب کے رُخ سے ہی سب نے ہے ضِیا پائی
قُرآن کی سُورت کی صورت میں گئی ڈھلتی
جو بات بھی ہے صائم سرکار نے فرمائی

تو اب انہیں احادیث کا ترجمہ کرنے کے لئے تشریف لاتے ہیں ملک پاکستان کے مایہ ناز خطیب سُروں کے بادشاہ ثانیِ سید شبیر حسین شاہ صاحب جناب قاری محمد افضال نقشبندی مجددی صاحب۔

مدینہ میں آنسو

حضرات گرامی ! جو اشکِ ندامت مدینہ میں بہے وہ موتیوں سے بھی قیمتی ہے عُلمائے کرام اور مُفتیانِ شریعت کا فتویٰ ہے کہ مدینہ طیبّہ میں گناہِ صغیرہ کیا جائے تو وہ گناہ کبیرہ کی مانند ہے اور گناہِ کبیرہ اِنسان کو جہنمّی کرنے کے لئے کافی ہے تو پھر اگر اُس سرزمین مقدّس اور حرم شریف کی مثل سرزمین اطہر میں انسان جا کر اپنے جُرموں پر نادم ہو کر آنسو بہائے تو اس آنسو کی قدر و قیمت کا اندازہ مُمکن ہی نہیں ہے۔

عزیزانِ گرامی ! جب بھی عاشقانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مدینہ طیبہ جاتے ہیں تو اپنے گناہ ختم کرا لیتے ہیں۔

☆ مدینہ گناہوں کے ختم ہونے کا شہر ہے۔

Marfat.com

☆ مدینہ جرائم کو دھونے کا شہر ہے۔

☆ مدینہ درجاتِ عالیہ کے حاصل ہونے کا شہر ہے۔

☆ نُور کا جلوہ دِلوں میں سمونے کا شہر ہے۔

☆ مدینہ آنسوؤں کے ہار پرونے کا شہر ہے۔

اس لئے کہ آنسو اور وہ بھی مدینہ طیبہ میں بسے ہوں اللہ کے نزدیک بے حد اچھے ہیں۔

حضرات گرامی ! حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے کمال کا شعر لکھا ہے۔

جبھی تو آ کے مدینے میں روئے جاتے ہیں
گُنہ کے داغ مدینے میں دھوئے جاتے ہیں
اُنہیں تلاش نہ کرنا وہ خُوش مُقدّر ہیں
جو اُن کے شہرِ مقدّس میں کھوئے جاتے ہیں

اب شہر خُوباں اور شاہِ خوباں کے حُسن و جمال کی بات کرنے اُن کی بارگاہ میں عقیدت کے پھولوں کے ہار پیش کرنے کے لئے تشریف لاتے ہیں محترم المقام جناب حافظ محمد اکرام مہروی چشتی قلندری سیفی صاحب۔

گدایانِ رسول

حضرات گرامی ! تمام مخلوق آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

Marfat.com

گدا ہے سب آپ کے منگتے ہیں غریب بھی منگتے ہیں امیر بھی منگتے ہیں بلکہ شاہانِ زمانہ بھی سُلطان العَالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درِ منّور کے گدایان میں شامل ہیں کہ ہر ایک کو وہاں سے ملتا ہے شاعر کہتا ہے۔

ہے کون جسے ٹکڑا نہ اُس دَر سے مِلا ہو

اس لئے کہ یہ واحد دَربار اقدس ہے یہ واحد آستانہ ہے جہاں جانے والا سائل کبھی خالی نہیں آتا۔

یہ اُس ہستی کا دَربار ہے جو مالک ومختارِ کُل کائنات ہے۔

یہ وہ دَربار گہربار ہے جہاں ہر کسی کی سُنی جاتی ہے۔

اور ہر کسی کی دادرسی کی جاتی ہے اور ہر کسی کو نوازا جاتا ہے اسی لئے تمام مخلوق سرکار کے دَر کی گدا ہے کیونکہ یہ در دَر حقیقت درِ رَبّ العلیٰ ہے پھر کیوں نہ کہوں !

مخلوق خُدا جتنی بھی ہے اُن کی گدا ہے
اللہ کے سوا آپ سے بُرتر نہیں کوئی
صائم کو بھی طیبہ میں بُلالیں مِرے آقا
آجاتا مگر پاس مِرے زَر نہیں کوئی

حضرات گرامی ! لوگ دیارِ مصر کی بات کرتے ہیں۔

لوگ دیار ایران کی بات کرتے ہیں۔

لوگ دیار رونق آفریں کی بات کرتے ہیں ارے بات کرنی ہے تو

Marfat.com

اس دیار کی بات کو جہاں سے تمام دیاروں کو رونق عطا ہوتی ہے اُب محبوب و دیارِ محبوب کی بات کرنے تشریف لاتے ہیں جناب پیر سیّد مُبشّر حُسین شاہ صاحب آف انگلینڈ۔

مختارِ کل

حضرات گرامی ! اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کلی مختار بنایا اور تمام اختیارات آپ کے سپرد فرما دیئے ہیں حضور کے چاہنے سے سب کچھ ہوسکتا ہے آپ نے سُورج کو ضیاء دی چاند کو چاندنی دی طائرانِ بہشت کو نغمگی دی اندر اصحاب کو سادگی دی ناپاک کو پاکیزگی دی مریضوں کو صحت دی سلاطین کو سلطنت دی اور اسلام کو سطوت وشوکت دی مدینہ کو بزرگی دی۔

کہ آپ مُختارِ کل ہیں۔

حضرات گرامی !حضور نے آسمان کو زینت دی زمین کو عظمت دی مُسلمانوں کو سیرت دی بے سُرور کو سُرور دیا بے نُور کو نُور دیا بے چارے کو چارہ دیا بے سہارے کو سہارا دیا غموں کے مارے کو قرار دیا دکھ کے مارے کو پیار دیا لَوح کو رحمت دی قلم کو رحمت دی عرش کو رحمت دی کُرسی کو رحمت دی کہ حضور مُختارِ کل ہیں۔

حضرات گرامی ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مدینہ کو شان دی

Marfat.com

کعبہ کو آن دی، اُمّت کو ایمان دیا، مومنوں کو فیضان دیا، حُسین کو سرداری دی، علی کو شجاعت دی، صدّیق کو صداقت دی، عُمر کو عدالت دی، عُثمان کو سخاوت دی، اُمہاتؔ المومنین کو طہارت دی، ہم سب کو شفاعت دی کہ حضور مالک کائنات ہیں حضور مختار کائنات ہیں۔

آپ نے زندگی کو زندگی دی۔

جان دوعالم نے ہر جینے کو جینا کردیا
قریۂ یثرب میں آئے تو مدینہ کردیا
کس قدر صائمؔ یہ ہے سرکار کا لُطف و کرم
نعت کہنے کا عَطا مُجھ کو قرینہ کردیا

ایک احسن التجاء

اَے سیّد لولاک اَے سیّدِ لولاک
تُو حسن زمیں کا ہے تُو رونقِ افلاک
اَے سیّدِ لولاک

اِک چشمِ عنایت ہو بندہ ہوں ترا آقا
سرکار کا پروردہ مُشکل میں گھرا آقا
آیا ہوں ترے دَر پہ دل چاک جگر چاک
اَے سیّدِ لولاک

Marfat.com

آلام کا گھیرا ہے میں اِس سے بچوں کیسے
دُنیا کے فریبوں کا میں توڑ کروں کیسے
بندہ ہے ترا سادہ یہ لوگ ہیں چالاک
اَے سیّدِ لولاک

ٹوٹے ہیں سہارے سب سرکار سہارا دیں
دُنیا سے بچا کر اب بس پاس ہی بُلوالیں
طیبہ کی فضاؤں میں اُڑ جائے مری خاک
اَے سیّدِ لَولاک

سرکار نہیں بنتی اَب بات سوا تیرے
شبیّر کے صدقے سے آلام مِٹا میرے
کچھ لوگ یزیدوں سے بھی ہیں ظالم و سفّاک
اَے سیّدِ لَولاک

مَیں ہجرِ مدینہ میں دِن رات تڑپتا ہُوں
روضے کی زیارت کو دن رات تڑپتا ہُوں
آنکھیں ہیں مری پُرنَم دِل میرا ہے غمناک
اَے سیّدِ لَولاک

Marfat.com

سرکش ہے ہوس صائم زنجیر کروں کیسے
اِس حرص و ہوس کو میں نخچیر کروں کیسے
نیزہ ہے نہ ترکش ہے مَرکب ہے نہ فتراک
اَے سیّدِ لولاک

دررسول کا حسن

حضرات گرامی ! اللہ تبارک وتعالیٰ کی تمام مخلوق حسین ہے اُس میں سے سب سے حسین انسانوں سے اللہ فرماتا ہے۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْم

بے شک ہم نے اِنسان کو احسن صُورت میں تخلیق فرمایا۔

حضرات گرامی ! سب سے حسین مخلوق انسان ہے اور انسانوں میں سب سے حسین محبوب خُدا حضرت سّید نا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں اور تمام درباروں میں سب سے حسین درِ رسول ہے۔

حسین دربار بادشاہوں کے بھی ہوتے ہیں۔

دَربار امرا کے بھی ہوتے ہیں۔

دَربار وزیروں کے بھی ہوتے ہیں۔

Marfat.com

دربار تاجداروں کے بھی ہوتے ہیں۔

مگر جہاں تک دربارِ رسول کا تعلّق ہے تو اس جیسا حسین دربار دُنیا میں کوئی نہیں ہے۔

☆ ظاہری وجاہت میں بھی دَرِ رسول بے مثل ہے۔

☆ باطنی سطوت میں بھی درِ رسول بے مثل ہے۔

☆ جمال کے حوالہ سے بھی درِ رسول بے مثل ہے۔

☆ کمال کے حوالہ سے بھی درِ رسول بے مثل ہے۔

☆ حُسن کے حوالہ سے بھی در رسول بے مثل ہے

سرکار کے دَر جیسا حسیں دَر نہیں کوئی
کونَین میں سرکار کا ہمسر نہیں کوئی
مَرحب تو زمانے میں کئی لاکھ ہیں صائمؔ
دِل کڑھتا ہے اِس بات پہ حیدر نہیں کوئی

یہ شعر ہمارے دِلوں کی آواز سے اور اس آواز کے ساتھ میں دُعا گو ہوں اور آپ بھی دعا گو بن جائیے کہ الٰہ العالمین اسلام کو عروج عطا فرما مسلمانوں میں جذبہ حیدری اُجاگر فرما ﴿آمین﴾

شہد سے میٹھی باتیں

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانِ اقدس سے نکلے ہوئے

Marfat.com

الفاظ شہد سے بھی میٹھے ہیں اس لئے اپنے بھی اور غیر بھی یہ ماننے پر مجبور ہو گئے کہ ان کی میٹھی باتوں جیسی دوسروں کی باتیں نہیں ہیں۔

عزیزانِ گرامی قدر ! حضور کی زبانِ اقدس سے نکلی ہوئی باتوں کی تو بات ہی نرالی ہے لیکن آپ کے بارے میں کی جانے والی آپ کی باتیں بھی بڑی میٹھی ہیں اور آسان بات کر دیتا ہوں اُن کا ذکرِ خیر بھی بڑا میٹھا ہے۔

اُن کی نعتیں بھی بڑی میٹھی ہوتی ہیں

اس لئے جب بھی اُن کی باتیں کی جائیں سُننے والوں کے دلوں پر اثر کرتی اُن کے حسن کی باتیں اُن کے جمال کی باتیں اُن کی گفتار کی باتیں اُن کے کردار کی باتیں ان کے افعال کی باتیں اُن کے اقوال اُن کے فرامین اُن کی احادیثِ طیبہ الغرض کہ آپ کی ہر بات ہی شکر سے اعلیٰ ہے۔

شربت نہ دے نہ دے تو کرے بات نطق سے\
یہ شہد ہو تو پھر کسے پرواہ شکر کی ہے

آپ کی باتیں بھی میٹھی ہیں اور آپ بھی میٹھے ہیں۔

کملی والا میٹھا ماہی میٹھا اُس کی باتیں ہیں\
میٹھا میٹھا لہجہ اُس کا دِھیمی دِھیمی باتیں ہیں

اُن نعتوں کی بات ہی کیا ہے جن میں خاص سلیقے سے\
صائم اپنی بات میں اکثر اُس کی ہوتی باتیں ہیں

Marfat.com

اب اُنہیں کی بات کرنے کیلئے اُن کی نعت پڑھنے کے لئے عظیم آواز کے ثناخوان رسول جناب محمد فاروق چشتی کو دعوت دیتا ہوں کہ تشریف لائیں اور میٹھے آقا کی میٹھی نعت سنائیں محمد فارُوق چشتی گولڈ میڈلیسٹ۔

ثناخوانیِ مصطفٰے

عزیزانِ گرامی ! ثناخوان مصطفٰے ہونا کوئی چھوٹی بات نہیں کیونکہ ثنا خوانی رسول تو سُنّتِ الٰہیہ ہے۔

☆ اللہ ثناخوان رسول ہے۔

☆ انبیاء ثناخوان رسول ہیں۔

☆ رسول ثناخوان رسول ہیں۔

☆ فرشتے ثناخوان رسول ہیں۔

ثناخوان رسول ہونے کو جو لوگ معمولی بات سمجھتے ہیں اُن کی سمجھ معمولی ہے جو بھی ثناخوانیِ محبوب دو عالم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کرتا ہے بڑے ناز کے ساتھ کرتا ہے۔

بڑے ذوق کے ساتھ کیونکہ یہ وہ کام ہے جس کا اجر بے انتہا ہے اور یہ وہ عبادت ہے کہ جس میں فخر ریا میں شامل نہیں ہے۔

عزیزانِ گرامی ! ہر ثناخوان تحدیث نعمت کے طور پر فخر کے ساتھ یہ اعلان کرتا ہے کہ میں وہ خوش قسمت ہوں کہ جسے سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کا ثنا خوان ہونے کا شرف حاصل ہے۔

حضرات گرامی ! ثنا خوان مصطفیٰ کی فہرست میں نبی بھی آتے ہیں ولی بھی آتے ہیں صحابہ بھی آتے ہیں اہلِ بیت بھی آتے ہیں اور نُور والے بھی آتے ہیں کیونکہ ثنا خوانیء رسول عبادت ہے ثنا خوانیء رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بخشش کا سامان ہے۔

میرے اللہ نے میری بخشش کا ساماں کردیا
مُجھ کو سرکارِ دوعالم کا ثناخواں کردیا
جب سے صائمؔ چھوڑ کر طیبہ یہاں ہوں آگیا
میرے اشکوں نے زمانے بھر کو گریاں کردیا

نعت حبیب خدا

حضرات گرامی !

ہم تو نعت شریف کا صدقہ کھاتے ہیں بلکہ ہر مُسلمان سرکار کی نعت کا صدقہ کھاتا ہے اس لئے کہ دُرود پاک بھی نعت ہی ہے اور درود پاک ہر مُسلمان پڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ دُرود پاک کے صدقہ سے ہمیں نعمتیں عطا فرماتا ہے لہذا اگر دیکھیں تو ہمیں سرکار کا صدقہ ہی ملتا ہے۔

☆ بلکہ میرا ایمان ہے۔

☆ کہ ہمیں قُرآن ملا تو سرکار کا صدقہ۔

☆ ایمان ملا تو سرکار کا صدقہ۔

☆ رحمان ملا تو سرکار کا صدقہ۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ اگر آج بھی ہم اپنے آقا و مولیٰ کو دِل کی گہرائیوں سے یاد کریں تو ہمارے سوئے ہُوئے نصیب جاگ اُٹھیں گے۔

☆ ہماری پریشانیاں رفع ہو جائیں گی۔

☆ اس لئے کہ یادِ رسول مقدّر بناتی ہے۔

☆ یادِ رسول سوئے ہُوئے نصیب جگاتی ہے۔

☆ یادِ رسول گرے ہوؤں کو اُٹھاتی ہے۔

نبی کی یاد مقدّر سنوار دیتی ہے
نظر کو چین دِلوں کو قرار دیتی ہے
نبی کی نعت کو کِس طرح چھوڑ دوں صائمؔ
نبی کی نعت تو نِعمت ہزار دیتی ہے

نہ وہ خالی نہ یہ خالی

حضراتِ گرامی !

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَغْنَا هُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ

اللہ بھی دولت مند فرماتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی

Marfat.com

دولت مند کرتے ہیں۔

سوال پیدا ہوتا ہے جب اللہ نے فرمادیا تھا کہ اللہ تعالیٰ دَولت مند کرتا ہے تو پھر رسول اللہ کے لئے بھی اُس خصوصیّت کا ذکر کیوں فرمایا اسلئے کہ پتہ چل جائے کہ اللہ کے محبوب کے لئے یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ اختیارات والے ہیں وہ عطا کرنے والے ہیں یہ عقیدہ شرک نہیں بلکہ عینِ قُرآنِ پاک کے مطابق ہے حضرات گرامی قرآن پاک کی رو سے۔

☆ اللہ بھی عطا کرتا ہے۔

☆ حضور بھی عطا کرتے ہیں۔

☆ اللہ بھی دیتا ہے۔

☆ حضور بھی دیتے ہیں۔

☆ اللہ بھی مسبّب الاسباب ہے۔

☆ حضور بھی مسبّب الاسباب ہیں۔

☆ اللہ بھی دینے والا۔

☆ حضور بھی دینے والے۔

☆ اللہ بھی خزانوں والا۔

☆ حضور بھی خزانوں والے۔

☆ اللہ حقیقی مالک ہے۔

☆ حضور عطائی مالک ہیں۔

Marfat.com

اِک ہی خزانہ ہے دونوں کا دونوں کی خیرات بھی ایک

خلق کے رَبّ سے مانگ لیا یا شاہِ عَرب سے مانگ لیا

عزیزانِ گرامی ! دو کے خزانے بھرے ہوئے ہیں کیونکہ دونوں کے خزانے اصل میں ایک ہی ہیں اسی لئے ہم کہتے ہیں نہ اُس کا خزانہ خالی ہے نہ اُس کے پیارے حبیب کا خزانہ خالی ہے۔

نہ ہے ربّ جہاں خالی نہ شاہِ دوجہاں خالی

نہ اُس کا آستاں خالی نہ اِن کا آستاں خالی

جو بوسہ دے لے کعبے کو یا جالی چُوم لے اُن کی

نہ رہتا ہے یہاں خالی نہ رہتا ہے وہاں خالی

میلاد ہر جگہ ہے

☆ میلاد حضور کا ذکر ہے۔

☆ میلاد حضور کی ولادت کا ذکر۔

☆ میلاد حضور کی عظمت کا ذکر۔

☆ میلاد حضور کی رسالت کا ذکر۔

☆ میلاد حضور کے نُور ہونے کا ذکر۔

اور میلاد ہر جگہ ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذِکر مقدّس ہر

Marfat.com

جگہ ہے کوئی جگہ ایسی نہیں کہ جہاں رسول اللہ کا ذکر نہ ہو۔

☆ کوئی مُلک ایسا نہیں۔

☆ کوئی گاؤں ایسا نہیں۔

☆ کوئی شہر ایسا نہیں۔

☆ کوئی محلہ ایسا نہیں۔

☆ کوئی نگر ایسا نہیں۔

☆ کوئی علاقہ ایسا نہیں۔

کہ جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد کا چرچا نہ ہو جہاں آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر نہ ہو بلکہ ہر ہر جگہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر خیر ہے۔

ہرے محبوب کے میلادِ اقدس کی محافل سے
نہ کوئی شہر ہے خالی نہ ہے کوئی گراں خالی
خُدائے پاک کے محبوب گر آتے نہ دُنیا میں
یہ تھا سارا جہاں خالی یہ رہتا سب جہاں خالی

جان وتن ذِکر میں مصروف

حضرات گرامی! مُسلمان سچا وہی ہوتا ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سچا پیار کرتا ہے۔ اور جسے سچا پیار ہوتا ہے وہ اپنے محبوب کا ذکر کرتا

Marfat.com

ہے۔

بلکہ اُس کا سارا تن من اپنے محبوب کی یاد میں مُستغرق رہتا ہے۔

اُس کی سوچ کا محور محبوب ہوتا ہے۔

ہم اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سچا پیار کرتے ہیں لہذا ہمارا تن من آقا کی یاد میں رہتا ہے۔

☆ ہماری سوچ میں حضور کا ذکر۔

☆ ہماری فراست میں حضور کا ذکر۔

☆ ہماری آنکھوں میں ذکرِ رسول۔

☆ ہماری زباں پہ ذکرِ رسول۔

☆ ہمارے دلوں میں ذکرِ رسول۔

☆ ہمارے لبوں پہ ذکرِ رسول۔

ہماری رُوح بھی ذکرِ محبوب خدا میں مگن رہتی ہے اور جب رُوح بھی ذکرِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سماعت کرتی ہے تو مسرور رہتی ہے۔

عزیزانِ گرامی !

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑا خوبصورت شعر لکھا پیش خدمت ہے۔

نبی کے ذِکر میں مصروف ہیں یہ جان و تن اپنے
زباں خالی نہ لبُ خالی نہ دل خالی نہ جاں خالی

Marfat.com

بہاتا اشک جو بھی ہے گیا صائم مدینے سے
مری سرکار کے دربار سے آیا کہاں خالی

محبوب کی گلیاں

محبوب کی ہر چیز محبوب ہوتی ہے اسی لئے محبوب کے شہر کی گلیاں بھی ہمیں مرغوب ہیں اور ہمارا ایمان ہے اور عقیدہ ہے کہ ان مُبارک گلیوں سے پیار کرنا عبادت ہے کیونکہ عبادت محبّت سے ہے اور محبّت کی تکمیل کے لئے مدینہ سے پیار ضروری ہے لہذا اگر کوئی شخص عبادت کرتا رہے لیکن مدینہ پاک سے محبّت نہ کرے تو وہ کم بخت ہے اُس کی کوئی عبادت قبول نہیں ہوسکتی۔

اس لئے کہ یہ تو وہ گلیاں ہیں جن میں آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چلا کرتے تھے یہ تو وہ گلیاں جن کا احترام اولیاء اللہ فرض جانتے تھے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ ساری زندگی مدینہ طیبہ کی گلیوں میں جوتی پہن کر نہیں چلے اور جب اُن سے پُوچھا گیا کہ حضرت آپ گرمی کے دنوں میں بھی مدینہ طیبہ میں جوتی پہن کر نہیں چلتے کیا وجہ ہے تو فرمایا ! ان گلیوں میں میرے آقا چلتے رہے ہیں ایسا نہ ہو کہ کہیں آقا کے قدم مبارک لگنے والی جگہ پر میری جوتیاں آجائیں اس لئے میں برہنہ پا چلتا ہوں۔

Marfat.com

حضرات گرامی ! ان گلیوں سے پیار کرنا اس لئے بھی نہایت ضروری ہے کہ ان مُبارک گلیوں سے سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی محبّت فرمائے ہیں آپ بھی ان گلیوں سے پیار کرتے ہیں اور ہمارا بھی یہی عقیدہ ہے کہ ہم بھی۔

مدینہ پاک کی گلیوں سے پیار کرتے ہیں
ہمیشہ دِل کے چمن میں بہار رکھتے ہیں

مِلا کے اشکوں میں پی تھی جو مدینے میں
ہم اُس کا آج بھی صائم خمار رکھتے ہیں

عطا کا سمندر

حضرات گرامی ! سمندر کسی کا محتاج نہیں ہوتا اور سمندر کا سیلِ رواں کسی سے رُک بھی نہیں سکتا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو عطا فرمانے والا خُود خالق کائنات ہے اور اللہ سے لے کر مخلوقات کو عطا فرمانے والے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔

☆ حضور کی عادت سخاوت وعطا ہے۔

☆ حضور کا طریقہ سخاوت وعطا ہے۔

☆ حضور کی سُنّت سخاوت وعطا ہے۔

☆حضور کا امر سخاوت وعطا ہے۔

☆حضور کا فرمان سخاوت وعطا ہے۔

آپ خود بھی عطا فرماتے ہیں اور اپنے اصحاب و اُمّت کو بھی یہی درس دیتے ہیں اور وہ چنانچہ صدیق دریائے سخاوت بن گئے فاروق دریائے سخاوت بن گئے عثمان دریائے سخاوت بن گئے جبکہ دریا بھی عطا کے سمندر سے فیض حاصل کر کے دریا بنے ہیں چنانچہ سخاوت وعطا کا سمندر سرکارِ دوعالم ہیں اسی لئے حضرت علامہ صائم چشتی فرماتے ہیں۔

عطا کے گہرے سمندر کی بات کرتا ہُوں
نبی کے فیض مکرر کی بات کرتا ہُوں
اندھیرے بڑھتے ہیں صائمؔ نصیب کے جب بھی
نبی کے رُوئے مُنوّر کی بات کرتا ہوں

اور سرکار کے حُسن و جمال کا تذکرہ کرنے کے لئے ہمارے من کے گلشن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی باتوں کی خوشبو بکھیرنے کے لئے تشریف لاتے ہیں ہمارے مہمان ثنا خوانِ رسول واجب الاحترام جناب محمد سرور چشتی صاحب جو کہ نہایت ذوق اور سوز و سُرور کے ساتھ کلام پیش کرتے ہیں، مدینہ نعت اکیڈمی کے لیکچرار ٹی وی کے شُہرت یافتہ ثنا خواں جناب محمد سرور چشتی صاحب۔

نعت گوئی

حضرات محترم! شعر گوئی ایک ایسا فن ہے جو زمانہء قدیم سے چلا آرہا ہے۔ عزیزان گرامی شعر گوئی علم وادب میں ایک خاص مقام رکھتی ہے شعر گوئی میں فصاحت و بلاغت کے ساتھ ساتھ اِستعارات اور اشارات و کنایہ استعمال ہوتے ہیں۔ شعر گوئی میں حسین الفاظ کے پھول پیش کیے جاتے ہیں اور اگر ہم قُرآن پاک کے اندازِ تکلّم پر غور کریں تو ہر شاعر خواہ مُسلمان ہو یا کافر یہ ماننے پر مجبور ہو جائے گا کہ علم واَدب کا سب سے بڑا مُرقّع قرآن پاک ہے۔ جس کی نہ کوئی مثل ہے نہ مثال۔

عزیزان گرامی! عرب کے بڑے بڑے فُصحا نے جب قُرآن پاک کی آیات سُنیں تو مقامِ حیرت میں چلے گئے اور اس کلام کی بلاغت وفصاحت سن کر مجبور ہو گئے یہ کہنے پر کہ یہ کلام انسان کا نہیں ہو سکتا۔

عزیزانِ گرامی ! یہ تو اعجازِ قُرآن ہے اور جب شُعرائے کرام نے اپنی غزلیں لکھیں تو ان میں سب سے مقبول صنف نعت رسول مُعظّم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہوگئی۔ بے شمار شعرا غزلیں گیت ترک کر کے نعتیں لکھنے لگے۔

☆ نعت گوئی حُسنِ کلام ہے۔

☆ نعت گوئی ایک فنّ ہے۔

☆ نعت گوئی اصنافِ سُخن کی جان ہے۔

☆ نعت گوئی مُسلمان کا ایمان ہے۔

☆ نعت گوئی حکمِ ربِّ رحمان ہے۔

☆ نعت گوئی میں بڑے بڑے شُعراء نے طبع آزمائی کی اور اُیسی خُوبصورت تخلیقات کیں جو مدّت دراز سے اُمر ہو چکی ہیں۔

عزیزانِ گرامی قدر ! نعت گوئی میں خاص مقام بنانے والے بہت سے شعرائے کرام ہیں جن میں اِمام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ، علاّمہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا حسن رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ، محمد اعظم چشتی رحمۃ اللہ علیہ، محمد علی ظہوری رحمۃ اللہ علیہ، عبدالستار نیازی رحمۃ اللہ علیہ، حفیظ تائب رحمۃ اللہ علیہ، حفیظ جالندھری، احمد ندیم قاسمیؒ، سیّد ناصر چشتی وغیرھم شامل ہیں اِن کے علاوہ ہزار ہا شعرائے کرام کی ہزار ہا تصانیف سید الاصناف نعت رسول معظم میں شائع ہو چکی ہیں۔ دُنیا کے نامور نعتیہ شعراء کے پہلے پانچ شعراء میں حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی بھی شامل ہے جن کی تحریر کردہ نعتوں کی تعداد اولین و آخرین میں سب سے زیادہ بھی ہے اور آپ کا کلام اِس لحاظ سے بھی مُنفرد ہے کہ آپ اپنی لکھی جانے والی نعتوں میں قُرآنِ کریم کی آیاتِ مقدسہ اور احادیثِ مبارکہ سے بہت زیادہ اِستفادہ فرماتے ہیں۔

عزیزانِ گرامی قدر ! حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک۔

Marfat.com

نہایت خوبصورت کلام پیش کرتا ہوں اور اُمید رکھتا ہوں کہ جس طرح کا اعلیٰ کلام ہے داد بھی اُسی انداز سے مجھے دیجئے گا اور یہ داد سبحان اللہ کی صدا ہے۔

اب سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حُسن کی بات کرتے ہیں اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ! یارسول اللہ

صُورتِ رحمان ہے تو سورۂ رحمٰن میں
علم تیرا ہے دَرخشاں عَلَّمَ القُرآن میں

سب کہہ دیں سُبحان اللہ !

احسن تقویم قامت کو تری حق نے کہا
ڈھل گیا جب نُور تیرا پیکرِ انسان میں

کہتے ہیں !

ہے زمانے کو ترے وَالعَصر سے تشبیہ دی
انہٗ خُلقِ عَظیم آیا ہے تیری شان میں

اور آقا !

تُو ہی حاصل اُسکا اُس کا مَطلع و مَقطع بھی تُو
جو غزل سب سے حسیں خالق کے ہے دِیوان میں

حضراتِ گرامی ! غور فرمایئے گا علاّمہ صاحب فرماتے ہیں کہ!

تیغ تیری ہے فَتحًا گھر مِن اللہ ہے ترا
ہے رضا تیری فَتَرضٰی کے حسیں عُنوان میں

اور !

تیری صُورت ہے حسیں اور وَالْقَمَر تیری جبیں
نعت سے تیری حلاوت آگئی ایمان میں

مقطع ہے کہ !

دائرے ہی دائرے صائمؔ بنے چاروں طرف
جب تو ظاہر ہو رہا تھا نکتہء امکان میں

حضرات گرامی ! اِس خوبصورت کلام کے بعد کوئی اور بات کئے بغیر بلا تاخیر دعوتِ نعت دیتا ہوں سُلطان الانبیاء کے حضور خراجِ عقیدت پیش کرنے کیلئے دھنولہ سے تشریف لائے ہوئے ہمارے مہمان ثناخوان حضرت علامہ قاری جناب محمد سُلطان نقشبندی صاحب آئیں اور اپنے مترنم انداز سے گلہائے عقیدت پیش کرتے ہیں۔

میلاد کی رات

حضرات گرامی ! لَیلَۃُ القدر ہزار مہینوں سے افضل ہے اِس میں کوئی شک نہیں۔ اِس میں کوئی شبہ نہیں کہ لَیلَۃُ القدر ہزار مہینوں سے افضل ہے؟ اور یہ اِس لئے افضل ہے کہ اِس رات میں قرآں آیا ہے تو جس رات صاحبِ قرآن تشریف لائے اُس رات کی شان کا اندازہ کون کرسکتا ہے !

☆ لیلۃ القدر بھی افضل ہے۔

Marfat.com

☆لیلۃ المیلاد بھی افضل ہے۔

☆لیلۃ القدر میں قرآن آیا۔

☆لیلۃ المیلاد میں صاحب قرآن آیا۔

☆لیلۃ القدر میں کتاب نور آئی۔

☆لیلۃ المیلاد میں مِن اللہ نور آیا۔

☆لیلۃ القدر میں فرشتوں کی رحمت آئی،

☆لیلۃ المیلاد میں اللہ کی رحمت آئی۔

☆لیلۃ القدر بھی شان والی ہے۔

☆لیلۃ المیلاد بھی شان والی ہے۔

☆لیلۃ القدر برکتوں والی ہے۔

☆لیلۃ المیلاد بھی برکتوں والی ہے۔

☆لیلۃ القدر رفعتوں والی ہے۔

لیلۃ المیلاد بھی رفعتوں والی ہے۔

☆شان اُس کی بھی ہے شان اِس کی بھی ہے۔

☆درجہ اُس کا بھی ہے۔ درجہ اِس کا بھی ہے۔

لیکن !

☆لیلۃ القدر کا درجہ یہ ہے کہ ہزار مہینوں سے افضل ہے۔

☆لیلۃ المیلاد کا درجہ یہ ہے کہ یہ لیلۃ القدر سے بھی افضل ہے۔

Marfat.com

میلاد کی رات تمام راتوں سے افضل واعلیٰ ہے کیونکہ اِس رات تمام اِنسانوں سے افضل واعلیٰ ہستی تشریف لائی ہے۔

عزیزانِ گرامی ! حضرت علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لیلۃ المیلاد کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اَے لوگو ! مُجھ سے میلاد کی رات کے بارے میں پُوچھتے ہو کہ یہ رات کیسی ہے ؟ آوٴ ! بتاوٴں

شفقتوں کی رات ہے یہ برکتوں کی رات ہے
لُوٹ لو رحمت خُدا کی رحمتوں کی رات ہے

یہ رات تو رحمتوں کی رات ہے اور اِس رات رحمتِ خداوندی چھما چھم برس رہی ہے رحمتوں سے جھولیاں بھرلو۔

اور !

چل رہی ٹھنڈی ہوائیں ہیں مدینہ پاک کی
جاگ لو ایمان والو فرحتوں کی رات ہے
عاشقانِ مصطفٰے پہ کھل گئے رحمت کے در
کملی والے کے کرم ...ون کی رات ہے

اور اِس را... ...ی مانگو گے مل جائے گا کیونکہ اِس رات محبوبِ خدا کی جادہ گری ہوئی ہے اِس رات نُورِ خدا اِس کائنات میں جلوہ فگن ہوا۔ لہٰذا اِس رات تو اللہ کی رحمت جوش میں ہوتی ہے۔ جو مانگنا ہے مانگ لو مگر مدینہ پاک کا تصوّر ضرور کر لینا۔

باندھ کر دِل میں تصوّر روضہء محبوب کا
جو بھی مانگو گے ملے گا بخششوں کی رات ہے
جن میں آقا ہے مدینے سے پیام و حاضری
سب کی سب یہ اُن خوشی کی ساعتوں کی رات ہے
مانگ لو صائمؔ معافی ربّ سے آقا کے طفیل
مغفرت کے برستے یہ بادلوں کی رات ہے

☆☆☆

Marfat.com

اشعارِ نقابت

پھول کو گلشن کرے قطرے کو دریا کرے
جو بھی چاہے اِذنِ خالق سے مرا آقا کرے
خود خدا جس کی ثناخوانی ہو صائم کر رہا
کس طرح اِنساں بیاں پھر مرتبہ اُس کا کرے

☆☆☆

اشک سجائے رکھنا

آنکھ میں اشک سجائے رکھنا
دامنِ دل پھیلائے رکھنا
میرے نبی ہیں آنے والے
دِل کے درد جگائے رکھنا
دید سے پہلے سو نہ جائیں
آنکھوں کو سمجھائے رکھنا
اندھیرا نہ ہونے پائے
دَرد کی جوت جگائے رکھنا
دَرد میں ڈوبی نعت سنا کر
محفل کو تڑپائے رکھنا

Marfat.com

سننے اور سنانے والو
آنکھ سے آنکھ ملائے رکھنا
اپنے آقا کی راہوں میں
دِل کا فرش بچھائے رکھنا
فخر نہ دِل میں آنے پائے
اپنا آپ مٹائے رکھنا
آنے والے ہیں وہ صائمؔ
جسم کو آنکھ بنائے رکھنا

☆☆☆

میری سرکار سے ساحل بھی کنارا مانگے
میرے آقا سے سہارا بھی سہارا مانگے
نعت کو چھوڑ کے لکھوں میں غزل کیوں صائمؔ
چھوڑ کے کون منافع کو خسارا مانگے

☆☆☆

سرکار کے دربار سے ہر غم کی دوا مانگ
مل جائے گا جو مانگے گا آقا سے سدا مانگ
صائمؔ میں پڑھوں نعت کبھی سامنے اُن کے
ہر وقت مرا دل ہے رہا اِک ہی دُعا مانگ

Marfat.com

سُورج کی چمک مَہ کی ضیاء تیرے لئے ہے
ہر نُور بنا نُورِ خُدا تیرے لئے ہے
جو لے کے ہے دربار میں حاضر ترا صائمؔ
یہ زَمزمہء نعَت شہا تیرے لئے ہے

☆☆☆

کرم سرکار کا سُوئے مدینہ لے چلا مجُھ کو
بہت رویا تھا آخر دل کا مقصد مل گیا مجُھ کو
کرم اُن کا ہی اُن کی نعَت کی توفیق دیتا ہے
وگرنہ ہے کہاں صائمؔ سلیقہ نعَت کا مجُھ کو

☆☆☆

قرآنی ماہیا

وَالفجرُ حسیں چہرہ
وَالیّل تری زُلفیں یٰسین ترا سہرا
وَالنّجم کی مانگ بھری
محبوب کی خالق نے جب چاہی تھی جلوہ گری
والشمس ہے پیشانی
خورشید پہ غالب ہے رُخسار کی تابانی

Marfat.com

مخمور تری آنکھیں

قوسین ہیں دو ابرو دو نُور تری آنکھیں
عنوانِ مُبارک میں
مَازَاغ کا کاجل ہے چشمانِ مُبارک میں
تو حق کا ہے آئینہ
وجہ اللہ ترا چہرہ مشکوٰۃ ترا سینہ
اُن سے ہے جہاں قائم
دُنیا کے حسیں سارے اُن پر ہیں فِدا۔ صائمؔ

☆☆☆☆

درِ حضور سے کیف و سُرور مِلتا ہے
نظر کو قلب کو سینے کو نُور ملتا ہے
جمال و رُعبِ محمد کو دیکھ کر صائمؔ
وہاں پہ خاک میں سارا غُرور ملتا ہے

☆☆☆

باطل نظامِ کفر کا سارا بدل دیا
میرے نبی نے رحم میں غُصّہ بدل دیا
صائمؔ نبی کے ہاتھ ہے تقدیرِ کائنات
جس کو بھی چاہا جس طرح چاہا بدل دیا

Marfat.com

سلام بے نقطہ

☆ مکی رسول کے لئے سارے درود سارے سلام

☆ اصلِ اُصول کے لئے سارے درود سارے سلام

☆ مہرِ دوام کے لئے سارے درود سارے سلام

☆ سالم سلام کے لئے سارے درود سارے سلام

☆ مرسل امام کے لئے سارے درود سارے سلام

☆ ہدیٰ کرام کے لئے سارے درود سارے سلام

☆ محور مدار کے لئے سارے درود سارے سلام

☆ حاصر حصار کے لئے سارے درود سارے سلام

☆ صدر صدور کے لئے سارے درود سارے سلام

☆ مطلعِ طور کے لئے سارے درود سارے سلام

☆ ہادیٔ راہ کے لئے سارے درود سارے سلام

☆ اللہ کے ماہ کے لئے سارے درود سارے سلام

☆ صائم کی ڈھال کے لئے سارے درود سارے سلام

☆ اور اُس کی آل کے لئے سارے درود سارے سلام

☆☆☆

Marfat.com

پاک قُرآن سے مِلتی جُلتی پاک نبی کی باتیں ہیں
بھری ہوئیں قُرآن میں حقّ نے نبی کی پیاری نعتیں ہیں
کملی والے کے گھر جا کر بُھول گئے جو گھر اپنا
صائمؔ نیک ہے قسمت اُن کی اُن کی نیک براتیں ہیں

☆☆☆

نعتِ رسول سُننے سُنانے کی بات کر
سویا ہوا نصیب جگانے کی بات کر
پیغام اِک ہی دِل کو مُسلسل ہے مل رہا
صائمؔ درِ حبیب پہ جانے کی بات کر

☆☆☆

وہ روئے تو آنسو فلک نے بہائے
جہاں مسکرایا وہ جب مُسکرائے
نشہ کبھی صائمؔ نہ اُترے گا اُن کا
جنہیں جام نظروں کے اُس نے پلائے

☆☆☆

Marfat.com

حق کی بات ہے تیری بات مدینے والے
ہے تری اعلیٰ تریں ذات مدینے والے
حشر میں لایا ہے اعمال نکمّے صائم
لاج ہے اس کی ترے ہاتھ مدینے والے

☆☆☆

اُس نے فردوس کے ہر حُسن کا جلوہ دیکھا
جس نے سرکارِ دوعالم کا ہے روضہ دیکھا
ذکر تھا خُلق کا یا خلق کا اُن کی صائم
میں نے قرآن کا اِک ایک جو ورقہ دیکھا

☆☆☆

اُن کا جلوہ دیکھ کر اُن کا نظارا دیکھ کر
دِل مچل اُٹھتا ہے خُود ہی حُسنِ طیبہ دیکھ کر
کیا بتاؤں رحم کتنا آگیا تھا آپ کو
جالیوں سے اِک طرف صائم کو روتا دیکھ کر

☆☆☆

Marfat.com

نُور کی جو بات ہوگئی
مُصطفےٰ کی نعت ہوگئی
صائمؔ اُن کے فیضِ عام سے
ختم ذات پات ہوگئی

☆☆☆

آپ کا ظہور ہوگیا
ذرّہ ذرہ طُور ہوگیا
صائمؔ آپ کی نگاہ سے
ختم تھا فجور ہوگیا

☆☆☆

مدینے کی ضیا میں کھو گیا ہوں
میں خُود اپنی صدا میں کھو گیا ہوں
نبی کی نعت لکھتے صائمؔ
میں اندازِ رضاؒ میں کھو گیا ہوں

☆☆☆

Marfat.com

بفیضِ نعت سرکارِ دوعالم
میرے گھر میں بھی برکت ہوگئی ہے
کہاں میں اور کہاں نعتِ پیمبر
یہ کیا صائم کرامت ہوگئی ہے

☆☆☆

بیاں آقا کی مدحت کر رہا ہوں
عبادت پر عبادت کر رہا ہوں
نبی کی نعت کی ترویج صائم
باندازِ سلامت کر رہا ہوں

☆☆☆

میں انوار نبی کے تذکرے سے
فنا دنیا سے ظلمت کر رہا ہوں
خدا کی نعمتیں کھاتا ہوں صائم
خدا ہی کی عبادت کر رہا ہوں

☆☆☆

Marfat.com

زمیں کا اُجالا فلک کا اُجالا
مِرا کملی والا مِرا کملی والا
کرم کی نظر سے نظر کے کرم سے
ہے کردیتا ہر غم کا صائمؔ اِزالا

☆☆☆

جہاں کو نُورِ وفا سے اُجالنے والا
مِرا کریم مِرے دُکھ کو ٹالنے والا
وہی تو بحر ہے صائمؔ جہاں میں رحمت کا
کرم کے مِہر کے موتی اُچھالنے والا

☆☆☆

جمال و نورِ ازل حُسنِ جہاں تاب کہو
جواب جب نہیں اُن کا تو لاجواب کہو
وہ مُصطفےٰ ہیں وہ عکسِ جمال حق صائمؔ
خُدا کا حُسن کہو حُسنِ اِنتخاب کہو

☆☆☆

Marfat.com

حساب جس کا بھی ہوگا حساب میں ہوگا
مِرے کریم کی رحمت کو بے حساب کہو
یہ اُن کی نعت اُن ہی کا فیض ہے صائمؔ
اُنہی سے کرتا زمانہ ہے اِکتساب کہو

☆☆☆

محیط حمدوں کو نام اُن کا
کلامِ خالق کلام اُن کا
دُرود اُن پہ میں پڑھ رہا تھا
کہ آیا صائمؔ سلام اُن کا

☆☆☆

بات اُن کی چلی زندگی مِل گئی
ذِکر اُن کا ہوا روشنی مل گئی
اُس کو صائمؔ محبّت نبی کی ملی
جس کو قسمت سے حُبِّ علی مل گئی

☆☆☆

Marfat.com

عالم یہ تیرے حسن کے پَرتو سے حسیں ہے
دُنیا میں کہیں کوئی تِرا ثانی نہیں ہے
ہر صاحبِ ایمان کی تُو جان ہے صائمؔ
تو حُسنِ دوعالم ہے تو ہی مہرِ مُبیں ہے

☆☆☆

انوارِ الٰہی سے ترا نُور بنا کر
خالق نے تجُھے بھیجا ہے رحمت سے سجا کر
چادر لی بُوصیری نے تری نعت سنا کر
صائمؔ کو بھی تو مولا کُھلا رزق عطا کر
تقسیم تِرے ہاتھ میں ہے قاسمِ رزّاق

☆☆☆

یہ زمیں آپ کی آسماں آپ کے
بلکہ تابِع ہیں دونوں جہاں آپ کے
سارے قُدسی ہیں صائمؔ غُلام آپ کے
سارے خادم ہیں کُرّو بیاں آپ کے

☆☆☆

بزم ہے سجی حضور کی
بات ہے چلی حضور کی
رحمتِ حضور آگئی
نعت جو پڑھی حضور کی
ہوگیا تھا آنکھ کا وضو
بات جب چھڑی حضور کی
صائم آج رات خواب میں
دیکھ لی گلی حضور کی

☆☆☆

نُور ہے چاند کا یا پُھول کی رعنائی ہے
سب نے ہر شان نبی پاک سے ہی پائی ہے
ذکرِ سرکار سے صائم جو تہی رہتے ہیں
اُن کی تقدیر میں رُسوائی ہی رُسوائی ہے

☆☆☆

انتظار محبوب

آماہی میں صدقے تھیواں تیرے اُون توں میں بلہاری
اِک اِک گھڑی اُڈیک تیری وِچ میں ورھیاں وانگ گزاری
پلکاں نال نہ جوڑاں پلکاں متاں رُک جائے گریہ زاری
سُن صائمؔ دیاں عرضاں ہُن تے میری عمر چلی لنگھ ساری

☆☆☆

عُمر دی ڈھل گئی رات وی ڈھل گئی میرے ڈھل گئے اَتھرو سارے
تاریاں وانگوں ڈُب ناں جاون کِتے آس میری دے تارے
صائمؔ ہجر سجن دے پھیرے میرے لُوں لُوں دے وچ آرے
آسجناں جند لیکھے لاواں پئی موت وی پھیرے مارے

☆☆☆

التجا بدرگاہ محبوب

میں ناچیز کمینہ عاجز ہتھ تیرے مختاری
قبضے تیرے دے وچ دتی ربّ نے دُنیا ساری
توں چاہویں تے مک سکدی اے میری ہجر بیماری
دوزخ توں بچ جائے صائمؔ جے تک لئیں اک واری

☆☆☆

چکدے گھنڈ مکھڑے توں سجناں تینوں ویکھ لواں رج رج کے
اٹیاں والیاں گاہکاں کولوں ناں حسن نوں رکھ کج کج کے
توڑیا صبر دا شیشہ غم دیاں پتھراں نے وج وج کے
وانگ سسی دے لبھدا صائمؔ مرچلیا اے بج بج کے

☆☆☆

Marfat.com

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

خطبات

ہاشمی میاں

مرتب

الحافظ القاری محمد نوید شاکر چشتی

ناشر

مکتبہ زین العابدین

Marfat.com

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

خطیب الاسلام تاجدار اقلیم خطابت

پیر سید شبیر حسین شاہ (حافظ آبادی)

دیاں پنجابی تقریراں

مرتب

الحافظ القاری محمد نوید شاکر چشتی

ناشر

مکتبہ زین العابدین

Marfat.com

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

ملک کے مشہور نقباء حضرات کی فرمائش
پر لکھی جانیوالی منفرد پنجابی کتاب

نقابت دیاں گلاں

مصنف

الحافظ القاری محمد نوید شاکر چشتی

ناشر

مکتبہ زین العابدین
0332-4300213,0315-4300213

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

خطیب پاکستان، خطیب نکتہ دان، مقرر شعلہ بیان، خطیب لاثانی
حضرت علامہ مولانا عبدالوحید ربانی رحمۃ اللہ علیہ آف ملتان شریف
کے دلنشیں بیانات

ربانی کے بیانات

مرتب

الحافظ القاری محمد نوید شاکر چشتی

ناشر

مکتبہ زین العابدین

Marfat.com

مکتبہ زین العابدین
نزد شالیمار گارڈن
باغبانپورہ لاہور
0332-4300213
0315-4300213

Marfat.com